خیر الفتاویٰ

جلد اوّل

اُستاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
و دیگر مفتیانِ خیر المدارس کے علمی و تحقیقی فتاویٰ کا منتخب مجموعہ

مُرتّبہ
مُفتی مُحمّد انور

باہتمام
حضرت مولانا مُحمّد حنیف جالندھری مدظلہ
مہتمم جامعہ خیر المدارس ○ مُلتان
پاکستان

استعمال کرتا ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۵، ص ۱۳۱، امداد المفتیین)

ایسے معاند و متعصب و متعنت حضرات سے قطع تعلق اور ترکِ مناکحت میں ہی احتیاط ہے۔

۲: خلفائے راشدین کا ایمان قطعی ہے۔ احادیثِ صحیحہ کثیرہ اور اجماعِ امت سلفاً و خلفاً ان کے ایمان کی واضح دلیل ہے۔ ان کے ایمان کا منکر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ فقہائے کرام نے حضرات شیخین کو گالی دینے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللّٰہ فهو کافر...
من انکر امامة ابی بکر رضی فهو کافر ..... وکذالك من انکر خلافة
عمر رضی فی الاصح کذا فی الظهیریة و یجب اکفارهم باکفار عثمان و علی رضی

(عالمگیری: ج ۲، ص ۲۸۳)   واللّٰہ اعلم۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی ایک عبارت سے علمِ غیب پر استدلال کا جواب

ایک شخص آنحضرت علیہ السلام کے علمِ محیط کلی کا مدعی ہے اور دلیل میں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی یہ عبارت پیش کرتا ہے۔

" شد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بہر رتبہ متدین بدین خود کہ کدام درجہ رسیدہ۔ پس او شناسد گناہاں شمارا و نفاق شمارا و ایمان شمارا و من علومک علم اللوح والقلم، لوحِ محفوظ کا علم آپ کے علم کا بعض حصہ ہے "

نیز وہ کہتا ہے کہ

" رطب و یابس پتہ پتہ ہر چیز کا ماکان و مایکون کا علم باعطائے رب تعالیٰ آپ کو حاصل ہے ہر گل و ہر شجر بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ اور جو شخص حاضر و ناظر نہ سمجھے وہ مردود ہے خارج از اسلام اور گمراہ ہے "

کیا یہ درست ہے؟ براہِ کرم آپ حضور علیہ السلام کے علمِ غیب اور مسئلہ حاضر و ناظر پہ تفصیل سے روشنی ڈالیں!

واضح رہے کہ یہ امتناع، امتناع عادی ہے۔ فقط واللہ اعلم۔
بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ۔

سابِ معاویہؓ سے میل جول میں سلبِ ایمان کا اندیشہ ہے

ایک شخص میاں خان گڑھ کا رہنے والا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بُرے لفظ کہتا ہے اور شیعہ مذہب والوں سے دوستی رکھتا ہے۔ نیز اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعت سے کہلاتا ہے۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

مولوی برخوردار: خان گڑھ

الجواب جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سب و بدگوئی کرے ... دوسروں کو بھی اس پر برانگیختہ کرے وہ ہرگز ہرگز اہل السنۃ والجماعت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص سے مسلمانوں کو الگ رہنا چاہیئے۔ ورنہ ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ فقط واللہ اعلم
بندہ محمد عبداللہ غفر لہ مفتی خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح: خیر محمد ۳ ذیقعد ۱۳۶۹ھ

تفضیلی شیعہ کسے کہتے ہیں

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ تفضیلی شیعہ کون ہے اس کی تعریف بیان کریں۔

الجواب تفضیلی شیعہ اسے کہتے ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر صرف فضیلت دیتے ہیں۔ اور حضرات خلفاء ثلاثہ کا پورا احترام کرتا ہو۔ اور ان کو خلیفہ برحق تسلیم کرتا ہو۔ غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو۔ اور ان حضرات خلفاء ثلاثہؓ اور دیگر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کی درشت توہین یا تنقیص شان کو حرام سمجھتا ہو۔ ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ عقد مناکحت فیما بین المسلمین جائز ہے۔ چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ عموماً غالی اور سبّی اور بدعقیدہ لوگ ہیں۔ اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقد مناکحت جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم: بندہ محمد اسحاق نائب مفتی
الجواب صحیح: بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ۔ ۲-۲-۱۳۸۳ھ

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کو بگاڑ کر کہنا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نصف نام سے پکارنا کیسا ہے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

خیر الفتاوی

جلد چہارم

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

و دیگر مفتیان خیر المدارس کے علمی و تحقیقی فتاوی کا منتخب مجموعہ

مرتبہ

مفتی محمد انور

باھتمام

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

پاکستان

نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

محمد انور عفا اللہ عنہ،
۸ / ۱۱ / ۱۴۰۷ھ

جادوگر سے نکاح کا حکم

ایک شخص کے بارے میں معروف ہے کہ وہ جادوگر ہے کیا مسلمان عورت کا نکاح اس شخص سے ہو سکتا ہے؟

الجواب جادو کی مختلف اقسام ہیں، جس جادو میں کسی کفر کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ مثلاً ستاروں کے متصرف بالذات ہونے کا اعتقاد رکھنا یا قرآن حکیم کی توہین کرنا یا کوئی کلمہ کفر کہنا ایسا جادوگر کافر ہے اور اس کا حکم کفار جیسا ہے، مسلمان عورت کا اس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ فهذه انواع السحر الثلاثة قد تقع بما هو كفر من لفظ او اعتقاد او فعل وقد تقع بغيره كوضع الاحجار وللسحرة فصول كثيرة في كتبهم فليس كل ما يسمى سحراً كفراً اذ ليس التكفير به لما يترتب عليه من الضرر بل لما يقع به مما هو كفر كاعتقاد انفراد الكواكب بالربوبية أو اهانة قرآن أو كلام مكفر ونحو ذلك اھ۔

(شامی ص ۳۱ ج ۱ مطبوعہ بیروت)۔ فقط واللہ اعلم۔

محمد انور عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح
بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ
۲۴ / ۱۱ / ۱۴۰۷ھ

تفضیلی شیعہ کے ساتھ نکاح کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء کہ تفضیلی شیعہ مرد کا نکاح اہل سنت والجماعت کی عورت کے ساتھ یا برعکس جائز ہے یا نہیں؟

الجواب تفضیلی شیعہ اُسے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرات خلفاء ثلاثہ

رضی اللہ عنہم پر صرف فضیلت دے لیں۔ حضراتِ خلفاء ثلاثہ کا پورا احترام کرتا ہو اور انکو خلیفہ برحق تسلیم کرتا ہو۔ غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو۔ اور ان حضرات خلفاء ثلاثہ اور دیگر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کی ذرہ بھر توہین یا تنقیص شان کو حرام سمجھتا ہو۔ ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ مناکحت فیما بین المسلمین جائز ہے۔ لیکن چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں۔ عموماً غالی اور سبی اور بدعقیدہ لوگ ہیں اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں۔ لہذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقدِ مناکحت (نکاح لینا اور رشتہ دینا) دونوں ناجائز ہیں۔ جواز کا فتوی نہیں دیا جا سکتا۔ حتی الامکان اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

وان كان يفضل عليا كرم الله تعالى وجهه على أبي بكر رضي الله تعالى عنه لا يكون كافرا إلا أنه مبتدع اهـ (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲ باب احکام المرتدین) فقط واللہ اعلم

بندہ عبداللہ غفر اللہ لہ

مفقود کی بیوی فسخ کے بعد دوسری جگہ نکاح کرلے اور پھر پہلا خاوند آجائے تو وہ کس کو ملے گی

ایک شخص تقریباً چار پانچ سال سے لاپتہ ہے دو بچے تھے جس وقت گھر والے نا اُمید ہو گئے تو گھر والوں نے حکومت میں دعوی دائر کیا۔ اور طلاق حاصل کرلی حکومت نے نکاح فسخ کر دیا دوسرے شخص سے نکاح کر دیا اس سے دو بچے پیدا ہو گئے ہیں۔ اب خاوند کا پتہ چل گیا تقریباً آٹھ نو سال کے بعد خاوند یہ کہتا ہے کہ جب میں نے طلاق نہیں دی میری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کیوں کیا؟ حکومت کی طلاق کو میں نہیں مانتا۔ اب حکومت کی تنسیخ معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب صورتِ مسئولہ میں برتقدیر صحتِ واقعہ یہ عورت پہلے خاوند کو ملے گی لہذا دوسرے خاوند پر لازم ہے کہ فوراً یہ عورت پہلے خاوند کے سپرد کر دے لیکن شوہر اول کو عورت کے پاس جانا عدت گزرنے سے پہلے جائز نہیں اور عدت اس کی

اہلِ تشیع کے ساتھ نکاح کا حکم

شیعہ کے عقائد تو بالکل واضح ہیں مثلاً قرآن کو محرف مانتے ہیں، سب شیخین کرتے ہیں قذف عائشہؓ کے قائل ہیں۔ اکثر صحابہ کو مرتد کہتے ہیں۔ ایسے شیعہ لڑکے سے سُنی لڑکی نکاح درست ہے یا نہ۔ اور ایسے لڑکے سے کئے گئے نکاح پر طلاق کی ضرورت ہے۔ یا بلا طلاق عقد ثانی کیا جاسکتا ہے؟

الجواب ایسے عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ مسلمان سُنی عورت کا نکاح ہرگز نہ کیا جاوے۔ اور اگر بوقت نکاح اسکے یہی عقائد ہوں تو شرعاً وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ وبهذا ظهر ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الألوهية في علي أو ان جبريل غلط في الوحي أو كان ينكر صحبة الصديق أو يقذف السيدة الصديقة فهو كافر (شامی ص۲۸۹ ج۲)۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ

دس سالہ بچے کا ایجاب و قبول باپ کی اجازت سے نافذ ہو جائے گا

ایک لڑکے اور لڑکی کا نکاح پڑھا گیا لڑکے کی عمر دس سال تھی لڑکے کا باپ بھی مجلس میں موجود تھا اور وہ اس نکاح پر راضی تھا لیکن قبول لڑکے نے کیا ہے کیا یہ جائز ہے؟

الجواب صورت مسئولہ میں باپ کے اس نکاح پر راضی ہونے سے اور لڑکے کے قبول کو جائز رکھنے سے نکاح منعقد ہو گیا۔

فان نكاح الصبي العاقل يتوقف نفاذه على اجازة وليه هكذا في البدائع (عالمگیری ص ج۱)۔ فقط واللہ اعلم

فقیر محمد انور عفا اللہ عنہ
۱۱/۷/۹۶ھ

الجواب صحیح،
بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران تفسیر سراپا تنویر گنجینۂ حقائق و معارف
خزینۂ اسرار و لطائف کشافِ مشکلاتِ قرآنیہ و وضاف مخدراتِ فرقانیہ

مسمّٰی بہ

معارف القرآن

تالیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بہ ترجمۂ حقیقت آگاہ معارف پناہ عارف باللہ حضرت شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ اسرارہما

شائع کردہ

مکتبۃ المعارف

دارالعلوم الحسینیہ شہدادپور
سندھ، پاکستان

باجازت: مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد ۳۵۳ مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

قائلہ اہلِ عرفان ہونے میں کوئی شک نہیں رہ سکتا اس آیت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جو فضائل ثابت ہوتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی طرف سے اپنے قتل کا اندیشہ ہوا اور بحکم خداوندی آپؐ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ لیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ کے ایمان و اخلاص اور ان کی صدق مودت پر کامل وثوق تھا ورنہ ایسے خطرہ کے وقت میں ہرگز ان کو ساتھ نہ لیتے کیونکہ اس صورت میں آپؐ کو یہ اندیشہ ہوتا کہ کہیں یہ میرے دشمنوں کو میرے حال پر آگاہ نہ کر دے یا کہیں آپ ہی مجھ کو قتل نہ کر دے معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ رسولؐ خدا کم عقل تو نہ تھے کہ دوست اور دشمن۔ مخلص اور منافق کو نہ پہچانتے ہوں اور حسب ارشاد باری فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم منافق کو ا[illegible] کی بات سے پہچ[illegible] شخص منافق ہے [illegible] اگر [illegible] شیعوں کے زعم کے مطابق ابوبکرؓ منافق تھے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باوجود نورِ نبوت اور کمال فراست کے ان کا نفاق کیسے مخفی رہا اور اگر بفرض محال حضور پر نورؐ پر مخفی رہا تو خداوندِ علام الغیوب پر کیسے مخفی رہا کہ اس نے اپنے پیغمبر کو سفرِ ہجرت میں ایک منافق کے ہمراہ لے جانے کا حکم دیا۔ شیعوں کے زعم کے مطابق تو خدا کو چاہیئے تھا کہ بذریعہ وحی آپؐ کو منع کر دیتے کہ اس منافق کو ساتھ نہ لے جائیں بجائے ممانعت کے اس کی مدح اور منقبت میں آیتیں نازل ہوئیں۔

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حسن بصریؒ اور سفیان بن عیینہؒ سے منقول ہے کہ اس آیت میں حق تعالےٰ جل وعلا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرنے پر تمام عالم کو عتاب فرمایا مگر صرف ابوبکرؓ کو اس عتاب سے مستثنیٰ کیا اور صرف مستثنیٰ ہی نہیں کیا بلکہ ایسے آڑے اور نازک وقت میں رسولؐ خدا کی رفاقت اور مصاحبت اور معیت کو بطور مدح ذکر فرمایا۔

۳۔ ثانی اثنین خدا تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ثانی فرمایا اور ظاہر ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ثانی وہی شخص ہوسکتا ہے جو حضور پر نورؐ کے بعد سب سے افضل اور برتر ہو چنانچہ کمالات علمیہ اور عملیہ میں بلاشبہ ابوبکرؓ حضور پر نورؐ کے ثانی تھے جس کو حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور قرآن وحدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صدیقؓ نبیؐ کا ثانی ہوتا ہے مقام نبوت ورسالت کے بعد مقام صدیقیت ہے۔

خدا تعالےٰ نے جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخلوق کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا اور آپؐ نے ابوبکرؓ پر اسلام پیش کیا تو ابوبکرؓ نے بلا تردد اسلام کو قبول کیا اور اپنے احباب خاص یعنی طلحہؓ اور زبیرؓ اور عثمان بن عفانؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہؓ پر اسلام پیش کیا یہ سب لوگ ابوبکرؓ کے ہاتھ پر

ایمان لائے تو دعوت تبلیغ میں ابوبکرؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی ہوئے اور امامت میں بھی آپؐ کے ثانی ہوئے اور ساری عمر آپؐ کے وزیر و مشیر رہے اور وفات کے بعد حضور پرنورؐ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ غرض یہ کہ از اول تا آخر ابوبکرؓ آپؐ کے ثانی رہے اور آخرت میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ آپؐ کے ثانی ہوں گے۔

احادیث صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ جب ابوبکرؓ کو غم ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لیے یہ فرمایا۔

ما ظنك باثنين الله ثالثهما۔ — تیرا ان دو شخصوں کی نسبت کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔

اس سے بھی ابوبکر صدیقؓ کی کمال فضیلت ثابت ہوتی ہے اس پر بعض متعصب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے تیسرے ورد [illegible] ہونے سے کوئی [illegible] جیسا کہ حق تعالیٰ [illegible] ما یکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ یعنی کوئی تین شخص ایسے نہیں کہ جب وہ سرگوشی کرتے ہوں تو ان کا چوتھا اللہ نہ ہو اور نہ پانچ ایسے ہیں جن کا اللہ چھٹا نہ ہو اور ظاہر ہے کہ یہ حکم ہر مومن اور کافر کے لیے عام ہے پس جب اللہ کا کسی کے لیے چوتھا یا چھٹا ہونا موجب فضیلت نہیں تو نبی کا ثانی اثنین ہونا کیسے موجب فضیلت ہو سکتا ہے جواب یہ ہے کہ اعتراض ناسمجھی پر مبنی ہے کیونکہ آیت مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ اللہ کا چوتھا یا چھٹا ہونا بلحاظ علم اور تدبیر اور احاطۂ قدرت کے ہے کہ وہ عالم الغیب ہے سب کے سرائر اور ضمائر پر مطلع ہے اس کو حق تعالےٰ نے موقع تعظیم میں ذکر نہیں کیا بخلاف آیت زیر تفسیر کہ اس میں خدا تعالےٰ نے ابوبکرؓ کا ثانی اثنین ہونا معرض تعظیم میں ذکر کیا ہے اور اس صفت کو ان کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ایسے نازک موقعہ پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لینا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ آپؐ کو یہ یقین کامل تھا کہ ابوبکرؓ کا باطن ان کے ظاہر کے مطابق ہے۔

۴۔ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ حق جل شانہٗ نے اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ کے لفظ سے ابوبکر صدیقؓ کا یار غار ہونا ظاہر کر دیا اور یار غار کی مثل یہیں سے چلی ہے شخص یاری اور غمگساری کا حق ادا کر دے اور اس کی محبت اور اخلاص انتہا کو پہنچ جائے تو ایسے محب مخلص کو محاورہ میں یار غار کہتے ہیں۔

۵۔ لِصَاحِبِهٖ خدا تعالےٰ نے اس آیت میں ابوبکرؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب (ساتھی) قرار دیا یعنی ابوبکرؓ آں حضرت کے صاحب خاص اور مصاحب با اختصاص تھے اور تمام شیعوں اور سنیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں صاحبہ سے ابوبکرؓ

مراد ہیں۔ اور عربی زبان میں صاحب اور صحابی کے ایک ہی معنی ہیں پس یہ آیت ابوبکرؓ کی صحابیت پر نص قاطع ہے یہ رتبہ صرف ابوبکرؓ کو ملا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی صحابیت کو قرآن میں بیان کیا اسی وجہ سے علماء نے تصریح کی ہے کہ جو ابوبکرؓ کی صحابیت کا منکر ہے وہ قرآن کی اس آیت کا منکر ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے۔ اور علیٰ ہذا جن صحابہ کا صحابی ہونا احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے ان کی صحابیت کا انکار بھی کفر ہے البتہ جن صحابہ کا صحابی ہونا خبر واحد سے ثابت ہے ان کی صحابیت کا منکر کافر نہیں کہلائے گا بلکہ گمراہ اور بدعتی کہلائے گا۔

ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں ایک شخص سورۂ توبہ کی تلاوت کرتا ہوا جب اس آیت پر پہنچا یعنی اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ پر پہنچا تو ابوبکرؓ سُنکر رو پڑے اور یہ فرمایا کہ خدا کی قسم یہ صاحب میں ہی ہوں (منثور ... ج ۱۰)

۶۔ لَا تَحْزَنْ

جب مشرکین مکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار تک پہنچے تو غار کے اندر سے ابوبکرؓ کی نظر ان پر پڑی رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ اگر میں مارا جاؤں تو فقط ایک شخص ہلاک ہوگا لیکن نصیب دشمنان اگر آپؐ مارے گئے تو ساری اُمت ہلاک ہوجائے گی اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی تسلی کے لیے یہ ارشاد فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ اے ابوبکرؓ تم غمگین نہ ہو تسلی رکھو اور یقین جانو کہ تحقیق اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (روض الانف ص۲ ج۲)

خدا تعالےٰ نے نبی کی زبانی ابوبکرؓ کو فرمایا لاتحزن یعنی غم نہ کر یہ نہی کا صیغہ ہے جو دوام اور تکرار پر دلالت کرتا ہے معلوم ہوا کہ اس واقعہ کے بعد ابوبکرؓ پر کسی قسم کا خوف اور غم نہیں نہ موت سے پہلے اور نہ موت کے وقت اور نہ موت کے بعد پس ثابت ہوا کہ ابوبکرؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نسبت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ (یعنی قیامت کے دن نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ اگر ابوبکرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوتے تو جب کافر غار کے منہ پر پہنچے تھے اس وقت ان کو چلاتے اور یہ کہنے سے کون روکتا تھا کہ محمدؐ جس کو تم ڈھونڈتے پھرتے ہو یہ اس غار میں میرے پاس بیٹھا ہے اور اُن کے بیٹے عبدالرحمنؓ اور ان کی بیٹی اسماءؓ کو جو کھانا لے کر غار پر آتے جاتے تھے ان کو اس امر سے کون مانع تھا کہ وہ کفار سے کہہ دیتے کہ محمد کی جگہ ہم کو معلوم ہے آؤ ہم تم کو وہاں لے چلیں۔ خدا ایسے تعصب سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس اللہ سرہٗ ہدیۃ الشیعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ لاتحزن جس کا مطلب یہ ہے کہ تو غمگین نہ ہو یہ لفظ ابوبکرؓ کے عاشق صادق

اور مؤمن مخلص ہونے پر دلالت کرتا ہے ورنہ ان کو غمگین ہونے کی کیا ضرورت تھی بلکہ موافق عقیدۂ شیعہ معاذ اللہ اگر ابوبکرؓ دشمنِ رسولؐ تھے تو یہ نہایت خوشی کا محل تھا کہ رسول اللہؐ خوب قابو میں آئے ہوئے ہیں اسی وقت پکار کر دشمنوں کو بلا لینا تھا تاکہ نعوذ باللہ وہ اپنا کام کر لیتے دشمنوں کے لیے اس سے بہتر اور کون سا موقع تھا مگر کہیں انصاف کی آنکھیں اگر مول ملیں تو ہم حضرات شیعہ کے لیے مول لے لیں اور ان کو دے دیں تاکہ وہ کچھ تو پاس رفاقتِ خلیفۂ اول کریں سے

جو پاس مہر و محبت یہاں کہیں ملتا ۔۔۔ تو مول لیتے ہم اپنے مہرباں کے لیے

غار میں تنہائی تھی ابوبکرؓ کو اس تنہائی میں مار ڈالنے کا بہت اچھا موقع تھا وہاں کون پوچھتا تھا. مار کر کہیں چل دیتے اور ابوبکرؓ کے فرزند ارجمند یعنی عبداللہ بن ابی بکرؓ غار ثور پر جاسوسی کے لیے مقرر تھے انہیں کے ذریعہ دشمنوں کو اطلاع کرا دیتے یا اسماء بنت ابی بکرؓ جو غار پر کھانا لے کر آیا کرتی تھیں ان کے ذریعہ دشمن [illegible] دیتے اگر خانہ ان سے [illegible] دوست ہوتی [illegible] جاں نثاری کے معاملے نہیں ہو سکتے تھے۔

غرض یہ کہ ابوبکرؓ کا رنجیدہ اور غمگین ہونا اور دشمنوں کو دیکھ کر رونا یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں تھا اگر ابوبکرؓ کو اپنی جان کا ڈر ہوتا تو بجائے حُزن کے خوف کا لفظ مستعمل ہوتا اس لیے کہ عربی زبان میں حزن کا لفظ رنج وغم کی جگہ یا محبوب کے فراق یا تمنا کے فوت ہو جانے کے محل میں استعمال کرتے ہیں اور جہاں جان پر بنتی ہو اور ڈر کا مقام ہو وہاں خوف کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر گئے اور پیغمبری ملی تو خدا تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے عصا کو زمین پر ڈالو۔ ڈالا تو اژدہا بن گیا موسیٰ علیہ السلام اس سے ڈر کر ایسے بھاگے کہ پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا اس وقت خداوند کریم نے یہ فرمایا۔

يٰمُوسٰى لَا تَخَفْ إِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۔۔۔ اے موسیٰ! ڈرومت میرے پاس رسول ڈرا نہیں کرتے۔

اس جگہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنی جان کا ڈر ہوا اس لیے اللہ تعالےٰ نے ان کی تسلی کے لیے یہ فرمایا لاتخف ڈرومت اور یوں نہیں فرمایا۔ لاتحزن یعنی رنجیدہ اور غمگین نہ ہو۔ اور اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے جب ایک قبطی کو مار ڈالا اور ان کو ڈر ہوا کہ فرعون کے لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے تو موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ڈر کر بھاگے اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا یعنی موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ڈرتے ہوئے نکلے اور بیسیوں جگہ کلام اللہ میں خوف کا لفظ موجود ہے اور یہی معنی ہیں اور جہاں غم کا مقام ہے وہاں حزن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ اندیشہ ہے کہ تم یوسفؑ کے غم میں کہیں مر نہ جاؤ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللهِ

(ربط) گزشتہ آیات میں مطلق محصنات یعنی عام مسلمان اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی شناعت اور قباحت کو بیان فرمایا۔ اب ان آیات میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے کی شناعت اور قباحت کو بیان کرتے ہیں اس لیے کہ آپ کا رتبہ بوجہ ام المؤمنین ہونے کے اور بوجہ زوجۂ سید المرسلین ہونے کے تمام محصنات مؤمنات سے بہت بلند اور برتر ہے یہاں سے یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ سے لے کر اٹھارہ آیتوں تک یعنی اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ تک یہی مضمون چلا گیا ہے جن میں عائشہ صدیقہؓ کی برات اور نزاہت کو بیان کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ام المؤمنین اور زوجۂ سید المرسلینؐ پر تہمت لگانا کفر اور نفاق ہے۔ عام محصنات مؤمنات پر تہمت لگانے والا فاسق اور فاجر اور مردود الشہادۃ ہے مگر ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ پر تہمت لگانے والا کافر اور منافق ہے اور ان آیات کے خاتمہ پر حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ [illegible] بارہ [illegible] ہے کہ جو شخص [illegible] ت اور نزاہ[illegible] کی شہ[illegible] بھی عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کے بارہ میں بدگمانی کرے وہ بلاشبہ کافر ہے اور حق تعالیٰ کی اس شہادت کا منکر ہے۔ (دیکھو صاوی حاشیہ جلالین ص ۱۲۹ ج ۳)[1] اور تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیتیں عائشہ صدیقہؓ کی برات اور نزاہت کے بارہ میں نازل ہوئیں جو منافقین نے آپ پر تہمت لگائی تھی۔

صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں یہ قصہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے خلاصہ اس کا یہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنہ ۶ ھ میں غزوۂ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کے ہمراہ تھیں اور ان کی سواری کا اونٹ علیحدہ تھا اور اس پر ایک ہودج تھا۔ اسی ہودج میں ام المؤمنین سوار کی جاتی تھیں اور اسی ہودج میں اتاری جاتی تھیں۔ واپسی میں ایک منزل پر نزول ہوا کوچ سے پہلے حضرت عائشہؓ قضاء حاجت کے لیے پڑاؤ سے باہر چلی گئیں وہاں اتفاق سے ان کے گلے میں جو منکوں کا ہار تھا ٹوٹ کر گر گیا اس کی تلاش میں دیر لگ گئی یہاں پیچھے کوچ ہو گیا جو لوگ اونٹ پر ہودج کسا کرتے تھے انہوں نے یہ خیال کر کے کہ ام المؤمنین ہودج ہی میں ہیں۔ ہودج کو اونٹ پر کس دیا چونکہ اس زمانہ میں عورتیں نہایت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، موٹی تازی نہیں ہوتی تھیں۔ اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر بھی کم تھی اس لیے ہودج کسنے والوں کو کچھ شبہ بھی نہ ہوا اور اونٹ کو لے کر قافلہ کے ساتھ روانہ ہو گئے جب لشکر روانہ ہو گیا تب عائشہ صدیقہؓ کو ہار مل گیا اور آپ پڑاؤ

---

[1] قال الصاوی قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ الخ شروع فی ذکر الآیات المتعلقۃ بالافک وھی ثمانیۃ عشر تنتھی بقولہ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ومناسبۃ ھٰذہ الآیات لما قبلھا ان اللّٰہ تعالیٰ لما ذکر ما فی الزنا من الشناعۃ والقبح وذکر ما یترتب علی من رمی غیرہ بہ وذکر انہ لا یلیق بآحاد الامۃ فضلا عن زوجۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ما یتعلق بذلک انتھی کلامہ۔

جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے جو حق اور صدق کو ظاہر کرنے والا ہے جس میں ذرہ برابر بھی غلطی کا امکان نہیں۔

اب ام المؤمنین کے طہارت و نزاہت کے بیان کو خبیثین کی مذمت اور طیبین کی تعریف پر ختم فرماتے ہیں جس کو بطور قاعدہ کلیہ بیان کیا تاکہ اس کے عموم سے خاص عائشہ صدیقہؓ کی پاکیزگی پر استدلال کیا جائے چنانچہ فرماتے ہیں کہ گندی اور بدکار عورتیں، گندے اور بدکار ہی مردوں کے لائق ہیں اور گندے مرد۔ گندی عورتوں کے لائق ہیں اور پاکیزہ اور ستھری عورتیں پاکیزہ اور ستھرے مردوں کے لائق ہیں، اور پاکیزہ اور ستھرے مرد پاکیزہ اور ستھری عورتوں کے لائق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت طیّب اور طاہر ہیں اسی طرح آپؐ کی حرم محترم بھی غایت درجہ کی طیبہ اور طاہرہ ہیں اور منافقین جیسے خود خبیث ہیں ایسی ہی ان کی عورتیں بھی خبیث ہیں۔

ذرہ ذرہ کاندریں ارض و سما است — جنس خود را ہمچو کاہ و کہربا ست
ناریاں [illegible] اند — نوریاں [illegible] اند
اہل باطل باطلاں را می کشند — اہلِ حق از اہل حق ہم سرخوش بند
طیبات آمد ز بہر طیبین — للخبیثات الخبیثون است یقین

نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیبیاں کافرہ تو تھیں مگر زانیہ اور بدکار نہ تھیں۔

فائدہ حدیث میں ہے ما بغت امرأۃ نبی قط کسی نبی کی بیوی نے کبھی زنا نہیں کیا ایسے پاکیزہ لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو یہ خبیثین ان کے بارہ میں کہہ رہے ہیں ان لوگوں کے لیے تو خدا کی طرف سے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے۔ خبیثین کی بدزبانی سے ان کی عزت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

یہاں تک کلام الٰہی کی آیتیں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ بنت صدیقؓ کی برأت اور نزاہت کے بیان میں ختم ہوئیں اور عجیب شان سے ختم ہوئیں کہ اب اس کے بعد کوئی درجہ باقی نہیں رہا۔ قرآن مجید کی ان آیات سے جو عائشہ صدیقہؓ کی عنداللہ قدر و منزلت ثابت ہوئی وہ روز روشن سے زیادہ واضح ہے۔ حق جل شانہ کی اس شہادت کے بعد بھی اگر کوئی بدباطن عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائے تو بالاتفاق علماء امت وہ کافر ہے اور عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والے کا وہی حکم ہے جو مریم صدیقہؑ پر تہمت لگانے والے کا ہے۔ حضرت مسروقؒ (جو کبار علماء تابعین میں سے ہیں) ان کی یہ عادت تھی جب وہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے تو یوں کہتے کہ مجھ سے صدیقہ بنت صدیقؓ۔ حبیبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مبرّأۃ من السماء نے اس طرح بیان کیا۔

نکتہ خاتمہ پر اُولٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ۔ بصیغۂ جمع ذکر فرمایا۔ سو اس عموم میں اشارہ اس طرف ہے کہ یہ حکم فقط عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہی حکم تمام ازواج مطہرات کو بھی شامل ہے۔

(واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم)

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کی تفسیر میں شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عجب نہیں کہ اُعْجِبُ الزُّرَّاعَ سے کارکنانِ قضا و قدر مراد ہوں کیونکہ اسلام کی کھیتی کے کاشتکار ملائکہ مدبرات ہیں اور لفظ یعجب حق تعالیٰ کی خوشنودی پر دلالت کرتا ہے۔

ساتویں صفت، لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ پھر اخیر میں صحابہ کی ایک صفت لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ بیان فرمائی کہ کافر اسلام کی اس کھیتی کو دیکھ کر غیظ و غضب میں آجاتیں گے یہ نہیں فرمایا لیغیظ بہم الاعداء کہ انکے دشمن یہ دیکھ کر جلیں گے تاکہ یہ چیز اس عنوان سے واضح ہو جائے کہ صحابہ سے جلن اور غیظ و غضب رکھنے والے کفر کے مرتکب اور کافر ہیں کہ خدا تعالیٰ جنکو پسند کرے انکی مدح کرے یہ لوگ ان پر جرح و طعن کریں اور ان سے جلیں تو ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا درجہ کفر کا ہوگا اور ایسا طرز یقیناً اس پر دلالت کرے گا ایسے لوگوں کو دراصل خدا ہی سے دشمنی اور ضد ہے

مواہب لدنیہ میں ہے کہ امام مالکؒ نے اس آیت سے روافض کی تکفیر پر استدلال کیا ہے کیونکہ وہ صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور ان سے بغض نصِ قرآنی سے کفر ہے امام مالکؒ کے اس قول اور فتویٰ کی تائید بہت سے اکابر فقہاء اور ائمہ سے منقول ہے امام مالکؒ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صحابہ کی شان میں تنقیص و توہین کرتا ہے تو اس پر یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا جو شخص بھی صبح کو اس حالت میں اٹھے کہ اس کے دل میں صحابہؓ سے بغض ہے تو یقیناً یہ آیت اسی پر منطبق ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے فرمایا کرتے تھے رسولِ خدا کے اصحاب اس امت کے سب سے زیادہ برگزیدہ اور متقی افراد تھے جن کا علم نہایت عمیق تھا اور ان میں تکلف کا نام ونشان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے پیغمبر کی مرافقت کے لیے اور اپنا دین قائم کرنے کے واسطے چنا تو انکی فضیلت و عظمت کو پہچانو! اور ان کے نقشِ قدم پر چلو جہاں تک بھی تم سے ہو سکے علہ

وعدۂ مغفرت و اجر عظیم از جملہ حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضراتِ صحابہؓ کی مدح و توصیف کو وعدۂ مغفرت اور اجر عظیم پر ختم فرما کر ان جملہ کمالات پر مزید

علہ روح المعانی، سنن نسائی، جامع ترمذی – ۱۴۰

۲۶ پ

جواہر الفقہ

جلد ۱

مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

کے چوالیس ۴۴ فقہی رسائل ومقالات کا نادر مجموعہ

مکتبہ دار العلوم کراچی-۱۴

حلال، نہ اُس پر نمازِ جنازہ جائز وغیر ذٰلک من الاحکام۔ اور دلیل اس کی وہ تمام عبارات فقہاء ہیں جو سوال اوّل کے جواب میں ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کے منکر کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ نیز علامہ شامی کی عبارت ذیل بھی اس کے لئے کافی ہے۔ نعم لا شك فی تكفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ عنہا او انكر صحبة الصدیق او اعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی الخ شامی استنبولی ص ۴۰۶ ج ۳۔

دوم: صورت یہ ہے کہ کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاوے کہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر نہیں مگر صرف اس میں اختلاف رکھتا ہے کہ جمہور اُمت کے خلاف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو افضل الصحابہ اور خلیفہ اوّل سمجھتا ہے۔ تو وہ شخص فاسق و گمراہ ہے مگر کافر و مرتد نہیں۔ اس سے ساتھ وہ اسلامی معاملات جائز ہیں جو کسی فاسق و گمراہ کے ساتھ کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ذبیحہ اس کا حلال ہے اس کے جنازہ پر نماز جائز ہے۔ نکاح کے معاملہ میں اس سے بھی اجتناب کرنا بہتر ہے کیوں کہ فاسق کی معاشرت کے اثرات و نتائج خطرناک ہیں لیکن اگر کسی مسلمان سُنّی لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا گیا تو اگرچہ بلاضرورتِ شدیدہ ایسا کرنا اچھا نہیں۔ لیکن یہ نکاح اس شرط سے جائز و منعقد ہو جائے گا کہ لڑکی بالغہ اور اُس کے اولیاء دونوں کو نکاح کے وقت اس کا عقیدہ معلوم ہو اور وہ دونوں اس عقیدہ کے باوجود نکاح کی اجازت دے دیں۔ اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نکاح کی اجازت دینے سے انکار کیا تو یہ نکاح (مذہب مفتی بہ کے مطابق) منعقد و صحیح نہیں ہوگا۔ لڑکی کو شرعاً اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسری جگہ کسی سُنّی مسلمان سے کرے۔

اور اگر بوقت نکاح اس شخص نے دھوکہ دے کر اپنے آپ کو سُنّی مسلمان ظاہر کیا اسی بناء پر لڑکی اور اُس کے اولیاء نے نکاح کر دیا۔ بعد نکاح حقیقتِ حال معلوم ہوئی تو لڑکی اور اُس کے اولیاء کو حق ہوگا کہ مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ دائر کر کے نکاح فسخ کرالیں اور اگر مسلمان حاکم کی عدالت میں مقدمہ لے جانا اختیار میں نہ ہو تو اہلِ محلہ یا اہلِ شہر میں سے دیندار مسلمان

لـه لما فی الشامی عن الاختیار اتفق الائمة علی تضلیل اهل البدع اجمع وتخطئتهم وسب احد من الصحابة وبغضه لا یکون کفرًا لکن یضلل (شامی ص ۴۰۵ ج ۳)

تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تفسیر قرآن

تفسیر ماجدی

جلد دوم

سُورَةُ الْاَنْعَام ـ تا ـ سُورَةُ النَّحْل

از:

مولانا عبدالماجد دریابادی

رحمۃ اللہ علیہ

مجلسِ نشریاتِ قرآن

اے کے ۳۰، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۱، کراچی ۷۴۶۰۰

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ

دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل ہے ۷۳ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ

سزا دے گا، اور تمہارے بدلہ ایک دوسری قوم پیدا کر دے گا، اور تم اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہونچا سکو گے اور اللہ ہر شے پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

قادر ہے ۷۴ اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول اللہ کی) مدد نہ کرو گے تو ان کی مدد تو (خود) اللہ کر چکا ہے جب کہ اُن کو کافروں نے (وطن سے) نکال

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

دیا تھا ۷۵ جبکہ دو میں سے ایک وہ تھے جبکہ دونوں غار میں (موجود) تھے جبکہ وہ اپنے رفیق سے کہہ رہے تھے کہ تم غم نہ کرو، بے شک اللہ ہم لوگوں کے ساتھ ہے ۷۶

اقتضیٰ ظاہر الآیۃ وجوب النفیر علیٰ من لم یستنفر (جصاص)

۷۳ اُمت کے لئے اصلی اور قوی ترین محرک اور داعیۂ عمل اجرِ آخرت ہے جیسا کہ قرآن مجید کی بہ کثرت آیتوں سے ظاہر و روشن ہے، جدید روشن خیالی نے افسوس ہے کہ اسی قوی ترین محرک اور موثر ترین داعیہ کو سب سے زیادہ کمزور کر دیا ہے، اب مسلمانوں کو لالچ اور ترغیب ہر قسم کی دی جائے گی، دنیوی ترقی کی، آزادی کی، فلاح کی، مالی خوشحالی کی، وغیرہا، زبان پر نام نہ آئے گا تو ایک اسی اجرِ آخرت کا۔

من الاٰخرۃ۔ یعنی آخرت اور وہاں کی نعمتوں کے بدلہ میں۔

ای بدل الاٰخرۃ ونعیمھا۔ (بیضاوی)

فی الاٰخرۃ۔ یعنی آخرت کے مقابلہ میں۔

ای فی جنب الاٰخرۃ (بیضاوی)

۷۴ (انسان کی وساطت کے بغیر ہی)

عذابًا الیمًا۔ یہ عذابِ الیم اسی دنیا میں نمودار ہوگا، یعنی تمہارے اوپر موت و ہلاکت مسلط کر دی جائے گی۔

ویستبدل قومًا غیرکم۔ اور اللہ اپنا کام اسی دوسری قوم سے لے گا۔

لاتضرّوہ۔ ضمیر غائب اللہ کے دین کی طرف ہے۔

خود اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف بھی ضمیر جا سکتی ہے۔

قیل الہاء للہ تعالیٰ وقیل للنبی صلعم (قرطبی)

واللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔ اللہ تو ہی مسبب الاسباب قادرِ مطلق ہے، وہ تمہاری یا کسی کی نصرت کا محتاج نہیں۔

۷۵ (اور وہ وقت اس سے بھی زیادہ سخت اور اُن کی سخت ترین بے بسی کا تھا)

اشارہ ہے واقعۂ ہجرت کی طرف، جب مشرکینِ مکہ آپؐ کے قتل پر تُل گئے تھے، اور آپؐ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلاکر شب تنہا حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ہمراہ لے کر غار حرا میں چھپتے ہوئے مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

۷۶ آپ دونوں صاحب غار ثور کے اندر چھپے ہوئے تھے کہ مشرکوں کی تلاش کرنے والی پارٹی نقشِ قدم کے نشانات کی مدد سے اُس غار کے مُنھ تک پہونچ گئی، نشان شناس نے بتایا کہ نشانِ قدم یہیں تک ملتے ہیں اسی غار کے اندر ہوں گے، کون انسان تھا، جو ایسے موقع پر اپنے کو جان کے دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار دیکھتے پریشان و مضطر نہ ہو جاتا؟ حضرت ابوبکرؓ کو طبعاً اضطراب پیدا ہوا، ہاں صرف ایک ہستی تھی، جو اُس وقت بھی اللہ کے فضل سے بالکل مطمئن اور اللہ پر اعتماد کئے رہی، اور وہ ہستی محمد رسول اللہؐ کی تھی، آپؐ نے سمجھایا کہ ابوبکرؓ گھبرانے کی کیا بات ہے، ہم دو تنہا نہیں، ہمارے ساتھ تو اللہ کی تائید و نصرت ہے۔

ان اللہ معنا۔ یعنی اُس کی نصرت و حفاظت ہماری رفیق ہے۔

[illegible] سابقة والحـ[illegible] والكلا[illegible] [illegible] ومنه [illegible] نصر [illegible]

(بیضاوی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصلی اور حقیقی معجزات اس قسم کے واقعاتِ سیرت ہیں، اتنا سکون و اطمینان واعتماد علی اللہ اگر خود ایک معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔

معنا سے معیتِ نصرت ہی مُراد ہے، ورنہ معیت ذاتی تو ہر مخلوق کو ہر آن حاصل رہتی ہے۔

ای بالعصمة والمعونة فهی معونة مخصوصة والا فهو تعالیٰ مع كل واحد من خلقه (روح)

فی الغار۔ یہ غار غارِ ثور مضافات مکہ میں سے تھا، مکہ سے جنوب و مشرق میں، آپؐ اس کے اندر تین دن تک قیام پذیر رہے، مدینہ کے راستہ میں نہ تھا، اس سے ہٹ کر تھا، مدینہ کو جب آپؐ نے ہجرت فرمائی تو راستہ قصداً ذرا چکر کا اختیار فرمایا، کہ تلاش کرنے والے آپؐ کو آسانی سے نہ پاسکیں، اس کا دہانہ اب تک اتنا تنگ ہے کہ اندر صرف لیٹ ہی کر جانا ممکن ہے، شیخ رشید رضا مصری نے تفسیر المنار میں ایک مصری امیر الحج ابراہیم رفعت پاشا (سن حج ۱۳۱۸ ہجری) کے حوالہ سے غار کی پیمائش وغیرہ دی ہے، اور اس کی تنگی کا ذکر صراحت کے ساتھ کیا ہے۔

ثانی اثنین۔ لصاحبه۔ دو سے مُراد ایک ذاتِ رسولؐ ہے، دوسرے آپؐ کے مقرب ترین صحابی ابوبکر صدیقؓ، صاحبِ رسولؐ یا رفیقِ رسولؐ کے اس تعین میں کوئی اختلاف نہیں۔

اور اس سے حضرت صدیقؓ کی افضلیت و اشرفیت پر جو روشنی پڑتی ہے، محتاجِ بیان نہیں۔

بعض علمائے آیت سے حضرت صدیقؓ کے خلیفۂ اول ہونے کا بھی اشارہ سمجھا ہے۔

وقال بعض العلماء ما يدل على ان الخليفة بعد النبی صلعم ابوبكر الصديق لان الخليفة لا يكون ابداً الا ثانياً۔ (قرطبی)

علمائے یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت سے انکار کرتا ہے، وہ قرآن سے انکار کرتا ہے اور اس سے اس کا کفر لازم آجاتا ہے، اور یہ بات دوسرے صحابیوں کے لئے نہیں۔

وقالوا من انكر صحبة ابی بكر فقد كفر لانكاره كلام الله وليس ذالك لسائر الصحابة (مدارک)

معارف السنن

شرح

سنن الترمذي

الجزء الأول

هو شرح لجامع الترمذي ألف بضوء ما أفاده الحافظ الحجة المحدث الكبير إمام العصر الشيخ محمد أنور شاه الكشميري، رحمه الله مع غرر نقول جهابذة الأمة في شروح الحديث

تأليف

محدث العصر العلامة

الشيخ السيد محمد يوسف بن السيد محمد زكريا الحسيني البنوري

نور الله مرقده المتوفى ١٣٩٧هـ

الناشر

ايچ - ايم - سعيد كمپنى

آدب منزل پاکستان چوک - کراتشی

تطبع في: ايجوكيشنل بريس كراتشي - الباكستان -

... ...

فأريد الأول فى الأول والثانى فى الثانى، وقد ثبت المسح فى لغة العرب بهذا المعنى يقال تمسحنا وما توضأنا كما قاله أبو زيد الأنصارى وابن قتيبة وغيرهما حكاه ابن حجر فى "الفتح" (١ — ١٨٩) والبدر العينى فى "العمدة" (١ — ٦٥٨) وغير واحد من العلماء، ومما يتنبه له: أن مسح الرجلين فى الوضوء ثبت فى الوضوء على الوضوء من عمل على عند النسائى ومن حديث النزال بن سبرة (١ — ٣٢) (باب صفة الوضوء من غير حدث) وأبى داؤد والطحاوى وغيرهما وفيه: " فأخذ منه كفاً فمسح به وجهه و ذ عيه ورسه ورجليه .... وقد رأيت رسول الله ﷺ يفعله، وهذا وضوء من لم يحدث .

فائدة: اختلف العلماء فى تكفير الرافضة، وللحنفية فيه قولان ؛ والأصح تكفيرهم ؛ قال الشيخ رحمه الله فى " إكفار الملحدين " : والأكثر على تكفير منكر خلافة الشيخين، وفى " الوهبانية " :

وصحح تكفير لكير خلافة الـــعتيق وفى الفاروق ذاك الأظهر

وصرح محمد به فى الأصل حكاه فى " الخلاصة " اه باختصار وراجعه . وظاهر أن من يكفر جمهور الصحابة يكفر لا محالة . وهؤلاء قد نصروا الإسلام على تسعة أصحاب منهم أو سبعة أو خمسة على اختلاف بينهم فى العدد . وكذا لهم فى التنزيل العزيز أقوال: قيل زاد فيه عثمان رضى الله عنه وكذا نقص عنه ، وقيل نقص ولم يزد ، وقيل هو محفوظ عنهما ، وهؤلاء لايعترفون بصحة أحاديث أهل السنة وكتبهم ، وبضد ذلك لهم صحاح خاصة بهايثقون وهى مفتريات وأكاذيب .

تذييل البحث السابق من كلام الشيخ رحمه الله

بحثت فأمعنت فى البحث، واستقريت مواطن التحقيق ، فاستقصيت فى

فتاویٰ مفتی محمود

جلد اوّل

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

الصدیقة- فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة -اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے- اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے- قال فی ردالمحتار ۲-۳۱۴ بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر -الخ-

مسئولہ صورت میں اگر یہ شیعہ پہلی قسم کا تھا- تو اس کی نماز جنازہ پڑھانا ناجائز تھا- اور دوسری قسم کا تھا تو جائز- باقی یہ ایک خاص واقعہ ہے کہ مولوی صاحب نے جس شیعہ کا جنازہ پڑھا ہے وہ کس قسم کا تھا- اور مولوی صاحب نے کس بنا پر جنازہ پڑھا- تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے- لہذا سوال میں مختلف قسم کے شیعوں کے بارے میں علیحدہ حکم کا تعین تحقیق کے بعد ظاہر ہے- فقط واللہ تعالیٰ اعلم-

سنی امام کا شیعہ کا نکاح پڑھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارہ میں کہ ایک مولوی صاحب جن کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے اور مذہب شیعہ کے لوگوں کا جن لوگوں کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ سب شیخین رضی اللہ عنہما کرتے ہیں- پورے شیعہ ہیں ان کا نکاح کرتے ہیں- ان کے طریقہ پر پڑھتے ہیں- مسئلہ یہ دریافت ہے کہ مولوی اہل سنت والجماعت شیعہ کا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں- اگر جائز ہے تو پورے طور پر وضاحت فرمادیں- اگر ناجائز ہے تو پڑھنے والے پر شریعت کوئی سزا دیتی ہے یا نہیں، ایسا مولوی سنیوں کا نکاح پڑھا سکتا ہے [redacted] - کہ شیعہ سب کرنے والے کا جنازہ اہل سنت امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں- شیعہ مذہب کے جنازہ کے اندر اہل سنت والجماعت لوگ مل سکتے ہیں [redacted]؟ کیونکہ بعض ہمارے لوگ ان کے جنازہ کے اندر شریک ہو جاتے ہیں- یہ کہ سنیوں کے جنازہ میں مثلاً امام اہل سنت ہو اور میت بھی سنی ہو- تو اس میں شیعہ شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں- بینوا توجروا- (السائل محمد عبداللہ معلم مقام قریہ منڈی سید ضلع جھنگ)

﴿ج﴾

جو سب صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین رضی اللہ عنہم کرتے ہیں اسے حلال بلکہ ثواب سمجھتے ہیں- [redacted] سے نکاح کرنا وغیرہ اور پڑھنا شریک ہونا کسی سنی مسلمان کے لیے جائز نہیں- ایسے شخص کی امامت ناجائز ہے- ایسے شخص کو امامت سے معزول کرنا ضروری ہے نیز ایسے شخص کو سنی مسلمان کے جنازہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی [redacted] -واللہ اعلم-

اہل تشیع کی قربانی میں شرکت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

(۱) اہل تشیع مرد سے اہل سنت عورت کا نکاح کیسا ہے ہوسکتا ہے یا نہیں یا اس کا عکس جائز ہے۔

(۲) کیا اہل سنت امام کے پیچھے اہل تشیع کھڑے ہوکر کسی میت کی نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں۔ مفصل فرمائیں یا اس کا عکس جائز ہے۔

(۳) اہل تشیع کو اہل سنت اپنے ساتھ قربانی میں شریک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اہل تشیع کی مسجد میں سنی حافظ شبینہ یا ختم قرآن وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

(۵) کسی اہل تشیع کی میت پر جبکہ وہ سکرات الموت میں مبتلا ہو اس کی خلاصی کے لیے ہم سنی ختم قرآن پاک کر سکتے ہیں یا ویسے تعزیت کے لیے اہل تشیع کے گھر میں سنی ختم قرآن پاک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

﴿ج﴾

جو شیعہ اس قسم کا ہو۔ کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو۔ یعنی شیعہ غالی ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت کا منکر ہو یا افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قائل ہو۔ یا قرآن میں تحریف کا قائل ہو وغیر ذلک۔ تبرائی سبی ہو جو سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو جائز کار خیر سمجھتا ہے۔ تو ایسے شیعہ کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نہ نکاح جائز ہے نہ ان کی امامت اور قربانی میں شریک ہونا جائز ہے اور نہ اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر اس قسم کا شیعہ نہیں تو اس کے ساتھ جو نکاح ہو جائے یا قربانی میں شریک ہو جائے وہ درست شمار ہوگا۔ مگر ایسے شیعہ کے ساتھ بھی مناکحت نہ کی جائے۔ اور قربانی جنازہ وغیرہ میں شرکت سے احتراز کیا جاوے۔ کیونکہ اس میں بھی متعدد شرعی قباحتیں موجود ہیں۔۔۔

مودودی عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم؟

جناب محترم مفتی صاحب۔ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عرض ہے کہ میں جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق ہوں۔ ہمارے خاندان کے سب افراد دیوبندی صحیح العقیدہ ہیں۔ لیکن میرا بھانجا مسمی محمد رشید جو کہ اچھرہ لاہور میں علم دین حاصل کر رہا ہے جماعت اسلامی سے منسلک ہے۔ اس کے والدین بھی جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہیں۔ وہ ہر وقت جماعت اسلامی کا لٹریچر پڑھتا ہے اور تشہیر کرتا رہتا ہے اس کے والدین مجھ سے رشتہ طلب کرتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ رشتہ قانون اسلام کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔

فتاویٰ مفتی محمود

جلد سوم

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

جنازہ پڑھانے والا خود گواہ ہے کہ متوفی مرزائیت سے تائب ہوگیا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے مرزائی کا جنازہ پڑھایا اور وہ کہتا ہے کہ اس نے مرتے وقت میرے سامنے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور کہا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوی کرے وہ کافر ہے۔ نیز اس مرزائی کے رشتہ دار کہتے ہیں کہ متوفی نے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ کافر مرا ہے۔ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھانے والے امام کا نکاح باطل ہوتا ہے۔ یا نہیں یا اس کا نماز جنازہ پڑھانا کیسا ہے۔ ویسے مرزائی کے نماز جنازہ پڑھانے والے کے لیے کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

مرزائی بالاتفاق اہل سنت والجماعۃ کی نظر میں کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ لہٰذا جس مولوی صاحب نے دیدہ دانستہ مرزائی کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔ ان پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ نکاح اس کا باطل نہیں ہوا۔ اور اگر مرزائی مذکور نے مرنے سے قبل ہوش کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے۔ اور حضور ﷺ کے بعد اور مدعی نبوت کو کافر کہا ہے تو پھر وہ شرعاً مسلمان ہوگیا تھا۔ تمام مسلمانوں کو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا چاہیے تھا۔ فقط واللہ اعلم

✓ شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام اہل سنت والجماعت مسجد کرم پور نے جان بوجھ کر میت شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے۔ کیا یہ جائز ہے یا ناجائز قرآن شریف وحدیث کے حوالہ کے ساتھ تحریر فرمادیں۔ اگر ناجائز ہے تو شریعت نے کیا سزا رکھی ہے۔ یہ بھی آپ قرآن شریف کے حوالہ سے تحریر فرماویں۔ (۲) جس دن سے امام صاحب نے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے۔ اس دن سے اہل سنت والجماعت نے امامت سے علیحدہ کر دیا ہے (۳) اب اگر اس امام کو دوبارہ رکھا جاوے تو کس طرح رکھا جائے معہ حوالہ حدیث تحریر فرماویں (۴) اور جن لوگوں نے یعنی اہل سنت والجماعت کے آدمیوں نے بھی نماز پڑھی ہے۔ ان کے لیے کیا حکم ہے (۵) کیا شیعہ مسلمان کے ہاں کھانا پینا بیاہ شادی۔ موت زندگی دوستانہ۔ لین دین ان لوگوں سے جائز ہے یا ناجائز ہے۔

اب امام اہل سنت سے معافی مانگتے ہیں لیکن ابھی معافی وغیرہ کوئی نہیں دی گئی ہے کیونکہ بغیر پورا معلوم ہونے کے یا سند کے ہونے کے ہم لوگ معاف نہیں کرتے ہیں اس لیے آپ کے پاس لکھا جارہا ہے۔ آپ کے فتویٰ کے موافق کام ہوگا۔ فقط اہل سنت والجماعت کرم پور کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

﴿ج﴾

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں آج کل کے شیعہ حضرات شیخین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب بکنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق افتراء باندھتے ہیں۔ اس لیے ان کے کفر پر ائمہ کا اتفاق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برات قرآن میں منصوص ہے۔ اس لیے افک کا قائل ہونا قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے۔ جو بالاتفاق کفر ہے۔ ایسے شخص کو جو امامت جنازہ کراتا ہے توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر توبہ کرلے اور یقین ہو جاوے کہ وہ دل سے تائب ہوا ہے۔ تو اس کی توبہ مقبول ہے۔ انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب الأية۔ اسی طرح باقی شرکاء بھی توبہ کرلیں۔ باقی شیعہ صاحبان کے ساتھ مودت دوستی نہیں رکھنی چاہیے۔ صحابہ کرام اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دشمنوں کے ساتھ کیا دوستی ہوسکتی ہے۔ واللہ اعلم

اثنا عشری شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے۔ اور اس بارے میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ کہ حضرت مولانا نے محمد علی جناح بانی پاکستان کا جنازہ پڑھایا تھا۔ جو کہ ایک شیعہ تھا۔ جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے۔ اس کا اور مسٹر جناح کا ایک عقیدہ ہے۔ تو اگر جناح کے جنازہ پڑھانے سے حضرت مولانا پر کوئی جرم از روئے شرع وارد نہیں ہوتا۔ تو میرے پر بھی کوئی جرم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کا حضرت مولانا کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں۔ اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا از روئے شرع جرم ہے۔ یا نہیں اور کس قسم کا جرم ہے۔ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے۔ اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اقتداء میں نماز کیسی ہے۔ بلا کراہت درست ہے۔ یا کوئی کراہت ہے اور کراہت کس قسم کی ہے۔ زید مذکور نے عمر سے ایک زمین خریدی ہے۔ جو عمر کی ہندوستان میں مرہونہ تھی۔ اب انقلاب کے بعد وہ زمین عمر کو مل گئی ہے۔ اس لیے کہ وہاں اسی کے نام پر وہ زمین تھی۔ کاغذات میں عمر کے نام تھی۔ اس لیے اب اسے مل گئی ہے۔ اور اس نے زید کو بیع کردی ہے

زیداس کے جواز کے لیے یہ پیش کرتا ہے کہ حکومت نے رہن وغیرہ اب ختم کر دی - اب کوئی رہن وغیرہ نہیں ہے۔ تواب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس زمین مذکورہ کی بیع شرعاً درست ہے یا نہیں اور حکومت کے قانون سے کوئی صورت جواز بیع کی ہوسکتی ہے۔ یا نہیں اور زید اگر امام ہے تو ایسے افعال کے ہوتے ہوئے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔ ان اشیاء سے زید کا فسق ثابت ہوتا ہے یا نہیں (۳) تعریف فاسق از روئے فقہ حنفی اور امامت فاسق کا کیا حکم ہے۔ بحوالہ کتب مفصل تحریر فرماویں۔ (۴) شیعہ اثنا عشری خارج از اسلام ہے۔ یا نہیں۔ بحوالہ کتب تمام مسائل تحریر فرماویں۔

ج

تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او لا محمد امین الشہیر بابن عابدین الشامیؒ صفحہ ۲۶۷ میں ہے۔ واما من سب احدا من الصحابۃ فھو فاسق ومبتدع بالاجماع الا اذا اعتقد انہ مباح اویترتب علیہ الثواب کما علیہ بعض الشیعہ او اعتقد کفر الصحابۃ فانہ کافر بالاجماع. موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سب کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں اس لیے یہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ پیش امام مذکور دینی غیرت سے محروم ہے۔ ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔ اسے معزول کر دینا واجب ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمدؒ صاحب مرحوم کے فعل سے استدلال صحیح نہیں۔ وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کا فعل شرعی حجت نہیں (۲) جو زمین اس نے فروخت کر دی ہے۔ اس کا فروخت کرنا جائز ہے۔ رہن میں جب مرتہن کا قبضہ نہ رہا تو مرتہن کے ضمان سے زمین مرہونہ نکل گئی۔ اور اب اس کو فروخت کرنا بلا شبہ صحیح ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ راہن اس سابق مرتہن کو اس کی رقم ادا کر دے۔ وہ رقم اس مرتہن کی اس کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اگر وہ ادا کرنے سے انکاری ہے تو مجرم ہے۔ اس کی زمین سے جو اس مرتہن نے نفع اٹھایا ہے۔ وہ اگرچہ اس کے لیے ناجائز تھا۔ لیکن اس نفع کے بدلہ میں اس کا دین ساقط نہیں ہوتا۔ منافع الغصب لا تضمن فقہاء کا مشہور قاعدہ ہے۔ کہ رہن فاسد میں (جو مروج) ہے۔ اراضی مرہونہ حکم اراضی مغصوبہ میں ہوتی ہے۔ فاسق مرتکب کبیرہ کو کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر صغیرہ کے ارتکاب پر مصر ہو وہ بھی فاسق ہوتا ہے شامی مطبوعہ ایچ ایم سعید ص ۴۷۳ ج ۵ میں ہے۔ العدل من یجتنب الکبائر کلھا حتی لو ارتکب کبیرۃ تسقط عدالتہ وفی الصغائر العبرۃ للغلبۃ او الاصرار علی الصغیرۃ فتصیر کبیرۃ ۔ بعض نے یہ تعریف کی ہے۔ جس کے سیئات حسنات پر غالب ہوں۔ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ منحۃ الخالق علی البحر الرائق للشامی صفحہ ۳۴۹ ج ۱ میں ہے۔ قال الرملی فی شرح منیۃ المصلی ذکر الحلبی ان کراھۃ تقدیم الفاسق والمبتدع کراھۃ التحریم. الخ

فتاوی مفتی محمود

جلد چہارم

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

موجود پاکستانی شیعہ غالی ہیں ان کے ساتھ نکاح درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ شیعہ کا جنازہ پڑھنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں- نیز شیعہ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا نہیں- نیز شیعہ مرد سنی عورت سے یا شیعہ عورت کا سنی مرد سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں- دلائل معتبرہ سے جواب دیں- بینوا توجروا

﴿ج﴾

موجودہ وقت میں شیعہ پاکستانی اکثر ایسے ہیں جو حضرات صحابہ کرام خصوصاً شیخین رضی اللہ عنہما کو سب (العیاذ باللہ) دیتے ہیں اور اسے حلال باعث ثواب سمجھتے ہیں- نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق افک کے قائل ہیں- اس لیے ان سے ہر صورت میں پرہیز کرنا لازم ہے- کسی قسم کے تعلق ان سے نہ رکھا جائے- واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شادی کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے شیعہ غالی تھے تو تفریق لازمی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی لڑکی کا نکاح ایک آدمی سے کرتا ہے اور وہ اہل سنت والجماعت ہے- نکاح کے کچھ دن بعد وہ اپنی اصلی فرقہ یعنی شیعہ کا اظہار کرتا ہے- میں شیعہ ہوں اور میں زبردستی اپنی بیوی کو شیعہ کروں گا اور لڑکی مذہب اہل سنت رکھتی ہے اب سوال ہے کہ شریعت میں کیا دلیل ہے کہ اہل سنت لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح جائز ہے یا نہیں-

﴿ج﴾

نکاح کے وقت اگر اس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے نکاح کر لیا ہے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تو پہلے ہی سے شیعہ تھا تو اگر دو گواہان عادل کی گواہی سے (جو کسی معلوم فریقین ثالث کے سامنے دی جائے اور وہ

فتاویٰ مفتی محمود

جلد پنجم

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

ے کرنا چاہتے ہیں جہاں لڑکی کی رضا نہیں تھی۔ آخر کار لڑکی نے مجبور ہو کر عدالت میں پیش ہو کر اپنی
ے سے خود اپنے نکاح کرنے کا اجازت نامہ حاصل کر لیا۔ بعد ازاں اپنی حسب منشاء خاوند کو لے کر مولوی
کے ہاں پہنچی۔ نکاح خواں سے جب نکاح کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو اُس نے کہا کہ لڑکی مجھے اپنا اقرار نامہ
میں اس پر رضامند ہوں اور میرا کل کو کسی قسم کا اعتراض و انکار نہیں ہوگا۔ لڑکی نے اقرار نامہ لکھدیا اور نکاح
چند آدمیوں کے روبرو نکاح پڑھ کر رجسٹر میں درج کر دیا۔ بعد ازاں خاوند کے گھر سے رقعہ لکھا کہ میں نکاح
ں۔ اس کے والدین اس کے ہاں پہنچے اور فریب دے کر لڑکی کو گھر سے لے آئے۔ لیکن لڑکی نے پھر موقع پا
کے گھر کا راستہ لیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ لڑکی نے غیر کفو میں بغیر رضامندی والدین اور خویش و
ح کیا ہے۔ یہ نکاح ہو گیا ہے یا نہ۔ اگر نکاح ہو گیا ہے تو والدین کو فسخ وغیرہ کرنے کا حق ہے یا نہ۔

السائل غلام حسن تونسوی متعلم مدرسہ قاسم العلوم

﴿ج﴾

ں مفتی بہ ہے کہ غیر کفو میں بالغہ عورت بلا اجازت اولیاء نکاح نہیں کر سکتی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ شخص ناکح اس
و ہے یا نہیں۔ عجم کے اندر کفاءت نسبی کا اعتبار نہیں ہے۔ البتہ پیشہ اور حرفت کی خساست و شرافت کا اعتبار کیا
ب اگر عرف کے اعتبار سے اس ناکح کا پیشہ خسیس شمار ہوتا ہو اور منکوحہ کے اولیاء کا شریف تو نکاح نہ ہوگا۔
صحیح ہوگا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ صفر ۱۳۷۷ھ

شیعہ جس قسم کا بھی ہو وہ مسلمان عورت کا کفو نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص قولاً فعلاً و مذھباً شیعہ ہے۔ یعنی علماء شیعہ کو بلاتا ہے۔ مجلس
منعقد کراتا ہے۔ ذاکرین کو فیس وغیرہ بھی ادا کرتا ہے۔ اُن کا انتظام خورد نوش بھی کرتا ہے۔ لیکن اُسکے منہ سے سبّ
بھی نہیں سنا گیا۔ اُسکے کام عام سنّی شیعہ والے ہیں۔ اس مذکور شخص کے ساتھ حنفیہ عورت کا جو کہ اہل سنت
ت سے ہے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ نیز اگر مذکور شخص نکاح کے لالچ کی وجہ سے صرف سبّ و شتم سے توبہ
ے (مذہب شیعہ سے نہیں) تو اُس عورت کا نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

السائل مولوی اللہ بخش خطیب بہل تحصیل بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

شیعہ جس قسم کا بھی ہو۔ وہ مسلمان عورت کا کفو نہیں۔ اس لیے کوئی عورت اذن اولیاء کے بغیر اگر... کرے گی تو نکاح سرے سے باطل ہوگا۔ نیز اولیاء کو بھی لازم ہے کہ کسی قسم کے شیعہ سے بوجہ غیر کفو ہو... کو نکاح کرنے کی اجازت نہ دے۔ البتہ اگر عورت اور اس کے اولیاء کفو کا لحاظ کیے بغیر نکاح کر دیے... ہوگا۔ اگر سبّ شیخین رضی اللہ عنہما کو نعوذ باللہ حلال یا ثواب سمجھتا ہے یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ... قائل ہے۔ (الی غیر ذالک من الکفریات) یا اس قسم کے شیعوں کا وعظ کراتا ہے جو سبّ یا ا... کرتے ہیں تو یہ نکاح بھی صحیح نہیں ہوگا اور یہ شخص کافر قرار دیا جائے گا۔ کفر اور کفر پر راضی ہونا دونوں... ایسے کوئی کفریات نہیں کیے یا کفریات والوں سے وعظ نہیں کراتا تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ...

عام مسلمان سے سیدہ کے نکاح میں کوئی قباحت نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مہاجر جو اس وقت مقیم ہے۔ لیکن قوم کے سید ہو... رشتہ کے لیے مجبور ہے۔ اپنے رشتہ دار مغربی پاکستان میں کہیں بھی نہیں ہیں اور جو دوسرے سید ہیں وہ... نہیں۔ عرض یہ ہے کہ میں سید کے بغیر دوسری قوم کو لڑکی دے سکتا ہوں یا نہیں؟ کیا شریعت... نہیں؟ بینوا توجروا

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اگر لڑکی بالغہ ہے اور اس کا شرعی ولی باپ وغیرہ اور خود یہ سیدہ لڑکی غیر سید... نکاح کرنے پر رضامند ہیں تو نکاح شرعاً ہو جاتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ خود سید السادات... اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو لڑکیوں کا عقد نکاح غیر ہاشمی اور غیر سید شخص امیر المؤمنین ذوالنورین حضرت عثمان... تعالیٰ عنہ کے ساتھ کرایا تھا۔ کتب فقہ میں بھی اس مسئلہ کا وضاحت سے ذکر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ...

یکم رجب...

بخدمت اقدس
قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
م ۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء

مکاتیب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ م ۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء

بنام مولانا عبدالجلیل صاحب برادر زادہ حضرت اقدس رائپوری رح

ترتیب تدوین

سید نفیس الحسینی

ناشر :

مکتبۃ الحرمین

۱۹۹ بلاک ۳۲ - نزد جامعہ مدنیہ، کریم پارک۔ راوی روڈ لاہور - پاکستان

فون ۷۲۷۲۱۳۳-(۰۴۲)

۱۲۳

... والپسی ہوئی ۔ شیعہ کا خارج از اسلام ہونا ان کے عقائد پر موقوف ہے۔
... سے کسی چیز کا انکار کرے تو کفر ہے ورنہ نہیں ۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت گنگوہی
... فرمایا کرتے تھے کہ ان کے عوام بوجہ جہل کے فاسق ، ان کے علما کافر ۔ واللہ اعلم ۔
... عقائد پر ہے ۔ اگر مسجد سے روکنے میں کوئی مضرت نہ ہو تو مضائقہ نہیں ۔ ورنہ
... کیا جائے ۔ یہ صرف میری رائے ہے ۔ مفتی آج کل کوئی ساتھی نہیں ہے ۔ چاند رات
... واپس آئیں گے ۔ بندہ کا رمضان سہارنپور میں ان شاء اللہ گزرے گا ۔ میں نے اس
... خط میں لکھا تھا کہ حضرت نے مولوی عبد الرحمٰن صاحب کے والد کے علاج کے لیے سو روپیہ
... حاجی عبد الجبار ، حافظ عبد العزیز صاحب کے پاس بھیجنے کو فرمایا تھا کہ وہ موصوف
... کے دیں ۔ اس رقم کے کراچی پہونچنے کی رسید تو ، جون کے خط میں آگئی تھی ۔ اس
... کا حال معلوم نہیں ہوا ۔ آپ نے بھی اس کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ اس سے پہلے آپ
... کے خط میں بندہ نے یہ بات لکھی تھی ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ، مولوی عبد الوحید صاحب
... صاحب کی خدمات میں سلام مسنون ۔ فقط والسلام ۔

بخدمت مولوی عبد الجلیل صاحب مدفیوضہم
مقام ڈھوڈیاں ۔ ڈاکخانہ چھاوریاں ضلع سرگودہا

زکریا
۲۵ شعبان ۱۳۶۸ھ

○

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب حافاکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون ۔ بندہ عید سے تیسرے دن شنبہ کو رائپور گیا تھا ۔ آج سہ شنبہ کو واپس آیا ۔ وہاں مولوی عبد المنان صاحب کے پاس آپ کا وہ آخری خط جس میں آپ نے اپنی اہلیہ کے متعلق تفصیلی حال لکھا ، نظر سے گزرا جس سے بڑی تشویش اور فکر ہوئی ۔ یہ اثر تو ظاہر ہے کہ جنات ہی کا ہے اور اس کا علاج عامل کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو اتنی دور سے دشوار ہے ۔ اس لیے کہ وقتی تغیرات کا علم اس کے لیے ضروری اور یہاں سے اگر کسی عامل سے اس کے لیے تعویذات ارسال کرائے جائیں تو ان کے اثرات کی اطلاع اور جواب کے لیے زمانہ چاہیے ۔ اس لیے اگر علاج ہو تو کسی ایسے عامل کا ہو جو احوال پر جلد جلد مطلع ہو

مکتوباتِ علمیہ

حضرتِ اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دام مجدہ العالی

کے علمی خطوط کا بیش بہا خزانہ جو صحاح ستہ کے متعلق سوالات کے علاوہ
متفرق مضامین اور مختلف نوع کے اشکالات کے مفصل جوابات پر مشتمل ہے

جامع و مرتب

مولانا محمد شاہد صاحب سہارنپوری

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک
کراچی

صاحب اتحاف نے بھی یہی نام لکھا ہے اور سخاوی نے اپنی شرح کے مقدمہ میں مصنف کی شرح کا حوالہ دیا ہے اس لیے بظاہر تو صاحب کشف کے قول کو غلطی پر حمل کرنے کی ضرورت نہیں، فقط

زکریا کاندھلوی

سوال ۵۵ گرامی قدر الشیخ الاجل، علامۃ الزمان، المحدث الکامل، الفقیہ العصر المصبوغ فی صبغۃ اللہ، الآیۃ من آیات اللہ الفقیہ العصر والادوان و ابی حنیفۃ الزمان، الفرید الدہر و الوحید العصر، مولانا الحاج الحافظ الشاہ الحضرۃ الاقدس المولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تھوڑی سی توجہ فی سبیل اللہ ادھر بھی۔

۱۔ سب الصحابہ کفر ہے یا نہیں؟ اگر کفر ہے تو علامہ شامی نے شرح درمختار میں کفر کیوں نہیں بتلایا، اور اگر کفر نہیں تو حضرات علماء اہل سنت و مجتہدین عظام و محدثین کرام سب الصحابہ کی وجہ سے تکفیر روافض کا فتوے دے چکے ہیں، مثلاً یہ حضرات، امام مالک، قاضی عیاض، امام نووی، ناقلۃ عن عیاض، ابن کثیر ناقلا عن امام مالک، ابی السعود الزہرے۔ ابی السعود الحمری، صاحب البحر، صاحب الاشباہ، علامہ زمان الشیخ الکامل محدث گنگوہی، ہدایۃ الشیعہ میں، مولانا عبدالحق حقانی تفسیر حقانی میں، علامہ شامی نے فرمایا ہے کہ ملا علی قاری نے خلاصہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ مگر مشکوٰۃ شریف میں ص ۵۵۳ کے حاشیہ پر زیر حدیث "لاتسبوا اصحابی" بحوالہ مرقاۃ لکھا ہے۔ کہ سب الشیخین (بحوالہ اشباہ) کفر ہے، یہی وہ اشباہ ہے جو خلاصہ کا مؤید ہے، یہ اجتماع ضدین کیا ہے؟ بتلادیا جائے۔

ڈاکٹر محمد ضیاء الحسن گنگوہی، ایل، ایس، ایم، ایف میڈیکل آفیسر پنجاب۔

جواب وعلیکم السلام! میں سفر میں تھا کہ غیبت میں خط ملا، مجھے سفر میں حرارت ہوگئی تھی۔ اولاً عرض ہے کہ آپ نے القاب وعنوان میں اس قدر مبالغہ فرمایا کہ وہ قطع نظر خلاف واقعہ ہونے کے حدود اکرام سے نکل کر مشابہ باستہزاء بن گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اخنی الاسماء یوم القیامۃ رجل یسمی ملك الاملاك۔ نیز لاتزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم۔ نیز اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب و اثنی رجل رجلا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلك قطعت عنق اخیك،

نیز اپنی ذات کے متعلق خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم" اس کے بعد ارشاد عالی کے متعلق عرض ہے کہ یہ کوئی اشکال کی بات نہیں ہے، علماء میں سلفاً خلفاً ان کی تکفیر میں اختلاف رہا ہے، جتنے حضرات کے اسماء گرامی آپ نے گنوائے ان کے علاوہ بھی سینکڑوں ہر دو جانب میں ملیں گے، علماء میں اختلاف اکثر مسائل میں ہوتا ہی آیا ہے، اس وجہ سے موجبات کفر میں بھی اختلاف رہا خاص طور سے روافض اور خوارج میں بھی ان کے عقائد کے اختلاف کی وجہ سے اختلاف رہا ہے، ان میں سے جو لوگ قطعیات کا انکار کرتے ہیں وہ بلا تامل کافر ہیں، جن حضرات نے اس پر نظر فرمائی، انھوں نے تکفیر فرمائی اور جن حضرات نے یہ خیال فرمایا کہ یہ عقائد سب کے نہیں ہیں مخصوص لوگوں کے ہیں، انھوں نے تکفیر میں احتیاط کی ہے اور احتیاط اولیٰ ہے، مگر جہاں دوسروں کے بگڑ جانے کا احتمال ہو وہاں احتیاط کی رعایت نہ کرتے ہوئے کفریات کا اظہار اہم بن جاتا ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت الشیعہ میں جہاں تکفیر فرمائی ہے وہ میرے ذہن میں نہیں ہے۔ نہ سرسری طور سے نظر سے گذری، براہ کرم حوالہ سے مشرف فرمادیں کہ کون سے جواب میں تکفیر فرمائی ہے، فتاویٰ رشیدیہ میں خود حضرت کے فتاوی میں بھی اختلاف ہے، اور یہ چیز تو تقریباً تمام فتاوے میں مشترک ہے کہ حضرت نے اختلاف سلف اس بارہ میں نقل فرمایا ہے، علامہ شامی کا ایک مستقل رسالہ بھی اسی باب میں ہے جو رسائل ابن عابدین میں ہے۔ اگر نظر سے نہ گذرا ہو تو ملاحظہ فرمادیں، علامہ قاری کا اشتباہ سے ان کا کفر نقل کرنا اور خود مستقل رسالہ میں اپنی تحقیق عدم تکفیر کی لکھنا کوئی متضاد بات نہیں۔ صاحب اشباہ وغیرہ حضرات کا مکفرین کے نقل اقوال کی غرض احتیاط ہوتی ہے کہ جب ایک جماعت محققین اور اہل حق اس کو موجب کفر فرماتے ہیں تو اس میں نہایت احتیاط اور احتراز ضروری ہے کہ مبادا اگر ان کی تحقیق صحیح ہے تو خسر الدنیا والآخرۃ ہے اور اسی وجہ سے احتیاط اشد ضروری ہے۔ خود علامہ شامی ہی اس طرف اشارہ کر رہے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں۔ د حاصلہ ان المحکوم بکفرہ فلا یحکم بکفرہ احتیاطا الخ بحوالہ رسائل ابن عابدین، اس سے معلوم ہوا کہ علامہ شامی کی عدم تکفیر خود احتیاط پر مبنی ہے۔ فقط

محمد زکریا، ۱۶ ربیع الثانی ۶۳ھ۔

تاریخ

دعوت و عزیمت

حصّہ دوم

سوانح شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہؒ

آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم و مصلح شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ
کے سوانح حیات، ان کے صفات و کمالات، اُن کی علمی و تصنیفی خصوصیات
اُن کا تجدیدی و اصلاحی کام اور مقام اور ان کی تصنیفات کا مفصل تعارف
اور ان کے ممتاز تلامذہ اور منتسبین کے حالات

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام
۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی نمبر ۱۸

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"ان دلائل سے کئی گنا دلائل ہیں، جو ثابت کرتے ہیں کہ آپ نے خود اس بات کی اطلاع دی کہ آپ نصاریٰ اور دوسرے اہلِ کتاب کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے، اور یہ کہ آپ نے ان کو دعوت دی، ان سے جہاد کیا، اور ان کو دعوت دینے اور ان سے جہاد کرنے کا حکم دیا، اور یہ کوئی ایسا فعل نہیں جو آپ کی امت نے آپ کے بعد اپنی طرف سے کیا ہو، اور اس کی کوئی سند نہ ہو جیسے کہ عیسائیوں نے حضرت مسیح کے بعد بہت سے نئے کام کئے، اس لئے کہ مسلمان کسی کے لئے بھی اس کو جائز نہیں قرار دیتے کہ وہ آپ کے بعد آپ کی شریعت میں تغیر کرے، ورنہ حرام حلال ہوجائے گا اور حلال حرام ہوجائے گا، ان کے نزدیک امت میں کسی کو کسی غیر واجب اور کسی واجب کو ساقط کرنے کا اختیار نہیں، ان کے نزدیک حلال وہی ہے، جس کو اللہ و رسولؐ نے حلال کیا، اور حرام وہی ہے جس کو اللہ و رسولؐ نے حرام کیا، اور دین وہی ہے جس کو اللہ و رسول نے مشروع کیا۔"[1]

ردّ شیعیّت

یوں تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی تصنیفات میں شیعیت کا جابجا رد کیا ہے، اور سنت و عقائدِ اہلِ سنت، خلفائے راشدین و صحابۂ کرام کی طرف سے پرزور مدافعت کی ہے لیکن ردِ شیعیت میں ان کی ایک ہی مستقل اور منفرد تصنیف "منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ والقدریۃ" ہے، اس تصنیف کی تحریک و تقریب یہ ہوئی کہ ان کے ایک معاصر شیعی عالم ابن المطہر الحلّی نے اپنے ولی نعمت اور مخدوم تاتاری بادشاہ اولجاتو خدابندہ خاں کے لئے جس نے عالمِ مذکور ہی کی تبلیغ و تحریک سے مذہبِ شیعہ اختیار کیا تھا، ایک ضخیم کتاب اثباتِ شیعیت و امامت وردِ سنیت و خلافت میں "منہاج الکرامۃ فی معرفۃ الامامۃ" کے نام سے لکھی،

[1] الجواب الصحیح حصہ اول ص۱۱۷-۱۱۸

یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ شام پہنچی، اور شیخ الاسلام کے مطالعہ میں بھی آئی، شیعوں کو اس کتاب پر بڑا ناز تھا، وہ اس کو ناقابلِ تردید اور لاجواب تصنیف سمجھتے تھے، اس کتاب کا بڑا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اہلِ بیت کی امامت و عصمت کے ثبوت اور خلفاءِ ثلٰثہ کی خلافت کی تردید اور ان کے اور صحابۂ کرام کے مطاعن پر مشتمل تھی، سیدنا علیؓ اور ائمۂ اثنا عشر کے فضائل اور ان کی امامت و عصمت کو آیات و نصوص قرآنی اور احادیث و روایات سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی، اسی طرح سے خلفاءِ ثلٰثہ و صحابۂ کرام کے مطاعن کو آیات و احادیث اور تاریخ و سیر سے ثابت کیا گیا تھا، اور مصنف نے اپنی ذہانت، قوتِ استدلال اور علمی تبحر کا بھرپور ثبوت دینے کی کوشش کی تھی، اور اپنے نزدیک اہلِ سنت پر اتمامِ حجت کر دیا تھا، مصنف چونکہ عام متاخرین شیعہ کی طرح اصول و عقائد میں معتزلی العقیدہ ہے، اس لئے ذات و صفات اور اہلِ سنت کے اصول و عقائد پر بھی متکلمانہ اور فلسفیانہ بحث کی ہے، اہلِ سنت نے امام ابن تیمیہ سے اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے شدید اصرار کیا، چونکہ اس کتاب میں علم کلام، عقائد، فلسفہ، تفسیر، حدیث، تاریخ، اور آثار کے بکثرت مباحث آگئے تھے، اس لئے اس کتاب کا جواب دینے کے لئے وہی شخص موزوں تھا، جو ان تمام علوم و مضامین پر نہایت وسیع اور گہری نظر رکھتا ہو، اور ان علوم کا صاحبِ نظر جوہری و نقاد ہو، اور چونکہ بدقسمتی سے شیعہ مصنفین احادیث کے وضع کرنے میں اور ان کا غلط حوالہ دینے میں نہایت مشاق اور جری واقع ہوئے ہیں، فنِ حدیث نے اتنی وسعت اختیار کر لی تھی، اور اس کے اتنے مجموعے اور دفاتر تیار ہو گئے تھے، کہ ان سب میں ان احادیث و روایات کی چھان بین کرنا اور جرح و تعدیل اور اسماء الرجال کے اصول پر ان کو جانچنا نہایت دشوار کام تھا، اس لئے یہ خدمت وہی شخص انجام دے سکتا تھا، جس کو حدیث و رجال کے ذخیرہ پر پورا عبور ہو اور حدیث کے کتب خانہ کا ایک ایک ورق اس کے سامنے ہو اور کسی روایت کی راوی اور کسی حوالہ کے بارے میں اس کو دھوکا نہ دیا جا سکے، اسی کے ساتھ تاریخ اسلام پر بھی اس کی ایسی نظر ہو کہ وہ ایک نظر میں مصنف کی تاریخی غلطی پکڑ لے، اور کوئی غلط بیانی یا فرضی روایت اس کے سامنے چل نہ سکے

یہ بات مسلم ہے کہ کسی تاریخی شخصیت پر اعتراض کرنا، اور اس میں عیب نکالنا، تاریخ کے وسیع ذخیرہ میں سے آسان ہے، لیکن صفائی پیش کرنا، اور مدافعت کرنا مشکل ہے، اور مطاعن صحابہ اہلِ تشیع کا پسندیدہ موضوع اور ان کی جولانی طبع کا خاص میدان ہے، علم دین کی یہ بڑی خوش قسمتی تھی کہ اس کتاب کے زمانۂ تصنیف ہی میں ایک ایسے عالم اہلِ سنت نے اس کے جواب کی طرف توجہ کی جو اپنے زمانہ کا امیر المومنین فی الحدیث تھا، جس کی آنکھوں کے سامنے حدیث و رجال کا پورا کتب خانہ کھلا ہوا تھا، اور اس کے متعلق اہلِ نظر کا مقولہ ہے کہ جس حدیث کو امام ابن تیمیہ کہہ دیں کہ میں نہیں جانتا وہ حدیث ہی نہیں، انھوں نے [illegible] صحابہ کے باب میں [illegible] حرف [illegible] فرق [illegible] کر دیا، [illegible] تمام [illegible] بیان [illegible] کے بعد کسی دوسرے عالم کے لئے بہت مشکل تھا، اس باب میں ان کے بعد کے تمام علماء ان ہی کے خوشہ چیں رہیں گے۔

ابن المطہر الحلی کی کتاب منہاج الکرامۃ کے جواب میں انھوں نے منہاج السنۃ کے نام سے جو کتاب لکھی[1] وہ ان کی تمام تصانیف میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے، ابن تیمیہ کے علمی تبحر، وسعتِ نظر، حاضر دماغی، حفظ و استحضار، پختگی، اور اتقان، اور ذہانت و طباعی کا اگر صحیح نمونہ دیکھنا ہو تو اس کتاب کو دیکھنا چاہئے، مصنف منہاج الکرامۃ کی عبارت نقل کرنے کے بعد جب ان کے علم و حمیت دینی کو جوش آتا ہے، اور ان کے علم کے سمندر میں طوفان اٹھتا ہے، اور تفسیر و حدیث، تاریخ و سیر کے معلومات کا لشکر امنڈتا ہے تو بے اختیار ان کے فریق مقابل سے کہنے کو جی چاہتا ہے کہ "يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ"[2]

کتاب کا محرک اور اندرونی باعث

امام ابن تیمیہ کے لئے اس کتاب (منہاج السنۃ) کی تصنیف کا اصل محرک اور اندرونی باعث

---

[1] یہ کتاب بڑے سائز کی چار جلدوں میں ہے، کتاب کے مجموعی صفحات ۱۲۱۴ ہیں ۱۳۲۲ھ میں شیخ مصطفی البابی الحلبی کے اہتمام سے مطبعۂ امیریہ مصر میں شائع ہوئی، علامہ ذہبی نے اس کا خلاصہ "المنتقی" کے نام سے کیا تھا، حال میں وہ شیخ محمد نصیف کی توجہ اور عالی ہمتی سے اور استاد محب الدین الخطیب کے اہتمام سے مصر میں شائع ہوا ہے۔ [2] النمل - ۱۸

یہ ہے کہ مصنف "منہاج الکرامہ" نے خلفائے راشدین اور سابقین اولین پر جو امام ابن تیمیہ اور اہلِ سنت کے عقیدہ میں انبیائے کرام کے بعد افضل خلائق اور صالح ترین افرادِ انسانی ہیں، عامیانہ اور سوقیانہ طریقہ پر زبان طعن دراز کی اور ان کو شرارِ خلق اور اراذل مخلوقات ثابت کیا، اور یہ بات ان کے نزدیک اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلانے اور نبوتِ محمدی پر اعتراض و طعن اور الحاد و زندقہ کا دروازہ کھولنے کے مرادف ہے، وہ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"اگر اس تنگ نظر حد سے بڑھنے والے شخص نے ان لوگوں پر دست درازی نہ کی ہوتی جو سرخیلِ اولیاء اللہ اہلِ زمین کے سردار و پیشوا اور انبیائے کرام کے بعد اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر تھے اور دست درازی کا [illegible] اور مغفرت [illegible] قرآن میں آیا ہے، اور جب یہ اہلِ ایمان کے دلوں میں ضعف و شبہ پیدا کرتی ہے تو ہمیں اس شخص کی تنقید و تردید کی اور اس کی قلعی کھولنے کی ضرورت پیش نہ آتی، اللہ تعالیٰ اس شخص سے اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں سے انصاف کرے۔[1]"

شیعوں کے نزدیک خیر الامم سے یہود و نصاریٰ بہتر ہیں

ایک دوسری جگہ شیعوں کے مطاعن اور صحابۂ کرام کی تنقیص کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"امتِ محمدی خیر الامم ہے، اور اس امت محمدی میں سب سے بہتر قرن اول کے لوگ تھے، قرن اول کے لوگ علم نافع اور عمل صالح میں سب سے اکمل و اعلیٰ تھے، لیکن ان افتراپردازوں نے اس کے خلاف نقشہ کھینچا ہے، ان کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ ان کو حق کا علم تھا، اور نہ وہ حق کی پیروی کرتے تھے، بلکہ ان میں سے اکثر حق کی جان بوجھ کر مخالفت کرتے تھے، جیسے کہ ان کا خلفاء ثلثہ اور جمہور صحابہ امت کے متعلق بیان ہے، اور ان کے نزدیک ان میں سے بہت سے حق سے آشنا نہیں تھے، بلکہ انھوں نے ظالموں کی تقلید کی، اس لئے کہ ان کو غور و فکر حاصل نہیں تھا، جو علم تک پہنچا سکے اور جس نے غور و فکر سے کام

---

[1] حصہ چہارم ص۱۷۰

نہیں لیا، اس نے خواہش نفسانی یا دنیا طلبی میں کیا ہوگا، یا اپنے قصور اور ادراک یا کمی کی وجہ سے ان کا دعویٰ ہے کہ صحابۂ کرام میں سے بعض استحقاقاً اپنے لئے خلافت کے طالب تھے، اس سبب یہ لازم آتا ہے کہ امت اپنے نبی کے بعد ساری کی ساری گمراہ تھی، اس میں سے کوئی ہدایت کے راستہ پر نہیں تھا، اسی طرح یہود و نصاریٰ (یہودیت و مسیحیت کے نسخ و تبدیل کے بعد) ان مسلمانوں سے بہتر ثابت ہوتے ہیں، اس لئے کہ قرآن شریف میں آتا ہے: "وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ"[1] (اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک جماعت ہے جو حق کی راہ بتاتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی ہے یہود و نصاریٰ کے بہتر تہتر مذہب ہو جائیں گے ان میں سے ایک نجات پانے والا ہوگا، لیکن اگر ان شیعوں کی بات مان لی جائے تو ان مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک گروہ بھی ایسا ثابت نہیں ہوتا، جو حق پر قائم ہو اور انصاف کا علمبردار ہو اور جب ان کے بہترین دور میں بھی ایسا نہیں تھا تو اس کے بعد تو اور بھی میدان صاف ہوگا، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نسخ و تبدیل کے بعد بھی اس امت سے بہتر ہیں، جن کی تعریف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ"[2]

شیعوں نے خیار امت کو شرار امت بنا دیا

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"ان شیعوں نے ان اخیار امت کو جو انبیاء و مرسلین کے بعد اولین و آخرین میں سب سے اعلیٰ و افضل تھے، اور جن کی شان میں "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" آیا ہے شرار الناس ثابت کیا، اور ان پر بڑے بڑے قبائح کا الزام لگایا، اور ان کے حسنات کو بھی سیئات بنا دیا، اور اس کے بالمقابل اسلام

[1] الاعراف۔ ۱۵۹۔ [2] حصہ اول ص ۱۵۲

کی طرف اپنی نسبت کرنے والوں میں جو اہل اہوا تھے اور جن سے بڑھ کر جاہل کا ذب ظالم کفر و فسق و معاصی سے قریب اور حقائق ایمانی سے دور کوئی نہیں، ان کو انھوں نے برگزیدہ ترین خلائق ثابت کیا اور اس طرح ساری امت کی تکفیر کی، یا اس کو گمراہ ثابت کیا، سوائے اپنی چھوٹی سی ٹولی کے جس کے متعلق ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہی برسرِ حق ہے۔

ایک مثال

ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص بھیڑ بکریوں کے ایک بڑے ریوڑ میں جائے اس سے کہا جائے کہ اس ریوڑ میں سب سے اچھی بھیڑ بکری چھانٹ دو، تاکہ ہم اس کی قربانی کریں، وہ ان میں سے ایک کانی لنگڑی لاغر، مریل، بکری چھانٹ دے جس میں نہ گوشت نہ گودا، اور کہے یہ اس ریوڑ کی سب سے اچھی بکری ہے، اور قربانی اسی کی جائز ہے، باقی جتنی بھیڑ بکریاں ہیں، یہ سب بھیڑ بکریاں نہیں ہیں بلکہ سور ہیں ان کا قتل واجب اور قربانی ناجائز ہے۔[1]

امام شعبی کا قول

وہ امام شعبی کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ روافض کے مقابلہ میں اپنے پیغمبر کے زیادہ مرتبہ شناس اور قدر داں ہیں، یہودیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بہتر کون لوگ ہیں، انھوں نے کہا حضرت موسیٰ کے ساتھی اور ان کے اصحاب، عیسائیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بہتر کون ہے، انھوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے حواری، اور روافض سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بدتر کون ہے، انھوں نے کہا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان نیک بختوں کو حکم دیا گیا تھا اصحاب کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا انھوں نے ان کو سب و شتم کیا۔[2]

[1] حصہ سوم ص ۴۰ [2] حصہ اول ص ۶

سابقین اولین سے عداوت کفار سے محبت

"روافض کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جماعت مسلمین کو چھوڑ کر ہمیشہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا ساتھ دیتے ہیں اور انہی کی دوستی کا دم بھرتے ہیں، ان لوگوں سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین سے عداوت رکھیں اور منافقین و کفار سے دوستی کریں"[1]

پھر وہ شیعوں کے کفار کا ساتھ دینے اور ان کی مدد کرنے کے واقعات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

[illegible] کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے مقابلہ کہیں زیادہ [illegible] تاتاری مشرق کی طرف سے آئے اور انھوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا، اور خراسان، عراق و شام اور جزیرہ میں ان کے خون کے دریا بہائے تو یہ روافض مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کے حامی و مددگار تھے اسی طرح جو شیعہ شام و حلب وغیرہ میں تھے وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں دشمنان اسلام کے بہت زیادہ مدد کرنے والے تھے، اسی طرح سے جب عیسائیوں نے شام میں مسلمانوں سے جنگ کی تو روافض ان کی کمک پر تھے اسی طرح اگر یہودیوں کی عراق میں یا کہیں اور حکومت قائم ہو جائے تو یہ روافض ان کے سب سے بڑے مددگار ثابت ہوں گے تو وہ ہمیشہ کفار، مشرکین یہود و نصاریٰ کی مدد کے لئے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار رہتے ہیں"[2]

تعصب و بے انصافی

ایک جگہ ابن المطہر الحلی نے خواجہ نصیر الدین طوسی کا ذکر کرتے ہوئے بڑی تعظیم و تقدیس سے ان کا نام لیا ہے اور "شیخنا الامام الاعظم خواجہ نصیر الملۃ والحق والدین محمد بن الحسن الطوسی قدس اللہ روحہ"[3] کے الفاظ

[1] حصہ دوم ص۸۳ [2] حصہ دوم ص۸۴ [3] منہاج السنۃ ج۲ ص۹۹

لکھے ہیں، اس پر ابن تیمیہ کی حمیت ایمانی کو جوش آگیا ہے، وہ خواجہ نصیر الدین طوسی کے فضائح اور خلیفہ عباسی اور بغداد کے قتل عام کے کارنامہ، اور ان کے ملحدانہ عقائد و خیالات کا ذکر کرتے ہوئے بڑے تعجب سے لکھتے ہیں:-

"حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ مصنف ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور سابقین اولین اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین اور اہل علم و دین کی شان میں گستاخی کرتا ہے، اور ان کی طرف بڑے بڑے قبائح کا انتساب کرتا ہے، اور ان کا سیدھے منہ نام نہیں لیتا، اور جس شخص کی اسلام دشمنی عالم آشکار ہے اس کو شیخنا الاعظم اور قدس اللہ روحہ لکھتا ہے، حالانکہ خود یہ ان عقائد پر تکفیر کا فتویٰ دے چکا ہے جن کا یہ شخص (نصیر الدین طوسی) اور ان کے پیرو قائل ہیں۔ حقیقت میں یہی مصداق اس آیت قرآنی کا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ [1] (النساء-۵۱-۵۲)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا، وہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں، اور کافروں کے لیے یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ راہِ راست پر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اور جس پر اللہ لعنت کرے تو اس کا کوئی مددگار نہیں۔

شیعوں کی بوالعجبیاں

امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ شیعوں کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ وہ انبیاء سے نسبی تعلق رکھنے والے (اصول و فروع) یعنی ان کے والدین اور ان کی اولاد کی تو بڑی تعظیم کرتے ہیں، لیکن ان کی شریک زندگی اور رفیقۂ حیات بیویوں کی شان میں گستاخی اور طعن و تشنیع کرتے ہیں، یہ سب تعصب و خواہش نفسانی کا کرشمہ ہے، چنانچہ حضرت فاطمہؓ

[1] منہاج السنۃ ج ۲ ص ۹۹-۱۰۰

اور حضرت حسنؓ و حسینؓ کی تو تعظیم کرتے ہیں، اور حضرت عائشہ ام المومنینؓ کی توہین اور ان پر اعتراض کرتے ہیں۔[1]

ایک دوسری بوالعجبی یہ ہے کہ محمد بن ابی بکر کی تعظیم میں تو بڑا غلو اور مبالغہ کرتے ہیں، اور ان کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں بے ادبی۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں :۔

"روافض محمد بن ابی بکر کی تعظیم میں بڑے غلو سے کام لیتے ہیں، اور یہ ان کی قدیم عادت ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش میں حصہ لیا تھا، ان کی مدح کرتے ہیں، اسی طرح سے جنھوں نے حضرت علیؓ کی معیت میں جنگ کی تھی، ان کی بڑی تعریف کرتے ہیں، یہاں تک کہ محمد بن ابی بکرؓ کو ان کے والد حضرت ابوبکرؓ پر فضیلت دیتے ہیں، طرفہ تماشا یہ ہے کہ جو شخص پوری امت میں نبیؐ کے بعد سب سے افضل ہے، اس پر تو لعنت کرتے ہیں، اور جس کو نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے نہ سبقت نہ فضیلت، اس کی مدح کرتے ہیں، اور انساب کی تعظیم میں ان سے عجیب قسم کا تضاد و تناقض ظاہر ہوتا ہے۔"[2]

صحابۂ کرام سے دل میں کھوٹ دل کی ناپاکی ہے

وہ لکھتے ہیں :۔

"دلوں کی سب سے بڑی ناپاکی اور مرض یہ ہے کہ انسان کے دل میں ان لوگوں کی طرف سے کھوٹ ہو جو اخیار مومنین اور انبیاءؑ کرام کے بعد اولیاء اللہ کے سرگروہ اور سرتاج تھے، اسی لئے مال غنیمت (فئی) میں ان ہی لوگوں کا حصہ رکھا گیا ہے، جو مہاجرین و انصار اور سابقین اولین کی طرف سے دل میں کھوٹ نہ رکھتے ہوں، اور ان کے لئے دعا و استغفار کرتے ہوں۔"

وَالَّذِينَ جَآءُوا مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلۡإِيمَٰنِ

اور ان کے لئے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

[1] منہاج السنہ حصہ دوم ص ۱۹۳ [2] ایضاً ص ۲۰۰-۲۰۱

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (الحشر ۔ ۱۰)

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان داروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے رب ہمارے! بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

شیخین پر طعن کرنے والا دو حال سے خالی نہیں

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر دو ہی طرح کے آدمی طعن کر سکتے ہیں ایک منافق زندیق، اسلام کا دشمن جس کو ان دونوں پر طعن واعتراض کے ذریعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور دین اسلام پر اعتراض وطعن مقصود ہو اور روافض کے معلم اول کا یہی حال تھا، اور ائمۂ باطنیہ کا بھی یہی حال ہے، دوسرے وہ جاہل شخص جو جہالت اور خواہش کی پیروی میں بہت بڑھا ہوا ہو اور شیعوں میں عوام کا حال یہی ہے، اگر وہ اندر سے مسلمان ہیں۔[1]

رسالت پر الزام

"یہ بات تواتر سے عوام وخواص کے نزدیک ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خصوصی تعلق تھا، اور ان تینوں حضرات کو آپ کا قرب و اختصاص حاصل تھا، اور ان تینوں کے آپ کے ساتھ رشتے ہیں، دو کی صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں تھیں اور ایک کے نکاح میں آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں اور کہیں اس کا ذکر نہیں آتا کہ آپ ان کی مذمت کرتے تھے، یا ان پر لعنت کرتے تھے، بلکہ معروف یہی ہے کہ آپ ان سے محبت کرتے تھے اور ان کی تعریف فرماتے تھے، اب دو حال سے خالی نہیں، یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ تینوں حضرات آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات

[1] منہاج السنۃ

کے بعد ظاہراً او باطناً صالح، وفادار، سلیم العقیدہ اور صحیح العمل تھے، یا یہ کہ وہ تینوں آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد استقامت پر نہیں تھے، اور (معاذ اللہ) دین سے منحرف تھے، دوسری صورت میں اگر اس حالت اور انحراف کے باوجود ان کو آپ کا یہ تقرب حاصل تھا تو دو میں سے ایک بات ماننی پڑے گی، یا تو آپ کو ان کے حالات کا علم نہیں تھا، یا علم تھا لیکن آپ معاذ اللہ داہنت کرتے تھے، ان دونوں صورتوں میں سے ہر صورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پر بڑا دھبہ اور بہت بڑا اعتراض ہے، یہ تو وہی بات ہوگی جو شاعر نے کہی ہے ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی زندگی تک تو وہ راہِ راست پر تھے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے خواص اور اکابر اصحاب کے بارے میں بڑا دھوکا اور ناکامی ہوئی جس شخص کو اپنے بعد کی اطلاعیں دی گئی تھیں اور جس نے اپنے بعد ہونے والے واقعات کی خبر دی اس کو اتنی بات نہیں معلوم تھی کہ اس کے اخص خواص اس طرح منحرف ہو جائیں گے اور اخفیا طا کا تو یہی تقاضا تھا کہ امت کو آپ اس کی خبر دے جاتے تاکہ وہ غلطی سے کہیں ان کو خلیفہ نہ بنالیں اور جس شخص سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اس کا دین تمام ادیان پر غالب ہوگا، اس کے اکابر وخواص کیسے مرتد ہو سکتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ایسی باتوں سے روافض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر بہت بڑا اعتراض کرتے ہیں حضرت امام مالک نے صحیح فرمایا کہ دراصل روافض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو مطعون کرنا چاہا تاکہ لوگ کہیں کہ برے آدمی تھے، اس لئے ان کے برے ساتھی تھے اگر اچھے آدمی ہوتے تو ان کے ساتھی بھی اچھے ہوتے، اسی لئے اہلِ علم کا قول ہے کہ رفض زندقہ کی ایک سازش ہے۔[۱]

[۱] منہاج السنہ حصہ چہارم ص ۱۲۳

فضائل صحابہ قطعی و متواتر ہیں

امام ابن تیمیہ صحابۂ کرام کی عدالت کو اسلام کی ایک اہم بنیاد مانتے ہیں، اور ان کو ان کی صداقت، ثقاہت پر بڑا یقین ہے، وہ ان کو اسلام کی تعلیم کا سچا نمونہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور فیض صحبت کا بہترین نتیجہ تسلیم کرتے ہیں، ان کے نزدیک صحابۂ کرام کے فضائل ایسے قطعی اور متواتر ہیں، اور قرآن مجید کی ایسی صریح نصوص و آیات سے اور ایسی صحیح احادیث و روایات سے ثابت ہیں کہ وہ کسی تاریخی روایت یا کسی غریب و شاذ حدیث سے مشکوک نہیں ہوسکتے، وہ لکھتے ہیں:۔

"جب کتاب و سنت اور نقل متواتر سے صحابۂ کرام کے محاسن و فضائل ثابت ہوچکے ہیں تو یہ درست نہیں کہ وہ ایسی منقولات سے رد ہو جائیں، جن میں سے بعض منقطع بعض محرّف ہیں، اور بعض ایسی روایات ہیں جن سے ان ثابت شدہ حقائق پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اس لئے کہ یقین، شک سے زائل نہیں ہوا کرتا ہم کو کتاب و سنت، اور اپنے پیشروؤں کے اجماع اور ان کی تائید اور متواتر روایات اور عقلی دلائل سے اس بات کا یقین ہوچکا ہے کہ صحابۂ کرام انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل الخلق تھے، اس یقینی و متواتر چیز پر ان امور کا اثر نہیں پڑسکتا جو مشکوک و مشتبہ ہیں، چہ جائیکہ جن کا باطل ہونا ظاہر ہوچکا ہے۔"[1]

صحابۂ کرام معصوم نہیں تھے

امام ابن تیمیہ اس کے قائل نہیں ہیں کہ صحابۂ کرام انبیاء علیہم السلام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح معصوم تھے، ان سے گناہ کا صدور ہو ہی نہیں سکتا تھا، لیکن وہ اس کے ضرور قائل ہیں کہ امت کے تمام لوگوں میں وہ سب سے زیادہ عادل، خدا ترس، صادق القول، امین اور راست باز تھے، اگر ان سے غلطیاں یا گناہ ہوئے تو

[1] منہاج السنۃ حصہ سوم ص۳۰۹

آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ بیّنات علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

دیتا ہے۔ کیا کسی غیر مسلم کے یہاں کھانا کھالینا جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ جس پلیٹ میں ہم کھانا کھاتے ہیں ان میں تو اکثروہ لوگ سؤر وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔

ج...... برتن اگر پاک ہوں اور کھانا بھی حلال ہو تو غیر مسلم کا کھانا جائز ہے مگر غیر مسلم سے دوستی جائز نہیں۔

شیعوں کے ساتھ دوستی کرنا کیسا ہے؟

س...... سنی مسلمان اور شیعہ میں مذہبی طور پر مکمل اختلاف ہے۔ یعنی پیدائش سے مرنے کے بعد تک تمام مسائل میں فرق واضح ہے۔ دونوں کے ایمانیات 'اخلاقیات ارکان دین اسلام مختلف ہیں تو شیعہ مسلک کے ساتھ دوستی رکھنا کیسا ہے؟ جو دوستی رکھتا ہے اس کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟ ان کے ساتھ مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے؟ ان کی خوشی غمی میں شرکت مسلمان کی جائز ہے یا نہیں۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا جائز ہے؟ ان کی خیرات چاول روٹی وغیرہ کھانا حلال ہے یا نہیں۔ مسلمان اپنی شادی میں ان کو دعوت دے یا نہیں۔ اگر شیعہ پڑوسی ہوں تو ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے کیا ان کی پکی ہوئی چیز استعمال کی جائے یا نہیں۔

ج...... شیعوں کے ساتھ دوستی اور معاشرتی تعلقات جائز نہیں۔ ان کی چیزیں کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اطمینان ہو کہ وہ حرام یا ناپاک نہیں۔

غیر مسلم اور کلیدی عہدے

س...... ایک گروہ کہتا ہے کہ "کافر کو کافر نہ کہو" کیا ان کا یہ قول درست ہے؟

ج...... قرآن کریم نے تو کافروں کو کافر کہا ہے۔

س...... کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین اسلام کو کلیدی عہدے دیئے جاسکتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو یہ بتایئے کہ ان لوگوں کے اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کی صورت میں اس اسلامی مملکت پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

ج...... غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا بنص قرآن ممنوع ہے۔

مسلمان کی جان بچانے کے لئے غیر مسلم کا خون دینا

س...... کسی مسلمان کی جان بچانے کے لئے کسی غیر مسلم کا خون دینا جائز ہے یا نا جائز۔

والدہ، بڑے بھائی اور دیگر افراد سے اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے مگر کسی نے مجھے تسلی بخش جواب نہیں دیا ہے۔ میرے والد صاحب کا عنقریب انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے والدہ صاحبہ سے کہا ہے کہ یہ کوئی مذہب نہیں۔ میں نماز پڑھوں گا لیکن وہ مجھے روک رہی ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ تفصیلی جواب سے نوازیں آیا والدہ صاحبہ کو چھوڑ دوں یا نماز پڑھوں جبکہ وہ مجھ سے ناراض ہوں گی۔ آخر میں کیا کروں؟

ج...... ذکری فرقہ کے لٹریچر کا میں نے مطالعہ کیا ہے وہ اپنے اصول و فروع کے اعتبار سے مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا حکم قادیانیوں، بہائیوں اور مہدویوں کی طرح غیر مسلم اقلیت کا ہے۔ جو لوگ ذکریوں کو مسلمان تصور کرتے ہوئے ان میں شامل ہیں ان کو توبہ کرنی چاہئے اور اس فرقہ باطلہ سے برات کرنی چاہئے۔ آپ اپنی والدہ کی خدمت ضرور کریں لیکن نماز روزہ اور دیگر احکام خداوندی میں ان کی اطاعت نہ کریں۔

آغاخانی، بوہری شیعہ فرقوں کے عقائد

س...... آغاخانیوں کے عقائد کیا ہیں۔ نیز دیگر فرقوں یعنی جماعت المسلمین، بوہری اور شیعہ کے پس منظر اور غلط عقائد بھی بیان کیجئے۔

ج...... آغاخانی فرقہ کے عقائد پر "آغاخانیت کی حقیقت" کے نام سے ایک رسالہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کا مطالعہ فرمایئے۔ بوہری فرقہ بھی آغاخانیوں کی طرح اسماعیلیوں کی ایک شاخ ہے۔ "جماعت المسلمین" غیر مقلدوں کی ایک جماعت ہے۔ وہ ائمہ اربعہؒ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے عقائد و نظریات عام طور پر معروف ہیں۔ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نعوذ باللہ ظالم و غاصب اور منافق و مرتد سمجھتے ہیں اور قرآن کریم میں ردوبدل کے قائل ہیں۔ اس کے لئے میرا رسالہ "ترجمہ فرمان علی پر ایک نظر" دیکھ لیا جائے۔

خمینی انقلاب اور شیعوں کے ذبیحہ کا حکم

س...... آپ کا ایک مسئلہ جولائی ۸۶ء کے اقراء ڈائجسٹ میں پڑھا۔ کہ اہل تشیع کا ذبیحہ حلال نہیں ہے کیونکہ وہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

قبلہ میں اپنے تعارف میں صرف یہ کہوں گا کہ میں ایک عالم دین نہیں لیکن ایک دیندار مسلمان ضرور ہوں۔ آپ کے ان الفاظ کو اپنی عملی زندگی میں دیکھا تو یہ حقیقت سے بعید نظر آئے جس کی وجہ یہ ہے کہ میں

نے کافی عرصہ عرب ممالک میں گزارا ہے اور اب بھی متحدہ عرب امارات میں ہوں۔ سعودیہ، عراق، شام، بحرین، اور مسقط میں جو گوشت آتا ہے وہ آسٹریلیا اور ڈنمارک سے آتا ہے مرغی فرانس سے آتی ہے میں نے ان کے ذبیحہ پر شک کی بناء پر کئی علماء کرام سے تحقیق کی لیکن افسوس کہ کہیں سے بھی جواب تسلی بخش نہ مل سکا۔ بلکہ کئی حضرات نے کہا کہ ہم خود تو نہیں کھاتے لیکن کھانے میں حرج بھی نہیں ہے کیونکہ اسلامی ملک ہے سربراہ مسلمان ہے کسی نے کہا کہ بس حلال سمجھ کر کھالو۔ لیکن میں علماء کرام کے سامنے یہ کہنے کی گستاخی نہ کر سکا کہ حرام گوشت میرے حلال سمجھ کر کھانے سے حلال نہیں ہو سکتا خدا جانے ہمارے علماء کی کسمپرسی تھی کہ وہ مسئلہ بتانے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ یا یہ واقعی ہی حلال ہے۔

اسی تجسس کی وجہ سے ایک دن ایک شیعہ ساتھی سے ملاقات ہوئی۔ ہوٹل میں کھانے کا سوچا تو وہ صاحب بولے کہ میں تو ہوٹل میں صرف دال کھاتا ہوں۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ گوشت کا ذبیحہ مشکوک ہے۔ اس لئے اجتناب کرتا ہوں خیر قصہ کوتاہ میں نے ان کی وساطت سے ان کے ایک نجفی عالم دین سے رابطہ قائم کیا ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے صاف حرام کہا۔ ان سے ان کی خوراک کے بارے میں پوچھا تو بولے کہ یہاں پر سمندر کے کنارے ہر روز کچھ دنبے ذبح ہوتے ہیں وہاں سے ہم گوشت لے آتے ہیں اگرچہ اس میں دشواری کافی ہے لیکن حرام نہیں کھاتے بلکہ سبزی دال اس کا نعم البدل موجود ہے۔

یہاں پر ایک یہ غلطی کر کے ان کو بتادیا کہ میرا تعلق فقہ حنفی سے ہے ان سے وہی آپ والا مسئلہ پوچھا تو فرمانے لگے کہ یہ ان صاحب کی اپنی تحقیق ہے ممکن ہے ہمیں مسلمان نہ سمجھتے ہوں۔ البتہ ذبیحہ کے لئے مسلمان کا تکبیر پڑھنا شرط ہے اور مسلمان کے لئے اصول دین شرط ہیں۔ بہرحال کہانی بہت لمبی ہو گئی ہے۔ مجھے آپ سے جو شکایت ہے اس کی گستاخی کی پہلے معافی چاہوں گا کہ آپ ایک غیر مسلم کے ذبیحہ پر یقین کرتے ہیں حلال ہے اور وہ بھی مشین سے ذبح کیا ہوا۔ (حالانکہ پاکستان میں بھٹو دور میں یہ مذبح خانے علماء نے اسی لئے بند کرا دیئے تھے) اور ایک مسلمان کو غیر مسلم کہتے ہوئے اس کے ذبیحہ کو حرام قرار دے رہے ہیں حالانکہ ایک مسلمان کو غیر مسلم کہنا کتنا جرم ہے لیکن یہ عام ہو چکا ہے۔ ہم آپس میں بھی ایک دوسرے کو غیر مسلم کہہ جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات دکھ دیتی ہے کہ آپ جیسے جید عالم ایسے مسائل بیان فرمائیں کہ جب روس، امریکہ افغانستان کے بہانے ہم کو مٹانے کی کوشش میں ہیں۔

بہرحال قبلہ مجھ نا اہل اور جاہل کی سوچ کا جہاں تک تعلق ہے وہ یہ کہ میری عمر تقریباً پچاس سال ہو چکی ہے یہ مسائل کبھی بھی پہلے نہیں اٹھائے گئے۔ یہ اس وقت اٹھے۔ جب ایران میں اسلامی انقلاب آیا۔ مجھے یہ شک ہو رہا ہے کہ وائٹ ہاؤس کا حکم سعودیہ کی سنہری تھیلی میں ہم تک پہنچایا جا رہا ہو۔ اور امریکہ اپنی شکست کا بدلہ ایران کے بجائے مسلمانوں سے لینا چاہتا ہو اور اس میں ہماری غربت سے فائدہ اٹھا

رہا ہو خدا کرے میرے خیالات غلط ہوں قبلہ میری آخر میں گزارش ہے کہ مجھے معاف رکھنا اور التماس ہے کہ ہمیں اخوت کا سبق دیں اور اگر آج یہ شیعہ سنی کی جنگ ہے تو کل یہ بریلوی دیوبندی تک پہنچے گی تا وقتیکہ برصغیر میں مسلمان کا نام ختم ہو۔ آپ کا اشارہ ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ عرب کے مسلمانوں سے کفر خائف نہیں ثبوت کے لئے سعودیہ کی حکومت اور عوام کی حالت سے آپ واقف ہیں جو کہ عالم اسلام کا مرکز ہے باقی اس شیعہ سنی جنگ میں کتنے مسلمان قتل ہوں گے اس کے عذاب و ثواب میں آپ برابر کے شریک ہوں گے۔

ج ... جہاں تک آپ کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ "میں غیر مسلم کے مشینی ذبیحہ کو بھی حلال کہتا ہوں" تو یہ آپ کا نرا حسن ظن ہے۔ اہل کتاب کا ذبیحہ تو قرآن مجید میں حلال قرار دیا گیا ہے اور مشینی ذبیحہ کو میں مردار سمجھتا ہوں۔ اسی طرح اہل کتاب کے علاوہ کسی دوسرے غیر مسلم کا ذبیحہ بھی مردار ہے۔ جہاں تک آپ کے اس فقرے کا تعلق ہے کہ "میں مسلمان کے ذبیحہ کو حرام کہتا ہوں" یہ بھی غلط ہے شیعہ اثناء عشری کے بارے میں میں نے یہ لکھا تھا کہ

(۱) قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں۔

(۲) تمام اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر و مرتد یا ان کے حلقہ بگوش سمجھتے ہیں۔

(۳) بارہ اماموں کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

یہ تو آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ مجھ سے شیعوں کے ان عقائد کا ثبوت طلب کریں کہ میں نے ان پر بے بنیاد الزام لگایا ہے یا واقعی ان کی مستند کتابوں میں اور ان کے مجتہد علماء کے یہ عقائد ہیں۔ میں جب آپ چاہیں اس کا ثبوت ان کی تازہ ترین کتابوں سے جو اب بھی ہندو پاک اور ایران میں چھپ رہی ہیں پیش کرنے کو حاضر ہوں۔ اور جب ان کے یہ عقائد ثابت ہو جائیں تو آپ ہی فرمایئے کہ ان عقائد کے بعد بھی ان کو مسلمان ہی سمجھئے گا؟ اور آپ کا یہ خیال کہ "یہ مسائل اس وقت اٹھائے گئے ہیں جب ایران میں "اسلامی انقلاب آیا" یہ آنجناب کی غلط فہمی ہے اس ناکارہ نے آج سے ۹، ۱۰ سال پہلے "اختلاف امت اور صراط مستقیم" لکھی تھی۔ اس وقت "خمینی انقلاب" کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ اس میں بھی میں نے شیعہ عقائد کے انہی تین نکات پر بحث کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"شیعہ مذہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پہلے دن سے امت کا تعلق اس کے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ دینا چاہا اس نے اسلام کی ساری بنیادوں کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی، اور اسلام کے بالمقابل ایک نیا دین تصنیف کر ڈالا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ شیعہ مذہب اسلام کے کلمہ پر راضی نہیں۔ بلکہ اس میں "علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل" کی پیوند کاری کرتا ہے بتایئے

جب اسلام کا کلمہ اور قرآن بھی شیعوں کے لئے لائق تسلیم نہ ہو تو کس چیز کی کسر باقی رہ جاتی ہے؟ اور یہ ساری نحوست ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض و عداوت کی، جس سے ہر مومن کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے" صفحہ ۲۴۔

اسی میں شیعہ مذہب کی بنیاد "بغض صحابہ" کا تذکرہ کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا۔

"الغرض یہ تھی وہ غلط بنیاد جس پر شیعہ نظریات کی عمارت کھڑی کی گئی ان عقائد و نظریات کے اولین موجد وہ یہودی الاصل منافق تھے (عبداللہ بن سبا اور اس کے رفقاء) جو اسلامی فتوحات کی یلغار سے جل بھن کر کباب ہو گئے تھے"۔

آنجناب کا "خمینی انقلاب" کو "اسلامی انقلاب" کہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آنجناب کو خمینی صاحب کے عقائد و نظریات کا علم نہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ مولانا محمد منظور نعمانی کی کتاب "ایرانی انقلاب" کا مطالعہ فرمائیں یا کم سے کم ماہنامہ بینات کراچی ربیع الاول اور ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ کے شماروں میں اس ناکارہ نے جو کچھ لکھا ہے اس کو دیکھ لیں بشرط انصاف آپ کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کیسا "اسلامی انقلاب" ہے جس میں حضرات خلفائے راشدینؓ اور اکابر صحابہؓ کو کافر و منافق اور مکار و خود غرض کہہ کر تبرا کیا جائے اور جس میں چالیس فیصد سنی آبادی کو کچل کر رکھ دیا جائے۔ نہ انہیں اپنے مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت ہو۔ اور نہ آواز اٹھانے کی! اگر اس کا نام "اسلامی انقلاب" ہے تو شاید ہمیں "اسلامی انقلاب" کی تعریف بدلنی پڑے گی۔

آپ کا یہ کہنا کہ یہ سب کچھ امریکہ بہادر کے اشارۂ چشم و ابرو پر ہو رہا ہے اور یہ کہ وہائٹ ہاؤس کا حکم سعودیہ کی سنہری تھیلیوں میں ہم تک پہنچایا جا رہا ہے یہ آنجناب کا حسن ظن ہے اور میں آپ کو اس میں معذور سمجھتا ہوں اس لئے کہ یہ بات آپ کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی کہ آج کے دور میں کوئی روپے پیسے کے لالچ کے بغیر محض رضائے الٰہی اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات کی خیر خواہی کی غرض سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اس کا فیصلہ "روز جزاء" میں ہو گا کہ اس ناکارہ پر آنجناب کا یہ الزام کس حد تک حق بجانب تھا۔

شیعوں کے تقیہ کی تفصیل

س..... شیعوں کی یہاں تقیہ کی کیا صورت ہے؟ شیعہ ایک مثال دیتے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بادشاہ وقت کے خلاف فتویٰ دیا جب ان کو لوگ گرفتار کرنے کے لئے آئے تو وہ مسجد میں عبادت کر رہے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو دو قدم پیچھے ہٹ کر کہا کہ ابھی یہاں تھے یہ واقعہ میں نے

اپنے کسی مولوی صاحب سے سنا ہے شیعہ اسکو سنی حضرات کا تقیہ کہتے ہیں۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ تقیہ کس کو کہتے ہیں۔

ج..... شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کا جو واقعہ آپ نے لکھا اس کی تو مجھے تحقیق نہیں البتہ اسی قسم کا واقعہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کا ہے اور یہ تقیہ نہیں "توریہ" کہلاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا فقرہ کہا جائے کہ مخاطب اسکا مطلب کچھ اور سمجھے اور متکلم کی مراد دوسری ہو بوقت ضرورت جھوٹ سے بچنے کے لئے اسکی اجازت ہے رہا شیعوں کا تقیہ؟ وہ یہ ہے کہ اپنے عقائد کو چھپایا جائے اور عقائد و اعمال میں بظاہر اہل سنت کی موافقت کی جائے۔ چنانچہ حضرت علیؓ ۳۰ برس تک اہل سنت کے دین پر عمل کرتے رہے اور انہوں نے شیعہ دین کے کسی مسئلہ پر بھی کبھی عمل نہیں فرمایا، یہی حال ان باقی حضرات کا رہا جن کو شیعہ ائمہ معصومین مانتے ہیں تقیہ کی ایجاد کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ شیعوں پر یہ بھاری الزام تھا کہ اگر حضرت علیؓ اور ان کے بعد کے وہ حضرات، جن کو شیعہ ائمہ معصومین کہتے ہیں (رضی اللہ عنہم اجمعین) ان کے عقائد وہی تھے جو شیعہ پیش کرتے تھے تو یہ حضرات، مسلمانوں کے ساتھ شیر و شکر کیوں رہے؟ اور سواد اعظم اہلسنّت کے عقائد و اعمال کی موافقت کیوں کرتے رہے؟ شیعوں نے اس الزام کو اپنے سر سے اتارنے کے لئے ۔ تقیہ' اور ۔ کتمان' کا نظریہ ایجاد کیا' مطلب یہ کہ یہ حضرات اگرچہ ظاہر میں سواد اعظم (صحابہ و تابعین اور تبع تابعین) کے ساتھ تھے، لیکن یہ سب کچھ (تقیہ) کے طور پر تھا' ورنہ در پردہ ان کے عقائد عام مسلمانوں کے نہیں تھے' بلکہ وہ شیعی عقائد رکھتے تھے اور خفیہ خفیہ ان کی تعلیم بھی دیتے تھے، مگر اہل سنت کے خوف سے وہ ان عقائد کا برملا اظہار نہیں کرتے تھے۔ ظاہر میں ان کی نمازیں خلفائے راشدین (اور بعد کے ائمہ) کی اقتدا میں ہوتی تھیں، لیکن تنہائی میں جاکر ان پر تبرا بولتے تھے ان پر لعنت کرتے تھے' اور ان کو ظالم و غاصب اور کافر و مرتد کہتے تھے۔ پس کافروں اور مرتدوں کے پیچھے نماز پڑھنا بربنائے "تقیہ" تھا' جس پر یہ اکابر ابا عن جد عمل پیرا تھے۔

یہ ہے شیعہ کے "تقیہ" اور "کتمان" کا خلاصہ..... ہم اس طرز عمل کو نفاق سمجھتے ہیں، جس کا نام شیعہ نے تقیہ رکھ چھوڑا ہے۔ ہم ان اکابر کو "تقیہ" کی تہمت سے بری سمجھتے ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ان اکابر کی پوری زندگی اہلسنّت کے مطابق تھی وہ اسی کے داعی بھی تھے۔ شیعہ مذہب پر ان اکابر نے ایک دن بھی عمل نہیں کیا۔

جماعت المسلمین اور کلمہ طیبہ

س..... آج کل ایک نئی جماعت "جماعت المسلمین" جو کہ کوثر نیازی کالونی میں ہے یہ لوگ

آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد چہارم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ بینات
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۷۴۸۰۰

یہودی کا ذبیحہ جائز ہونے کی شرائط

س...... اسلامی طریقہ پر ذبیحہ گوشت اگر دستیاب نہ ہوسکے تو یہودیوں کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... یہودی اگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو اور اپنی کتاب کو مانتا ہو تو وہ اہل کتاب ہے، اس کا ذبیحہ جائز ہے بشرطیکہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

یہودی کا ذبیحہ استعمال کریں یا عیسائی کا

س...... بیرون ملک ذبیحہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اکثر جو ذبیحہ دستیاب ہوتا ہے وہ یا تو یہودیوں کا ہوتا ہے یا پھر عیسائیوں کا ذبیحہ۔ اہل کتاب کے نقطہ نظر سے زیادہ تر یہودیوں کا ذبیحہ صحیح سمجھا جاتا ہے جب کہ عیسائیوں کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ وہ اپنی کتاب کے مطابق بھی ذبح نہیں کرتے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے ذہنوں میں بڑی الجھن پائی جاتی ہے ازراہ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بیان فرمائیے۔

ج...... اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے۔ اگر یہ اطمینان ہو کہ یہودی صحیح طریقہ سے ذبح کرتے ہیں اور عیسائی صحیح طریقہ سے ذبح نہیں کرتے تو یہودی کے ذبیحہ کو ترجیح دی جائے۔ نصرانی کے ذبیحہ سے پرہیز کیا جائے۔

روافض کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے

س...... ا شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟ ...... ۲ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟ ...... ۳ کیا شیعہ کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں کھانا جائز ہے؟ ...... ۴ کیا شیعہ کا ذبیحہ جائز ہے؟

ج...... اثناعشری شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ تین چار کے سوا باقی تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور حضرت علیؓ اور ان کے بعد گیارہ بزرگوں کو معصوم مفترض الطاعۃ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ تمام عقائد ان کے مذہب کی معتبر اور مستند کتابوں میں موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ مسلمان نہیں۔ نہ ان کا ذبیحہ

حلال ہے نہ ان کا جنازہ جائز ہے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں تو اس مذہب سے برأت کا اظہار کرنا لازم ہے جس کے یہ عقائد ہیں اور ان لوگوں کی تکفیر ضروری ہے جو ایسے عقائد رکھتے ہوں، جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس کو بھی ان عقائد کا قائل سمجھا جائے گا اور اس کے انکار کو "تقیہ" پر محمول کیا جائے گا۔

آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد پنجم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(عقیدہ کے لحاظ سے) جن سے نکاح جائز نہیں

مسلمان عورت کی غیر مسلم مرد سے شادی حرام ہے، فوراً الگ ہوجائے

س..... کیاایک مسلمان عورت کسی مجبوری کی وجہ سے یا بے آسرا ہونے کی وجہ سے کسی عیسائی مرد کے ساتھ شادی کر سکتی ہے؟ جبکہ اس عورت کی پہلے کسی مسلمان آدمی سے شادی ہوئی تھی اور اس سے اس عورت کی ایک لڑکی بھی ہے اور اب عیسائی مرد سے بھی دو بچے ہیں، کیا مسلمان عورت عیسائی سے شادی کر سکتی ہے؟ کیا وہ اپنا مذہب تبدیل کر سکتی ہے یعنی مسلمان سے عیسائی ہو سکتی ہے؟ قرآن و حدیث میں اس کی کیا سزا ہے؟

ج..... کسی مسلمان عورت کی غیر مسلم سے شادی نہیں ہو سکتی۔ اس کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اس عورت کو چاہئے کہ اس شخص سے فوراً الگ ہوجائے اور اپنے گناہ سے توبہ کرے اور جن لوگوں نے اس شادی کو جائز کہا ہے وہ بھی توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور کسی مسلمان کا عیسائی بن جانے کا ارادہ کرنا بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں۔

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہو سکتا

س..... کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی یعنی شیعہ مرد کے ساتھ ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

ج..... جو شخص کفریہ عقیدہ رکھتا ہو، مثلاً قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہو، یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صفات الوہیت سے متصف مانتا ہو، یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبریل علیہ السلام غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے آئے تھے، یا کسی اور ضرورت دین کا منکر ہو، ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں۔ اور اس سے کسی

سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔ شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ تین چار افراد کے سوا باقی پوری جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو (نعوذ باللہ) کافر و منافق اور مرتد سمجھتے ہیں اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر سمجھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں اور ان سے مسلمانوں کا رشتہ ناطہ جائز نہیں۔ شیعہ عقائد و نظریات کے لئے میری کتاب "شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم" دیکھ لی جائے۔

قادیانی عورت سے نکاح حرام ہے ایسی شادی کی اولاد بھی ناجائز ہوگی

س...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے متعلق کہ کیا کسی قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے؟

ج...... قادیانی زندیق اور مرتد ہیں اور مرتدہ کا نکاح نہ کسی مسلمان سے ہو سکتا ہے نہ کسی کافر سے اور نہ کسی مرتد سے۔

"ہدایہ" میں ہے:

اعلم أن تصرفات المرتد علي أقسام نافذ بالاتفاق كالاستيلاء والطلاق .... وباطل بالاتفاق كالنكاح والذبيحة لأنه يعتمد الملة ولا ملة له. (هداية ج ٢، ص ٥٨٣)

ترجمہ...... "جاننا چاہئے کہ مرتد کے تصرفات کی چند قسمیں ہیں۔ ایک قسم بالاتفاق نافذ ہے۔ جیسے استیلاد اور طلاق۔ دوسری قسم بالاتفاق باطل ہے۔ جیسے نکاح اور ذبیحہ، کیونکہ یہ موقوف ہے ملت پر اور مرتد کی کوئی ملت نہیں۔"

درمختار میں ہے:

ولا يصلح (أن ينكح مرتد أو مرتدة أحدا) من الناس مطلقا وفى الشامية (قوله مطلقا) أى مسلما أو كافرا أو مرتدا.

(فتاوى شامى ص ٢٠٠، ج ٣)

گمراہ کن عقائد و نظریات

اور

صراطِ مستقیم

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مکتبہ لدھیانوی

''اول:......اپنے مذہب کی دو ہزار سے زائد متواتر روایات کے غیر معتبر ہونے کی ایسی معقول وجہ بیان کریں جس سے ان کا فن حدیث اور خصوصاً مسئلہ امامت کی روایات باطل نہ ہوجائیں۔

دوم:......اپنے ائمہ معصومین کی کوئی صحیح یا ضعیف حدیث ہی پیش کردیں کہ قرآن کریم تحریف سے پاک ہے۔

سوم:......شیعہ مجتہد یہ فتویٰ شائع کردیں کہ جو شخص قرآن پاک میں تحریف کا قائل ہو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔

جب تک وہ یہ تین کام نہیں کرتے ان کا دعویٰ ایمان بالقرآن کسی عاقل کے نزدیک لائق التفات نہیں ہوسکتا۔''

(ص:۵۱)

دوسری بحث اہل حق کے خلاف حائری صاحب کی زہر افشانیوں کا تحقیقی اور عالمانہ جواب ہے، اور خاتمہ میں مذہب شیعہ کے چالیس عقائد و مسائل کا ذکر ہے، جن سے شیعہ مذہب کی حقیقت الم نشرح ہوجاتی ہے، ''تنبیہ الحائرین'' شیعہ مذہب کے لئے تریاق ایمان اور اکسیر ہدایت ہے، اس کا مطالعہ ہر مسلمان کو کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ بینات محرم ۱۳۹۷ھ)

شیعہ عقائد کے بارے میں
عدالتی بیان

آج سے بیس اکیس سال قبل حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال نامہ کے جواب میں مشہور فرقوں کے عقائد پر نہایت غیر جانبدارانہ مگر مدلل اور دل نشین پیرایہ میں ایک تحریر پردقلم کی تھی جو ماہنامہ ''بینات'' رجب شعبان ۱۳۹۹ھ میں اشاعت خاص کی صورت میں شائع ہوئی، اس تحریر کو اندرون و بیرون ملک تمام مسلمانوں نے بے حد پسند کیا، خصوصاً اہل حق اکابر علماءِ دیوبند نے اس کی بے حد تحسین فرمائی۔ اس کے بعد اسے ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کے نام سے الگ کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ جس کے بحمداللہ لاکھوں نسخے پوری دنیا میں تقسیم ہوچکے ہیں، اس مقالہ کا ایک حصہ شیعہ فرقہ کے بنیادی عقائد سے متعلق تھا۔ جو ماہنامہ ''الرشید'' لاہور بابت محرم الحرام ۱۴۰۰ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا تو شیعہ حضرات نے مضمون نگار حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف عدالت میں

مقدمہ کر دیا کہ مضمون نگار نے اس مضمون میں ہماری طرف غلط عقائد منسوب کرکے ہماری دل آزاری کی ہے نیز یہ کہ اس مضمون میں درج عقائد ہمارے عقائد نہیں ہیں، لہٰذا مضمون نگار کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے اور ماہنامہ ''الرشید'' کا محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کا شمارہ ضبط کیا جائے، اس موقع پر حضرت شہیدؒ نے عدالت میں جواب دعویٰ کے طور پر جو مقالہ داخل کیا وہ تاحال غیر مطبوعہ تھا، مناسب معلوم ہوا کہ اسے افادہ عام کی غرض سے شائع کردیا جائے۔ (سعید احمد جلال پوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

جناب عالی گزارش ہے کہ:

۱:... ماہنامہ ''الرشید'' جلد ۸ شمارہ ۱ بابت محرم الحرام ۱۴۰۰ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۹ھ میں میرا جو مضمون شائع ہوا ہے وہ میرے ایک طویل خط کا ایک حصہ ہے، یہ خط کتابی شکل میں ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کے نام سے ماہنامہ ''بینات'' کراچی بابت رجب، شعبان ۱۳۹۹ھ مطابق جون، جولائی ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا تھا۔

۲:... میرا یہ خط ایک سائل کے جواب میں تھا، جس نے یہ لکھا تھا کہ ہم چند آدمی دبئی میں رہتے ہیں، ہم آپس میں رشتہ دار ہیں مگر ہمارے درمیان مذہبی اختلاف ہے، اکثر بحث و مباحثہ کی نوبت آجاتی ہے، اب ہم نے متفقہ طور پر آپ سے (راقم الحروف سے) رجوع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کتاب و سنت کی روشنی میں جو کچھ لکھیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔

۳:...... چونکہ ان حضرات نے اپنے اختلاف کے تصفیہ کے لئے مجھے حکم تسلیم کیا تھا، اور میرے فیصلے پر اعتماد کا اظہار کیا تھا، اس لئے میرا فرض تھا کہ میں اپنے علم کے مطابق کتاب وسنت کی روشنی میں جس چیز کو حق سمجھتا ہوں اس کی طرف ان حضرات کی راہنمائی کروں اور جن مسائل میں ان کے درمیان اختلاف رائے ہے ان کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر صاف صاف بیان کردوں، میری تحریر کو پڑھنے کے بعد ان کو اختیار ہے کہ اسے قبول کریں یا نہ کریں......

۴:...... مذکورہ بالا گزارشات سے واضح ہوجاتا ہے کہ میری یہ کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" مسلمانوں کے درمیان اختلاف وانتشار پیدا کرنے کے لئے نہیں، بلکہ ان کے درمیان اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہے، تاکہ مسلمانوں کے سامنے صحیح راہ واضح ہوجائے اور وہ غور وفکر کے بعد اس پر متفق ہوسکیں۔

۵:...... سائلان کی جانب سے مجھ پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ میں نے شیعہ عقائد ونظریات صحیح نہیں لکھے، اور انہوں نے چیلنج کیا ہے کہ میں ان الزامات کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ کتب عدالت میں پیش کروں، میں سائلان کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے ان مسائل کی عدالتی تحقیقات کیلئے استغاثہ کیا، اور عدالت میں شیعہ کتابیں پیش کرنے کا مطالبہ فرمایا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اس عدالتی تحقیقات سے شیعہ، سنی اختلافات کے مٹانے میں مدد ملے گی اور فریقین میں سے جو شخص غلطی پر ثابت ہوا سے اپنی غلطی کی اصلاح کا موقع ملے گا۔

۶:...... میں سائلان کے چیلنج کو بخوشی قبول کرتا ہوں، اور سائلان نے میرے مضمون کی جن عبارتوں کو نشان زد کیا ہے ان کا ثبوت شیعہ لٹریچر سے پیش کرتا ہوں۔

۷:...... میں نے لکھا تھا کہ:

"نظریاتی اختلاف کی ابتدا پہلی بار سیدنا عثمان رضی

۱۵۶

اللہ عنہ کے آخری زمانہ خلافت میں ہوئی، اور یہی شیعہ مذہب کا نقطۂ آغاز ہے۔"

فاضل سائلان نے میرے اس فقرہ کو تاریخ اور شیعہ عقائد کے خلاف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب مسلمانوں نے جن کی قیادت محمد بن ابوبکر کر رہے تھے....."

اس تنقید میں سائلان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اختلافات کا ظہور ان لوگوں سے ہوا جنہوں نے محمد بن ابی بکر کی قیادت میں خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا، اور انہیں شہید کر دیا، جو حضرات شیعہ لڑیچر سے واقف ہیں انہیں علم ہے کہ محمد بن ابوبکر شیعہ تھے، چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب رجال کشی میں ان کا شمار شیعان علیؓ میں کیا ہے، شیعہ مذہب کے ایک بڑے عالم قاضی نوراللہ شوستری (متوفی ۱۰۱۹ھ) اپنی کتاب "مجالس المؤمنین" ص: ۲۷۷، مطبوعہ ایران ۱۳۷۵ھ، میں لکھتے ہیں:

"محمد بن ابی بکر بن ابی قحافۃ التیمی القرشی: مادر او اسماء بنت عمیس است کہ در اصل زوجہ حمزہ بن عبدالمطلب بود، چوں حمزہ شہید شد ابوبکر او را بعقد خود در آورد۔ ومحمد در سال حجۃ الوداع از در وجود آمد۔ و چوں ابوبکر بمرد حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اورا عقد نمود۔ ومحمد ربیب و پروردۂ آنحضرت بود، و شیخ ابوعمر، و کشی روایت نمود کہ در مجلس شریف حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ذکر محمد بن ابی بکر میگذشت، آنحضرت براو صلوات و رحمت میفرستاد۔ والیضاً از حضرت محمد باقر علیہ السلام روایت نمودہ کہ محمد بن ابی بکر باحضرت امیر المؤمنین علیہ السلام بر برات از شیخین بیعت نمود۔"

جب قاتلین عثمانؓ کے قائد محمد بن ابی بکر شیعہ تھے تو اس سے واضح ہوا کہ اختلاف کا ظہور حضرت عثمانؓ کے آخری دور خلافت میں ہوا، اور اسی سے شیعہ مذہب کا ظہور شروع ہوا۔

۸:...... میں نے لکھا تھا کہ: "شیعہ عقائد ونظریات کے بانی یہودی الاصل منافق تھے (عبداللہ بن سبا اور اس کے رفقاء)"۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب "رجال کشی" میں عبداللہ بن سبا کو شیعان علی میں ذکر کرتے ہوئے مصنف نے اس کے غالیانہ عقائد بڑی تفصیل سے لکھے ہیں اور اس بحث کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے:

"وَ ذکر بعض اهل العلم ان عبدالله بن سبا كان يهوديا فاسلم، ووالىٰ عليا عليه السلام وكان يقول وهو على يهوديته فى يوشع بن نون وصى موسىٰ بالغلو، فقال فى اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله فى على عليه السلام مثل ذالک، وكان اول من اشهر القول بفرض امامة علي، واظهر البراءة من اعدائه، وكاشف مخالفيه وكفرهم، فمن هنا قال من خالف الشيعة ان اصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية." (ص:۱۰۱)

۹:...... میں نے شیعہ حضرات کے نظریہ امامت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جو حیثیت عام مسلمانوں کے نزدیک ایک صاحب شریعت نبی کی ہے شیعہ حضرات کے نزدیک وہ حیثیت "امام" کی ہے، وہ بھی مبعوث من اللہ ہوتے ہیں، وہ بھی معصوم عن الخطا ہیں، ان کی اطاعت بھی غیر مشروط طور پر فرض ہے۔ ان پر وحی بھی نازل ہوتی ہے، اور وہ قرآن کریم کے احکام کو منسوخ یا معطل کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے سائلان نے اس سے بھی انکار کیا ہے۔ حالانکہ اگر شیعہ مذہب کی

کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور مقام امامت کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں ان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ نبی اور امام میں صرف نام کا اصطلاحی فرق ہے، ورنہ دونوں کے مرتبہ و مقام میں واقعتاً کوئی فرق نہیں، میں بنظر اختصار شیعہ مذہب کی دو کتابوں ''اصول کافی'' اور ''ترجمہ مقبول'' سے صفات ائمہ کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں۔ اس سے مرتبہ امامت کا اندازہ کیا جاسکے گا:

۱:...... ''اماموں کے بغیر اللہ کی حجت مخلوق پر قائم نہیں ہوتی۔''
(اصول کافی ج:۱ کتاب الحجۃ ص:۱۷۷)

۲:...... اماموں کی اطاعت فرض ہے۔'' ایضاً ج: ص:۱۸۵)

۳:...... ''امام اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اللہ کے گواہ ہیں۔'' (ایضاً ص:۱۹۰)

۴:...... ''امام ہی ہدایت کنندہ ہیں۔'' (ایضاً ص:۱۹۱)

۵:...... ''امام، اللہ کے ولی الامر اور اس کے علم کے خازن ہیں۔''
(ایضاً ص:۱۹۲)

۶:...... امام زمین پر اللہ کے خلیفے اور اللہ کے دروازے ہیں جن سے آیا جاتا ہے۔'' (ایضاً ص:۱۹۳)

۷:...... ''امام اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔'' (ایضاً ص:۱۹۴)

۸:...... ''زمین صرف اماموں کے وجود سے قائم ہے۔'' (ایضاً ص:۱۹۶)

۹:...... ''امت کے اعمال نبی کریم ﷺ پر اور اماموں پر پیش ہوتے ہیں۔''
(ایضاً ص:۲۱۹)

۱۰:...... ''امام، معدن علم، شجرۂ نبوت ہیں اور ان کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔'' (ایضاً ص:۲۲۱)

۱۱:...... ''اماموں کو آنحضرت ﷺ کا اور پہلے کے تمام انبیاءؑ و اصفیاءؑ کا علم حاصل ہے۔'' (ایضاً ص:۲۲۳)

۱۲:...... ''قرآن صرف اماموں نے پورا حاصل کیا ہے، اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۲۸)

۱۳:...... ''اماموں کو اسم اعظم حاصل ہوتا ہے۔'' (ایضاً ص:۲۳۰)

۱۴:...... ''انبیاء علیہم السلام کی آیات اماموں کے پاس ہوتی ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۳۱)

۱۵:...... ''امام ان تمام علوم کو جانتے ہیں جو فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کی طرف نکلے ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۵۰)

۱۶:...... ''امام جب بھی کسی چیز کو جاننا چاہیں جان لیتے ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۵۸)

۱۷:...... ''امام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔'' (ایضاً ص:۲۵۸)

۱۸:...... ''امام ''ماکان و مایکون'' کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہوتی۔'' (ایضاً ص:۲۶۰)

۱۹:...... ''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو سکھایا حضرت علیؓ کو اس کے سکھانے کا حکم دیا۔ اور حضرت علیؓ علم میں آنحضرت کے ساتھ شریک ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۶۳)

۲۰:...... ''دین کے اختیارات اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اور اماموں کو دے رکھے ہیں۔'' (ایضاً ص:۲۶۵)

۲۱:...... ''ایک روح جو جبریل و میکائیل سے بھی عظیم تر ہے، اور جو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی وہ ہمیشہ اماموں کے ساتھ رہتی ہے اور ان کو خبریں دیتی اور سیدھا رکھتی ہے۔'' (ایضاً ص:۲۷۳)

منافرت کا ارتکاب کیا ہے۔'' حالانکہ میں نے اس کی جو عقلی دلیل بیان کی تھی اگر اس پر بہ نظر انصاف غور فرمایا جاتا تو معلوم ہوسکتا تھا کہ اس فقرہ میں کسی منافرت کا ارتکاب نہیں کیا گیا، بلکہ عقیدہ امامت کو عقل و نقل کی کسوٹی پر جانچنے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے، اگر میرے استدلال میں کوئی سقم تھا تو فاضل مدعیان اس کی نشاندہی فرماسکتے تھے۔

۱۱:......میں نے لکھا تھا کہ ''شیعہ مذہب جن اکابر کو امام معصوم کہتا ہے انہوں نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا، نہ مخلوق خدا کو اپنی اطاعت کی عام دعوت دی، بلکہ وہ سب کے سب اہل سنت کے اکابر اور مسلمانوں کی آنکھوں کا نور تھے، ان کا دین و مذہب، ان کا طور و طریق اور ان کی عبادت کبھی شیعوں کے اصول و عقائد کے اصول و عقائد کے مطابق نہیں ہوئی، بلکہ وہ سب صحابہؓ و تابعینؒ کے طریقہ پر تھے، وہی دین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے تھے اور جس پر ساری دنیا کے مسلمان عمل پیرا تھے، یہ اکابر بھی ساری دنیا کے سامنے اسی پر عمل کرتے تھے۔''

فاضل سائلان کو میرے اس فقرے سے بھی ناگواری ہوئی ہے، حالانکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ان کے ساتھ معاشرتی تعلق رکھتے تھے، اور انہوں نے حضرات خلفائے ثلثہ کے مقابلہ میں کبھی خلافت و امامت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ تمام امور میں ان کے مشیر و وزیر رہے، حضرت سبط اکبر امام حسن رضی اللہ عنہ کا واقعہ کس کو معلوم نہیں کہ انہوں نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردی تھی، بعد کے تمام اکابر بھی عام مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے۔ کبھی کسی نے نہ خلافت و امامت کا دعویٰ کیا، نہ لوگوں کو برملا دعوت دی، مجھے حیرت ہے کہ اتحاد و اتفاق کا جو نقشہ ان بزرگوں نے پیش کیا آج ہمارے شیعہ بھائیوں کو اس کا ذکر بھی ناگوار ہے۔

۱۲:...... میرے محترم دوستوں کو اس بات سے بھی ناگواری ہوئی ہے کہ

شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن حکیم پر نہیں، اور یہ کہ "اصلی تے وڈا قرآن بارہویں امام کے ساتھ کسی نامعلوم غار میں دفن ہے۔" میں محترم سائلان سے معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں نے ان پر یہ کوئی ناجائز الزام نہیں لگایا، بلکہ ان کی معتبر اور مستند کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے اسی کی ترجمانی کی ہے۔ اس سلسلہ میں بطور نمونہ دو چار شہادتیں پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں:

ا:...... اصول کافی کتاب فضل القرآن ج:۲ ص:۶۳۳ میں سالم بن مسلمہ سے روایت ہے:

"قرأ رجل علی ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا استمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأھا الناس. فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام: کف عن ھذہ القرأۃ، اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم، فاذا قام القائم علیہ السلام قرأ کتاب اللہ عزوجل علی حدہ، واخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام. وقال اخرجہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھذا کتاب اللہ عز و جل کما انزلہ (اللہ) علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ، وقد جمعتہ من اللوحین، فقالوا ھوذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ، فقال: اما واللہ ماترونہ بعد یومکم ھذا ابدا، انما کان علیّ ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرءوہ."

ترجمہ:...... "سالم بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؒ کے سامنے قرآن کریم کے چند حروف عام مسلمانوں کے خلاف پڑھے، آپ نے فرمایا کہ: اس قرأت

اضافہ شدہ ایڈیشن

عام فہم اردو تفسیر

انوار البیان

فی کشف اسرار القرآن

جلد-٦

سورۂ مریم تا سورۂ نمل

سلیس اور عام فہم زبان میں اردو کی سب سے پہلی مفصل اور جامع تفسیر، تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کا خصوصی اہتمام، دلنشین انداز میں احکام و مسائل اور مواعظ و نصائح کی تشریح، اسباب نزول کا مفصل بیان، تفسیر و حدیث اور کتب فقہ کے حوالوں کے ساتھ

محقق العصر حضرۃ مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی قدس سرہٗ مہاجر مدنی

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان، پاکستان فون: 540513

رسول اللہ ﷺ پر اطمینان نازل فرمایا اور آپ کے قلب مبارک پر تسلی نازل فرمائی۔ آپ نے نہایت اطمینان کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کو تسلی دی کہ غمگین نہ ہو بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

غار ثور کے ذکر کے ساتھ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا بھی فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسے لشکروں کے ذریعہ سے مدد فرمائی جنہیں تم نے نہیں دیکھا۔ ان لشکروں سے کیا مراد ہے صاحب معالم التنزیل نے اس بارے میں تین قول لکھے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس سے فرشتے مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجے گئے تھے کہ کافروں کی آنکھوں کو پھیر دیں۔ اور انکی نظریں آپ پر نہ پڑیں۔ دوم یہ کہ فرشتوں نے کفار کے دلوں پر رعب ڈال دیا اس کی وجہ سے واپس ہو گئے سوم یہ کہ خاص اسی موقعہ پر فرشتے نازل ہونا مراد نہیں ہے بلکہ بدر میں مدد کے لئے جو فرشتے آئے تھے وہ مراد ہیں۔ گویا وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا جملہ مستانفہ ہے جس میں بدر کے موقعہ پر جو مدد ہوئی تھی وہ یاد دلائی' پھر فرمایا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ (اور اللہ نے کافروں کے کلمہ کو نیچا کر دیا) اس سے کلمۂ شرک مراد ہے۔ جو قیامت تک کے لئے نیچا ہو گیا [illegible] اہل ایمان کے مقابلہ میں کبھی سر اٹھا [illegible] تبلیغ [illegible] سکتے' وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (اور اللہ کا کلمہ ہی بلند ہے) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کلمۃ اللہ سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔ یہ ہمیشہ سے بلند ہے اور بلند رہے گا۔ بعض حضرات کا ایک قول ہے کہ کافروں کے کلمہ سے ان کا وہ مشورہ مراد ہے جس میں انہوں نے طے کر لیا تھا کہ صبح ہونے پر آپ کو شہید کر دیا جائے گا اور کلمۃ اللہ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ نصرت مراد ہے۔ (معالم التنزیل ص ۲۹۶ ج ۲)

آیت کے ختم پر فرمایا وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا ہے وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اسی کا ارادہ غالب ہے وہ حکیم بھی ہے اس کی طرف سے کبھی ایسے حالات پیدا کر دیئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے اہل ایمان مشکلات میں پھنس جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نجات دے دیتا ہے۔ اور اس میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ جن میں ایک حکمت یہ ہے کہ اہل ایمان کا ایمان مضبوط تر ہو جائے اور پھر مشکلات و مصائب سے نہیں گھبراتے' اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے اہل ایمان کو بڑی بڑی مشکلات سے نجات دی ہے۔

فائدہ: اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سفر ہجرت میں اور غار ثور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے خادم خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ۔ جو فرمایا اس سے حضرت ابوبکر ہی مراد ہیں۔ چونکہ قرآن مجید میں انکے صاحب ہونے کی تصریح ہے اس لئے حضرات علماء نے فرمایا ہے کہ ان کی صحابیت کا منکر کافر ہو گا۔ روافض (قبحہم اللہ) جنہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بغض ہے وہ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ غار ثور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ ہی تھے اور لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کا خطاب انہیں کو تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ساتھ لیا' یار غار بنایا۔ انہوں نے پورے سفر میں خدمت کی تکلیفیں اٹھائیں' سواری کا انتظام کیا اپنے غلام کو روزانہ دودھ بھیجنے پر مامور کیا' ان کا بیٹا عبدالرحمٰن بن ابی بکر روزانہ رات کو حاضر ہوتا تھا اور مشرکین کے مشوروں سے مطلع کرتا تھا۔ یہ ساری محنت اور قربانی روافض کے نزدیک کوئی چیز نہیں (دشمن کو تو ہنر بھی عیب نظر آتا ہے) ان کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معاذ باللہ کافر تھے۔ انکی بات سے رسول اللہ ﷺ پر حرف آتا ہے کہ آپ نے ایک کافر کو ساتھ لیا اور اپنا رفیق سفر اور راز دار بنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ نہ لیا جبکہ وہ مخلص مسلمان تھے۔ ان

مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت کی تصریح کے ساتھ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی برأت کی بھی تصریح آ گئی۔ (معالم التنزیل ج ۳ ص ۳۳۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے چند چیزوں پر فخر ہے پھر اس کو اس طرح بیان فرماتی تھیں (۱) کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ کسی بکر یعنی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا (۲) رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ میری گود میں تھے۔ (۳) اور آپ میرے گھر میں دفن ہوئے۔ (۴) اور آپ کے اوپر (بعض مرتبہ) ایسی حالت میں وحی آتی تھی کہ آپ میرے ساتھ ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے۔ (۵) اور آسمان سے میری برأت نازل ہوئی۔ (۶) میں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اور دوست (یار غار) کی بیٹی ہوں۔ (۷) اور میں پاکیزہ پیدا کی گئی۔ (۸) اور مجھ سے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔

ا ا مابہ میں بحوالہ طبقات ابن سعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں نقل کیا ہے کہ مجھے چند ایسی نعمتیں عطا کی گئی ہیں جو میرے علاوہ کسی اور عورت کو نصیب نہیں ہوئیں۔ (۱) میں سات سال کی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا ہے۔ (۲) فرشتہ میری صورت آپ کے پاس ایک ریشمین کپڑے میں لیکر آیا تا کہ آپ ﷺ مجھے دیکھ لیں۔ (۳) میں نو سال کی تھی جب زفاف ہوا۔ (۴) میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ (۵) میں بیویوں میں آپ کی سب سے زیادہ محبوب تھی۔ (۶) میں نے آپ کی آخری حیات میں آپ کی تیمارداری کی میرے ہی پاس آپ کی وفات ہوئی آپ کی وفات کے وقت میرے اور فرشتوں کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ (انتہی) وراجع الدر المنثور ج ۵ ص ۳۲

بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹے بچہ کو قوت گویائی دی اور اس نے ان کی برأت ظاہر کی اور حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت لگائی گئی تو ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جبکہ وہ گود ہی میں تھے) ان کی برأت ظاہر کی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی اور ان کی برأت ظاہر فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں متعدد آیات نازل فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جو تہمت لگائی گئی تھی قرآن مجید میں ان کی برأت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے تہمت لگانے والوں کو جھوٹا قرار دیا اور جنہوں نے آیت نازل ہونے کے بعد بھی اعتقاد تہمت سے توبہ نہ کی ان کے لئے فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے لئے عذاب عظیم ہے اور یہ بھی فرمایا ان کی حرکت کا اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ دے گا اس سب کے باوجود مدعیان اسلام میں جو شیعہ فرقہ ہے وہ یہی کہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر جو تہمت لگائی تھی وہ صحیح تھی اور ساتھ ہی یہ لوگ یوں بھی کہتے ہیں کہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبر سے نکال کر حد لگائیں گے (العیاذ باللہ) یہ لوگ آیت قرآنیہ کے منکر اور مکذب ہونے کی وجہ سے کافر ہیں اور لُعِنُوْا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کا مصداق ہیں قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

ناگوار ہو) یہ دوسری آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ سورۃ توبہ اور سورۃ الفتح میں بھی ہے جس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کیے ان کی مغفرت ہوگی اور انہیں اجر عظیم دیا جائے گا) یہ بات بطور قاعدہ کلیہ بیان فرمائی ہے لفظوں کا عموم
حضرات صحابہ کو بھی شامل ہے اور ان کے بعد آنے والے اعمال صالحہ والے مومنین کو بھی۔
فائدہ: سورۃ الفتح میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی کئی جگہ تعریف فرمائی ہے، اول فرمایا
هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ پھر فرمایا لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَیُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا پھر فرمایا ان الذین یبایعونک
انما یبایعون اللہ پھر فرمایا لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ
عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا. پھر فرمایا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا۔
پھر فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الآیۃ) پھر فرمایا لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ پھر فرمایا
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا اور سورۃ توبہ میں فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ (الآیۃ)
قرآن مجید کی ان تصریحات کو دیکھ لو اور روافض کی دشمنی کو دیکھ لو جو دو تین اصحابہ کے علاوہ باقی سب کو کافر کہتے ہیں
اس فرقہ کی بنیاد ہی بغض صحابہؓ پر ہے جو لوگ حضرات صحابہ کو کافر کہتے ہیں وہ قرآنی تصریحات کے منکر ہونے کی وجہ سے خود
کافر ہیں قرآن کے جھٹلانے کی وجہ سے جب ان لوگوں پر کفر عائد ہو گیا تو کہنے لگے یہ قرآن ہی وہ نہیں ہے جو محمد رسول
ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ قرآن امام مہدی کے پاس ہے یہ کہنا خود کفر ہے اور قرآن نے بھی ان لوگوں کو کافر بتا دیا جن کے
دل میں صحابہ کی طرف سے بغض ہوگا لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کو بار بار پڑھ لیا جائے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے سامنے کسی
نے حضرات صحابہؓ کی شان میں کچھ کہہ دیا اس پر ارشاد فرمایا کہ جس کسی کے دل میں کسی بھی صحابی کی طرف سے بغض ہوگا
آیت کریمہ کا عموم اس کو شامل ہوگا (یعنی وہ آیت کا مصداق ہوگا (یعنی اس پر کفر عائد ہوگا) (تفسیر قرطبی)
بعض شیعوں نے نکتہ نکالا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کیساتھ جو مِنْهُمْ کا اضافہ فرمایا ہے اس میں
مِنْ تبعیضیہ ہے یہ ان لوگوں کی جہالت ہے حضرات صحابہ کے بغض میں یہ بات کہہ رہے ہیں اور مزید کفر کی چادر میں لپٹ
رہے ہیں سیاق کلام سے واضح ہو رہا ہے کہ مِن بیانیہ ہے۔ اگر بالفرض مِنْ تبعیضیہ ہو تو کیا آیات قرآنیہ سے دو تین صحابہ کا ایمان
ثابت ہوتا ہے جن کے ایمان کے روافض قائل ہیں اللہ تعالیٰ نے جو لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فرمایا ہے کہ اس سے ان چودہ پندرہ سو صحابہ کا ایمان اور وعدہ رضوان ثابت نہیں ہوتا جنہوں نے حدیبیہ میں رسول اللہ
ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جن میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے جن کے بغض میں شیعہ جل کر خاک ہوئے جا رہے ہیں

سورۃ توبہ میں جو مہاجرین اور انصار ان کے متبعین (اہل السنۃ والجماعۃ) سے رضامندی کا اعلان فرمایا ہے اس میں تو کہیں بھی منھم نہیں ہے یاد رہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی سابقین اولین میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور شیعہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں جو حضرات انصار اور مہاجرین سے راضی ہے جو شخص قصداً قرآن کو جھٹلائے ایمان سے منہ موڑے اس سے کیا بات کی جاسکتی ہے شیعوں کا عقیدہ ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مومن نہیں تھے شیعوں کو خود اپنے ایمان کی فکر نہیں ہے کہ بغض صحابہ انہیں کچھ سوچنے نہیں دیتا عامۃ المسلمین سے ہمارا خطاب ہے ان آیات میں غور کریں تاکہ شیعوں کے کفر میں کوئی شخص شک نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دوبار فرمایا) میرے بعد تم انہیں نشانہ نہیں بنالینا' سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی' اور جس نے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا' اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی قریب ہے کہ وہ اسے پکڑ لے گا (رواہ الترمذی کمافی المشکوٰۃ ۵۵۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہہ رہے ہیں تو کہہ دو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہے تمہارے شر کی وجہ سے۔ (ایضاً)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ (ان کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص اگر اُحد (پہاڑ) کی برابر سونا خرچ کر دے تو یہ (ثواب کے اعتبار سے) ان میں سے کسی کے ایک مُد یا نصف مُد کو بھی نہیں پہنچے گا۔ (کذافی المشکوٰۃ ۵۵۳ عن البخاری ومسلم)

اس زمانہ میں غلہ ناپنے کا ایک برتن ہوتا تھا اسے مُد کہتے تھے۔ (نئے اوزان سے ایک مُد کا وزن سات سوگرام کے لگ بھگ بنتا ہے۱۲)

اللہ تعالیٰ شانہ' روافض کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

وھو الھادی الی سبیل الرشاد، ھذا آخر تفسیر سورۃ الفتح، الحمد للہ الذی فتح علینا اسرار القرآن وجعلنا ممن یدخل الجنان والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ محمد سید ولد عدنان، وعلی آلہ وصحبہ ما طلع النیران و تعاقب الملوان.

فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

انما شفاء العی السؤال (الحدیث)

احسن الفتاویٰ

بحذفِ مکررات و تخریجات فرائض و مسائل غیر مہمہ

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

واحد تقسیم کنندگان

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

کا ہے، حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہئے اس لئے کہ ماں نے حالتِ حمل اور وقتِ پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے ؎

پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار ❊ گریہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ ❊ رُدھ ہوئی تیری بشارت تین بار ❊ ہائے رے شبیر مظلومی تری

دودھ اس طرح کا نہ چوسا زینہار ❊ تم کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا ❊ انہ کرھا کی آیت آشکار ❊ کرتی ہے اس رمز کو قرآں میں

دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بُری چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ، امید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں؟

معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہلِ کتاب کہتا تھا، بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انھیں اہلِ کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندیق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو، قال العلامۃ التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ وان کان مع اعترافہ بنبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظھارہ شعائر الاسلام یبطن عقائد ھی کفر بالاتفاق خص باسم الزندیق (شرح المقاصد ص ۲۶۹ ج ۲) وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ واختلف فی تفسیرہ فقیل ھو المبطن للکفر المظھر للاسلام کالمنافق (عمدۃ القاری ص ۷۹ ج ۲۴)

(۲) جو شخص عقائدِ اسلام میں تأویلاتِ باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائدِ کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ المعروف) ای بالزندقۃ الداعی ای الذی یدعو الناس الی زندقتہ اھ فان قلت کیف یکون معروفا داعیا الی الضلال وقد اعتبر فی مفھومہ الشرعی ان یبطن الکفر، قلت لا بعد فیہ فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدۃ ویخرجھا فی الصورۃ الصحیحۃ وھذا معنی ابطان الکفر فلا ینافی اظھارہ الدعوی الی الضلال وکونہ معروفا بالاضلال اھ ابن کمال (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لا

ظاهراً ولا باطناً فهو كافر، وان اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وان اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجمعت عليه الامة فهو الزنديق (المسوی ص ۱۳۰ ج ۲)

زندیق کے احکام :

(۱) زندیق واجب القتل ہے۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

(۳) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ (۴) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى وكذا الكافر بسبب الزندقة لا توبة له وجعله في الفتح ظاهر المذهب لكن في حظر الخانية الفتوى على انه اذا اخذ الساحر او الزنديق المعروف الداعي قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل ولو اخذ بعدها قبلت (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى (تنبيه) يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فانهم في البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهية في شخص بعينه ويجحدون الحشر والصوم والصلوة والحج ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة، وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة (الى قوله) ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم في ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم وفيهم فتوى في الخيرية ايضاً فراجعها، والحاصل انهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد (الى قوله) وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلا (رد المحتار ص ۳۰۷ ج ۳)

اللہ

دوست دشمن سب تمہیں مجذوب قائل ہیں مگر
کوئی قائل ہے زباں سے کوئی قائل دل سے ہے
مجذوب

انوار الرشید

[illegible]

کے

نصیحت آموز و بصیرت افروز حالات و ارشادات

جلد اول

نقش اول : مولانا احتشام الحق آسیا آبادی
ترتیب و اضافہ : جناب احمد نور المقتدی

نظر ثانی و اضافات
حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب
نائب رئیس جامعۃ الرشید

تو انکو سچے مسلمان بنادیں اور مسلم رہا تھ ان ہر بغض کو محبت سے بدلیں اور قلوب کو یورپ کی محبت سے پاک فرما کر اپنی محبت سے منور فرما، آمین ؎

کیمیا دارم تبدیلش کنم   جنس خود را شد اگر نیلش کنم

والله المستعان

۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ

(۲) شیعہ کا کفر و الحاد:

[illegible]

تکفیر شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف اور خواص و عوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مذکور ہیں، تحریر کی جاتی ہیں:

(۱) عقیدۂ تحریف قرآن

(۲) اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بداء۔
(۳) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔
(۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔
(۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔
(۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار جس کا اعلان ہر شیعہ مؤذن روزانہ لاؤڈ اسپیکر پر اپنی من گھڑت اذان میں کرتا ہے۔
(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔
(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔
(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار۔
(۱۰) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

(۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۱۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر لعن طعن کرتے ہیں۔

(۱۳) دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض تین کے سوا سب کو کافر و منافق کہتے ہیں۔

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ و تطہیر قرآنی ثابت ہے، یہ ملعون و مردود لوگ اس کا انکار کرکے آپ پر معاذ اللہ زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔

(۱۵) ائمہ کو عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) ائمہ کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے کہ اپنے اماموں میں ہمہ صفات نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری کو بڑے درجے کی بہترین اور

دیوثی کو حلال بلکہ بہت بڑی قربت و ثواب کا کام، جہنم سے نجات اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل حسینی جس کا مطلب ابتدا میں بیان ہوا یعنی دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

ان ہی مذکورہ وجوہات کی بنا پر یہ مرتد و زندیق اور دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔ شیعہ کا ذبیحہ مردار ہے، اسی طرح ان سے یعنی شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف و الحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں:

(۱) حکومت پر فرض ہے کہ ان کے عقائد کی تحقیق کر کے ان کے قتل کا حکم دے

(۲) حضرت ابوبکر سے بدلنے کی توبہ بھی قبول نہیں مگر حضرت ابوبکر سے مکار

نہ بہ کرلیں تو قبول ہے

(۳) ان کا ذبیحہ حلال ہے

(۴) ان سے نکاح کرنا حلال ہے

ان مردود کی شرح صرف عقائد اسلام میں قدیم کی بلکہ اسلام

احکام و مسائل اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی

تبدیل کر دیا اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے

[illegible] الشکل الظاہر ہے یہ مردود عقائد اسلام

کے علاوہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب

رکھتے ہیں

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ اس فرقہ کی ابتدا اسلام اور

کسی مذہبی اختلاف کی بنا پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام دشمن

یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارے میں دو غلط فہمیاں ہیں

۱ ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن کے، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ کے قائل نہیں۔

۲ ان کے عوام کو تحریف قرآن کے، تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں ہے۔

جو حضرات ان کے غلط نظریہ میں مبتلا ہیں انہوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا، لہذا ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد و عورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا معتقد نہ رکھتا ہو، ہر عالم و عامی کے، جاہل سے جاہل فرد کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدہ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات اور بدیہیات ضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن، فرضیت نماز روزہ کا۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر و زندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا

جاسکتا ہاں اس لئے کہ کسی مذہب سے وابستگی کا ضروری حکم لگانے کیلئے اس مذہب
کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں بلکہ اس مذہب کی طرف منسوب ہونا
کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد
اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب
اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان مجمل پڑھ کر اسلام
میں داخل ہو جائے گا، اب خواہ وہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ
نہ رکھتا ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب
کرتا ہے شیعہ ہے اس لئے وہ بھی کافر اور زندیق ہے اگرچہ اپنے
مذہب عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔

یہ محض بطور احتیاط و فرضی تحریر لکھ دیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ
ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ بچے کی گھٹی میں پڑے ہیں
جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے
نورانی عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کے گھر
کے بچے جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے تحریف قرآن جیسے عقائد اس

نہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں تا کہ پھر اپنے اس قول و فعل کا اخبارات میں اشتہار دیں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔

یہی پیشکش میں نے [illegible] میں لندن، مانچسٹر، ساؤتھ ہال جا کر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے:

"جو شیعہ اصول اربعہ کو مجمع میں پھاڑ کر جلا دے اور ان کے مصنف پر لعنت کرے اور اپنے اس قول و فعل کا اخبارات میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپیہ دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنی جیب سے دوں گا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔"

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت

تک پہنچ سکتا ہے

کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کا تامل ہو سکتا ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد دائرہ اسلام سے خارج اور زندیق ہے

کیا کوئی مسلمان آیت منہ سے یہ کہہ سکتا ہے؟

بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں:

"ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے اس کے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے اس لیے اس کے ساتھ دوستی ہے اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے اور مروت کے خلاف ہے"

ایسے لوگ یہ بتائیں:

"اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بہن کو گالی دے، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات

رکھ سکتی ہیں؟ ؎

شیعہ مردود ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے، مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ کو اور قرآن کریم کو جھٹلاتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

① پوری امت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل۔

② سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب۔

③ پوری امت میں سب سے افضل بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب سے زیادہ مقرب خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

اب سوچیں! آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت

رکھنے والوں سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پھر لعنت
کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی، اور پھر لعنت میں
افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس
کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پھر لعنت
کی ماں کو "بدکار" کہنے والے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر
لعنت کو "دیوث" کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا
کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟
بتائیں! ایسا شخص انتہائی بے دین بدترین، علاوہ
انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت
دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے
اگر آپ ایسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت
نہیں کر سکتے تو اس کی ماں یا بیٹی اور بیوی کو بد چلن کہیں، پھر
دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں

یا اللّٰہ مدد

خلافتِ راشدہ حق چار یار......☆......آئین تحفظ ختم نبوت زندہ باد

بسلسلہ ردِّ مودودیت

مفتی محمد یوسف صاحب کے "علمی جائزہ" کا

علمی محاسبہ

جس میں مسئلہ عصمت انبیاءؑ اور صحابہؓ کے معیارِ حق ہونے پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں مسئلوں کے بارے میں مودودی نظریات کی صحیح نشاندہی کی گئی ہے۔ اور ان کی رکیک تاویلات کا مدلّل جواب دیا گیا ہے۔

از

قائدِ اہل سنت، وکیلِ صحابہؓ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ، بانی و امیر تحریکِ خدام اہل سنت پاکستان

ناشر

تحریک خدام اہل السنۃ والجماعت، چکوال، پاکستان

امر سے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی شان میں کیا ہے آپ کو گالی اور آپ کی تحقیر کرنا مقصود نہ ہو اور نہ وہ اس کا مستحق ہو لیکن اس نے آپؐ کی شان میں کوئی کلمہ کفر بکا ہے، مثلاً آپ کو لعنت کی ہے یا آپ کو گالی دی ہے یا آپ کی تکذیب کی ہے یا ان امور میں سے جو آپ کے حق میں منقصت ہیں، آپ کی جانب کوئی ایسا امر منسوب کیا ہے جو آپ پر نا جائز ہے یا آپ سے کسی ایسے امر کی نفی کی جس کا کہ آپ کے لئے ہونا ضروری ہے مثلاً کہے کہ آپ سے گناہ کبیرہ صادر ہوا ہے یا آپ نے تبلیغ رسالت یا تبلیغ احکام میں کوتاہی کی ہے کہ آپ نے جیسا چاہیے لوگوں کو احکام الٰہی نہیں پہنچائے۔ آپؐ کی مرتبت عالی اور شرافت نسب اور مزید علم یا زہد وغیرہ کی تنقیص کرے اور آپؐ کو ناقص جانے یا امور مشہورہ میں سے جن کی کہ آپ نے خبر دی ہے اور وہ حد تواتر کو پہنچ چکے ہیں کسی خبر کی بارادہ رد و تکذیب کرے یا آپ کی شان میں کوئی بے ہودہ اور بری بات کہے اور آپ کو گالی دے گو اس کی حالت ظاہری سے یہ امر معلوم ہوتا ہو کہ اس نے یہ بات آپؐ کی مذمت اور گالی کی غرض سے نہیں کہی ہے چاہے تو یہ بات اس نے جہالۃً کہی ہو یا کسی تنگی (او بضجر) اور ملال یا نشہ کے سبب سے کہی ہو جس نے اس کو اس بے ہودگی پر مجبور کیا ہو یا قلت مراقبہ اور عدم ضبط لسان اور لاپرواہی اور دلیری اس بے ہودگی کا باعث ہوئی ہو کہ (ان تمام صورتوں میں) اس وجہ کا بھی وہی حکم ہے جو پہلی وجہ کا ہے کہ یہ شخص بلا تاخیر قتل کیا جاوے۔ کیونکہ جہالت اور دعویٰ زلت لسانی یا امور مذکورہ میں سے کسی امر کے سبب انسان کفر میں معذور نہیں سمجھا جاتا بشرطیکہ وہ فطرت عقل سلیم رکھتا ہو" الخ (شیم الریاض ترجمہ شفاء قاضی عیاضؒ جلد دوم ص ۲۷۹، مطبوعہ نولکشور لکھنوی مارچ ۱۹۱۴ء، مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ)

مندرجہ عبارت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ حضور رحمۃ للعالمین (۲۵۳)
صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہوا ہے یا حضور نے تبلیغ رسالت یا تبلیغ احکام
میں کوتاہی کی ہے وہ اس شخص کی طرح واجب القتل مجرم ہے جو العیاذ باللہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو گالیاں دے۔ گو اس کا ارادہ تنقیص وتوہین کرنے کا نہ ہی ہو۔ فاعتبروا یا
اولی الابصار. عبرت۔ عبرت۔ عبرت۔

شیعہ نظریہ عصمت:

گو شیعوں کا بظاہر یہ عقیدہ ہے کہ وہ انبیائے کرام کو نہ صرف صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بلکہ نسیان وسہو سے بھی معصوم مانتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ از روئے تقیہ انبیائے کرام علیہم السلام سے اظہار کفر بھی تسلیم کرتے ہیں اور فریضہ رسالت کی ادائیگی میں بھی ان کو ٹال مٹول کرنے والا مانتے ہیں اور زیر بحث آیت تبلیغ میں تو ان کی روایات عجیب وغریب ہیں۔ جن سے عصمت ورسالت انبیاء کی خصوصیت ہی ختم ہو جاتی ہے چنانچہ آیت: یآ ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کے تحت مشہور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے لکھا ہے کہ:

کافی[1] میں ہے کہ جناب امام محمد باقر[2] علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک کے بعد دوسرا فریضہ برابر نازل ہوتا رہتا تھا اور ولایت وامامت سب سے آخری فریضہ ہے۔ اس کے نازل ہو چکنے کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔

---

(۱) شیعہ مذہب کا مدار چار کتابوں پر ہے۔ ۱- کافی (جس کے دو حصے ہیں) اصول کافی اور فروع کافی ۲- تہذیب الاحکام۔ ۳- الاستبصار۔ ۴- من لا یحضرہ الفقیہ، ان سب میں سے زیادہ صحیح کافی ہے۔ کتاب کافی کی مفصل بحث میری کتاب بشارت الدارین بالصبر علی شہادۃ الحسینؓ میں مذکور ہے۔

(۲) بقول امام محمد باقر جب حضرت علیؓ کی ولایت وامامت کا فریضہ سب سے آخر میں نازل ہوا تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قبل ازیں مکی اور مدنی زندگی میں رسول اللہؐ نے کلمہ اسلام میں حضرت علیؓ کی ولایت وخلافت بلا فصل کا اقرار بھی نہیں کرایا اور یہ آجکل شیعوں نے جو کلمہ اسلام میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلا فصل اختیار کر لیا ہے یہ خود ساختہ اور بے بنیاد ہے اس کو کلمہ اسلام وایمان ماننے کا عقیدہ صریح کفر ہے۔

اکابرینِ دار العلوم دیوبند کی طرف سے فتنۂ غیر مقلدین
کی روک تھام کیلئے ایک مکمل نصاب

مجموعۂ مقالات

جلد اوّل

غیر مقلدین کی شرانگیزیوں اور ان کی طرف سے اسلافِ امت وفقہائے کرام کی توہین پر مبنی لٹریچر کی اشاعت پر اکابرین دار العلوم نے اُمتِ مسلمہ کے دینی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ۲، ۳ مئی ۲۰۰۱ء کو دہلی میں امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کی صدارت میں "تحفظ سنت کانفرنس" کا اہتمام کیا جس میں مشاہیر علماء نے متعلقہ موضوعات پر مقالے پیش کیے اور اس کانفرنس میں چند قرار دادیں پاس کیں جو باقاعدہ سعودی عرب کی حکومت کو بھیجی گئیں۔ جس پر حکومت سعودیہ نے الحمد للہ مثبت ردِّ عمل کا اظہار کیا ہے ہم اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے تمام مقالہ جات اور ان کے علاوہ اس موضوع سے متعلق دیگر اکابرین امت کے افادات اور اس کے علاوہ دیگر کئی متعلقہ نایاب دستاویزات کو جدید ترتیب کے ساتھ مجموعہ مقالات کے نام سے عوام وخواص کے فائدہ کیلئے پیش کر رہے ہیں۔

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
فون: 540513

وابی معاذ وهو من الطبقة الاولیٰ من علماء الصحابة فمن قدح فيه او قال هو ضعيف الراوية فهومن جنس الرافضة الذين يقدحون في ابی بكر و عمر و عثمان و ذلك يدل على افراط جهله بالصحابة و زندقته و نفاقه.

ص ٥٣١ ج ٤ فتاویٰ

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صحابہ میں سے علماء کون ہیں، تو آپ نے فرمایا عالم تو ایک ہی ہیں اور وہ عراق

مر حضـ ، ر، مسعو ـ بن مسـ ـ ضـ للہ عـ عل

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابی، حضرت معاذ کے طبقہ کے صحابی تھے، علماء صحابہ میں ان کا شمار طبقہ اولیٰ میں ہوتا ہے، اب جو ان کی برائی کرے یا یہ کہے کہ وہ روایت میں کمزور تھے تو از قسم رافضی ہے، جو ابو بکر اور عمر اور عثمان کی شان میں بیہودگی کرتے ہیں، یہ دلیل ہے کہ وہ شدید قسم کا جاہل ہے، زندیق اور منافق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے علم سے دنیا کو بھر دیا

گزر چکا ہے کہ غیر مقلدین حضرات عبداللہ بن عباس کے بارے میں بھی کیسی خراب زبان استعمال کرتے ہیں، ابن تیمیہ حضرت عبداللہ بن عباس کے مقام بلند کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جر الامۃ (امت کے زبردست عالم) اور ترجمان القرآن تھے، اللہ نے ان کے فہم میں برکت عطا کی تھی۔ کتاب و سنت سے مسائل شرعیہ اخذ کیا کرتے تھے۔

حتی ملأ الدنيا علماً و فقهاً . ص ۹۴ ج ۴

کہ انھوں نے دنیا کو علم وفقہ سے بھر دیا۔

حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمرو ابن العاص اور حضرت ابوسفیان وغیرہ ابن تیمیہ کی نظر میں

غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں نے حضرت معاویہ، حضرت سفیان، اور حضرت عمرو بن العاص وغیرہ کے متعلق بہت سخت کلام کیا ہے، ناظرین اس کو ملاحظہ فرما چکے ہیں، لیکن ابن تیمیہ ان حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں:

[illegible]
اسلاما واحمدهم سيرة لم يتهموا بسوء .... بل ظهر منهم من حسن السلام و طاعة الله و رسوله و حب الله و رسوله والجهاد في سبيل الله وحفظ حدود الله .

(ص ۴۵۴ ج ۴)

یہ تمام مذکورہ لوگ بہترین اسلام والے تھے ان کی سیرت قابل تعریف تھی، کسی برائی سے متہم نہیں تھے، ان سے ان کے اسلام کی خوبی ظاہر ہوتی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت ظاہر ہوتی، انھوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اللہ کی حدود کی حفاظت کی۔

اور بطور خاص حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہیں

واتفق العلماء أن معاوية افضل ملوك هذه الامة فان الاربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو اول الملوك ، كان ملكه ملكا و رحمة كما جاء في الحديث يكون الملك نبوة و رحمة ثم تكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا و رحمة۔ ص ۴۷۸ ج ۴

یعنی علماء کا اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ اس امت کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

معالم العرفان
فی
دروس القرآن

افادات

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی
خطیب جامع مسجد نور
بانی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مرتب

الحاج لعل دین، ایم۔اے (علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبہ دروس القرآن

فرمایا صحابہؓ کی اس جماعت کی مثال کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ ایک کھیتی یا پودے کی ہے جو اپنا پٹھا نکالتی ہے۔ فَاٰزَرَهٗ پھر اس کی کمر مضبوط ہو جاتی ہے فَاسْتَغْلَظَ پھر وہ موٹی ہو جاتی ہے فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر وہ اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ جس طرح زمین سے نکلنے والا ایک پودا نہایت ہی نرم و نازک اور کمزور ہوتا ہے مگر بعد میں وہ مضبوط ہو جاتا ہے بلکہ کوئی درخت بن جاتا ہے، اسی طرح صحابہؓ کی جماعت ابتداء میں بالکل کمزور تھی، اس کی تعداد بھی قلیل تھی۔ مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسی جماعت کو مضبوط بنا دیا۔ جنہوں نے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم سلطنتوں کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا اور پوری دنیا پر اسلام کو غالب بنا دیا۔

کھیتی کی مثال کے تسلسل میں فرمایا کہ جب وہ اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے تو يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تو کھیتی والے آدمی کو خوش کر دیتی ہے، وہ راضی ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی اور اب وہ اس کا پھل پانے والا ہے۔ تو فرمایا اسی طرح اللہ نے صحابہؓ کی اس جماعت کو مضبوط بنا دیا ہے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ اس کی وجہ سے کافروں کو غصے میں ڈالے، کافر لوگ اہل ایمان کی ترقی کو دیکھ کر جلتے تھے اور غصے کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے تھے۔ اسی لیے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے صحابہؓ سے حسد کرتا ہے، ان سے جلتا ہے ان کے متعلق بدگمانی کرتا ہے۔ وہ کافروں میں شامل ہو جاتا ہے، کوئی سچا مسلمان صحابہؓ کے متعلق بدگمانی نہیں کر سکتا اور نہ ہی انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنا سکتا ہے۔ یہ تو پاک لوگ تھے جن کی اللہ نے یہاں تعریف بیان کی ہے اور انہیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ آئندہ اگر کوئی انقلاب آئے گا تو وہ اسی جماعت کے نمونہ پر چل کر لایا جا سکے گا۔ صحابہؓ کا جذبہ اطاعت و فرمانبرداری، دین کے ساتھ مکمل وفاداری، جان و مال کی قربانی اور موت کی فکر قبول کرنا۔ ان لوگوں کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور انہیں کے نقشِ قدم پر چلنے والے لوگ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

آگے اللہ نے عام اہلِ ایمان سے ایک وعدے کا ذکر بھی کیا ہے وَعَدَ اللّٰهُ

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ الآیۃ

بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور شیعہ ہو گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے (القرآن)

سیکون فی امتی قوم ینتحلون حب اهل البیت لهم نبز یسمون الرافضة قاتلوهم فانهم مشرکون (حدیث شریف)

عنقریب میری امت میں اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرنے والی قوم ہوگی (عوام میں) ان کا لقب رافضہ ہوگا ان سے لڑو اس لیے کہ وہ مشرک ہیں۔

امنڈ آئے ہیں بادل کالے کالے ۔ ترا ایمان خالق کے حوالے

ارشادُالشیعہ

جس میں شیعہ اور امامیہ اور ان کے جناب خمینی صاحب کے چند اصولی اور بنیادی عقائد و نظریات اور ان کے بعض فقہی مسائل با حوالہ عرض کیے گئے ہیں تاکہ وہ خود بھی ان پہ غور کر سکیں اور اہل السنت والجماعت کے ناظرین کرام بھی ان سے بخوبی آگاہی حاصل کر لیں اور پھر اکابر علماء امت کے فتوے بھی جو شیعہ و امامیہ کے بارے صادر کیے گئے ہیں ملاحظہ کر لیں تاکہ اپنے ایمان کو بچایا جا سکے اس دورِ الحاد و زندقہ میں ایمان کی حفاظت بہت ہی مشکل کام ہے ۔ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ

ابوالزاہد محمد سرفراز

باب اوّل

شیعہ کی تکفیر کی وجہ اوّل یہ ہے کہ وہ قرآن مجید میں کمی بیشی اور تغیر و تبدیل کے قائل ہیں اور تحریف قرآن کریم کا نظریہ خالص کفر ہے چنانچہ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ کلام اللہ جس پر مدار اسلام ہے اور قرن اوّل سے بتواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی اور نقصان کا اس میں احتمال نہیں اسمیں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمات ملا دیتے ہیں۔ اور آیات قرآنی میں (تحریف و) تصحیف کر دو لکھتے ہیں الخ (ردّ رفض صلا) حضرت مجدد صاحب نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح اور بجا فرمایا ہے لاشک فیہ ولا ریب۔

قرآن کریم میں تحریف :- تمام اہل اسلام کا پختہ عقیدہ اور اس پر انکا اتفاق و اجماع ہے کہ آج جو قرآن کریم مسلمانوں کے پاس موجود ہے یہ بعینہ وہی ہے جو لوح محفوظ میں تھا اور جو بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تیئیس ۲۳ سال میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ وغیرہا مقامات میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس میں ایک حرف کی کمی بیشی تغیر و تبدل اور حذف و اضافہ نہیں ہوا اور نہ تا قیامت ہوگا۔ مگر شیعہ وامامیہ کے نزدیک قرآن کریم میں کمی بیشی واقع ہوئی ہے چنانچہ امام ابو محمد ابن حزم اندلسیؒ (المتوفی ۴۵۶ھ) اپنی کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل میں لکھتے ہیں کہ

ومن قول الامامیۃ کلھا قدیما وحدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ ما لیس منہ ونقص منہ کثیر وبدل کثیر (الفصل صـ۱۸۲ ج۲)

امامیہ اور شیعہ کے سب متقدمین اور متاخرین کا یہ قول ہے کہ بے شک قرآن بدل ڈالا گیا ہے اس میں بہت زیادت کی گئی ہے جو اس میں نہ تھی اور اس میں بہت کچھ کمی بھی کی گئی اور اسمیں بہت تبدیلی اور تحریف واقع ہوئی ہے۔

باب دوم

شیعہ کی تکفیر کی دوسری وجہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بتلائے ہوئے قاعدہ کے مطابق شیعہ کی تکفیر کی وجہ دوم یہ ہے کہ شیعہ حضرات خلفاء راشدینؓ اور دیگر حضرات صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتے ہیں اور اس سے نصوص قطعیہ اور احادیث صحیحہ متواترہ کا رد اور انکار لازم آتا ہے جو کفر ہے چنانچہ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ لکھتے ہیں۔

ہم بالیقین سے جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مؤمن ہیں اور خدا تعالیٰ کے دشمن نہیں ہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہٰذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اھ (ردّ رفض ص ۲۷) نیز ارشاد فرماتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرات شیخینؓ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل الصحابہؓ ہیں پس ان کو کافر ٹھہرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے اھ (ایضاً ص ۳۸) اور اس سے قبل تحریر فرماتے ہیں۔ جب شیعہ ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے (ایضاً ص ۱۱ و ص ۱۲)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل بجا ہے۔ ذیل کے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

باب سوم

۳
شیعہ کی تکفیر کی تیسری اصولی وجہ یہ ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔
۳
دوم یہ ۔۔ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدہ پر ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدّی سے اھ (ردِّ روافض صہ ۵) نیز تحریر فرماتے ہیں کہ

ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نصِّ جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؓ تک چلاتے ہیں، ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں ان میں اکثر اس سلسلۂ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؓ کے بعد آپ کے صاحبزادہ امام موسیٰ کاظم ان کے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن الحسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں اھ (ردِّ روافض صہ ۱)

مخلوق کے لیے سب سے بلند اور ارفع درجہ نبوت و رسالت کا ہے بعض حضرات کی تحقیق میں رسول اور نبی کا ایک ہی مفہوم ہے اور بعض کے نزدیک صاحب کتاب و صاحب شریعت رسول ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جس پر صرف وحی نازل ہو اور تبلیغ کا مامور ہو تو وہ نبی

فتاویٰ ختمِ نبوت

جلد اول

مرتب:

مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری

رئیس دارالافتاء ختم نبوت کراچی

تحقیق و تخریج:

جناب فخر الزمان جناب عبدالستار حیدری جناب عزیز الرحمان رحمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ۔ ملتان ۔ فون: 514122

فسخ شدہ ہے جو لڑکیاں اہلسنت والجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں، کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں۔ (۲)..... کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں، ہم حنفی ہیں اور جس فرقہ احمدیہ کا ہم سے تعلق ہے وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔ (۳)..... کیا جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہلسنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور وہ اس طرح زنا کر رہی ہیں۔ (۴)..... کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گنہگار۔

الجواب...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر و مرتد ہیں ان سے کسی قسم کا اتحاد و ارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ ان کا قطعیات کا منکر ہے اور سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

(فتاویٰ شامی، ج ۳ ص ۳۲۱ باب المرتد)

ان سے مناکحت و مجالست حرام ہے اور واضح ہو کہ روافض تبرا گو ہی ... تے ہیں اگرچہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ ان کے اصول مذہب کو دیکھا جائے پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

(۱)..... اکثر افراد شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتویٰ ہے اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں لہٰذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتہ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جائے اور احتراز کیا جائے۔

(۲)..... قادیانی قطعاً کافر و مرتد ہیں اور یہ غلط ہے کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے ان کی کتب مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(۳)..... یہ صحیح ہے وہ نکاح نہیں ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے۔

(۴)..... یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیت اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے اور حدیث شریف میں ہے۔ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام والسنہ ص ۳۱)

پس جبکہ مبتدع کی تعظیم و توقیر کرنا گویا اسلام کو منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر و مرتد فرقوں کی تعظیم و توقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۱۲ ص ۳۹۵ تا ۳۹۷)

قادیانی اہل کتاب نہیں ہیں

سوال...... عیسائی اپنی نسبت انبیاء کی طرف کیوں کرتے ہیں اور کیا عیسائیت کا نام قرآن نے ان کے لیے وضع کیا ہے؟

کافر لوگ اپنی کتاب میں تحریف کرتے تھے۔ پھر ان کو اہل کتاب کیوں کہا جاتا ہے جبکہ مرزائی قادیانی بھی قرآن کو مانتے ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیوں نہیں کہا جاتا؟ محمد سلیم، ملتان

الجواب...... محترم محمد سلیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نہیں کہ مسلمان بھی ان تمام لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اسلام و ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مثلاً ہم کتنے سچے مسلمان ہیں؟ اسے ہم خود سمجھتے ہیں اور خدا و رسول بھی اس پر گواہ ہیں۔ ذرا اپنے عوام، نام نہاد مشائخ و علماء (الا ماشاء اللہ) سیاستدان اور اہل دانش کو دیکھ لیں۔

چو می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ را

۱...... احمدیوں (قادیانیوں) کو مسلمان اس لیے نہیں مانتے کہ ان کے پیشوا نے قرآن، انبیائے کرام اور دین اسلام کی توہین کی۔

۲...... عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا، چونکہ پہلے مسلمان تھے، ارتداد کے بعد مرتد ہو گئے۔ (اور ان کی اولاد تمام قادیانیوں کی طرح زندیق و ملحد) لہٰذا وہ مرتد ہیں، اہل کتاب نہیں۔ وہ خود بھی اہل کتاب نہیں کہتے۔ مسلمان کہلاتے ہیں۔ جو ارتداد کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ اسلام سے نکلے مرتد ہونے کی وجہ سے، اہل کتاب اس لیے نہیں کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں، نہ کہلاتے ہیں۔ واللہ اعلم و رسولہ، عبدالقیوم خان

(رہنمائے اختہ ولی جلد اول ص ۹ تا ۲۵۱)

مذاہب...... مرزائی، رافضی، چکڑالوی وغیرہ کافر ہیں یا نہیں۔

سوال...... معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ، مرزائیہ، چکڑالویہ، رافضیہ بلا تفضیلیہ وغیرہ وغیرہ فرقے۔ یہ قطعی کافر ہیں یا نہیں۔ نماز میں ان کی اقتداء اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں۔ ان کا ورثہ مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند ان فرقوں میں داخل ہو جائے۔ مذہب اہلسنت والجماعت بدل لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلا طلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب...... ان فرق کے گمراہ، زندیق، ملحد، بدعتی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں۔ لیکن صاف کافر کہنا ذرا مشکل ہے رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں جو حضرت ابوبکرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں اور زیدیہ کافر نہیں۔ جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطا نہیں ہے۔ مگر حضرت علیؓ افضل ہیں اور حضرت عثمانؓ کے بارہ میں ساکت ہیں۔ نہ اچھا کہتے ہیں نہ برا۔

اگر ان فرقوں کی اور ان کے علاوہ باقی فرقوں کی تفصیل مطلوب ہو تو کتاب ملل والنحل ابن حزم اور شہرستانی وغیرہ کا مطالعہ کریں اور نواب صدیق حسن خان مرحوم کا بھی ایک رسالہ "خبیئۃ الاکوان" اس بارہ میں ہے وہ بھی اچھا ہے۔

رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔ ابن کثیر جلد دوم ص ۲۰۱ میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے۔ کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو ان سے بچو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناطہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں۔ اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا ہو تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں۔ نماز کا اعادہ کرنا چاہیے بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو اور بعد

الجواب...... حامدًا و مصلیًا. جس کے دل میں ایمان ہے وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ اس لیے کہ اس سے ایمان جاتا رہتا ہے، نکاح ختم ہو جاتا ہے، اس کی تجہیز و تکفین بھی اسلامی طریقہ پر نہیں کی جاتی، اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جاتی، جب تک پوری طرح یقین کے ساتھ کسی کا ایسا کہنا ثابت نہ ہو جائے کوئی سخت حکم لگانے میں پوری احتیاط لازم ہے، مبادا یہ حکم نہیں حکم لگانے والے پر نہ لوٹ جائے۔ اگر خدانخواستہ کسی مسلمان سے غلبہ جہالت و ضلالت کی بنا پر ایسی بات نکلے تو فوراً اس کو تجدید ایمان نکاح اور توبہ کرا دی جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۸-۲/۸۹ھ (فتاوی محمودیہ ج ۱۴ ص ۵۳-۵۴)

حضور ﷺ کی توہین کرنا ارتداد ہے

سوال...... ایک صوفی کے مکان پر وعظ ہوا جس میں حضور ﷺ کی شان مبارک میں توہین کے الفاظ استعمال کیے گئے اور اہل مجلس میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کہ جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے بہت صحیح و درست ہے اور پھر ان تینوں شخصوں نے ایک جلسہ عام میں توبہ کی آیا ان کی توبہ قابل یقین ہے یا نہیں اور نکاح رہا یا نہیں۔

جواب...... اگر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکلا جو شرعاً توہین کا کلمہ ہے اور کلم... آیا اس پر ہو سکتا ہو تو اس حالت میں نکاح ان کا باقی نہیں رہا اور توبہ و اسلام لانا ان کا قبول ہے بعد توبہ کے تجدید نکاح کرنی چاہیے۔

(در مختار ج ۳ ص ۱۷-۱۳۱ باب المرتد) اور پوری بات جبھی معلوم ہو کہ آیا اس میں تاویل ممکن ہے یا نہیں۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۱۲ ص ۳۳۸)

شاتم رسول مرتد و مباح الدم ہے

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان ممتحن نے زیر نگرانی دو شخص مسلمان کے پرچہ زبان دانی انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے مرتب کیا جس میں سب سے بڑے سوال میں نصف نمبر رکھے تھے، حضرت رسالتمآب ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی اور توہین کے الفاظ استعمال کیے تاکہ مسلمان طالب علم لامحالہ مجبور ہو کر اپنے قلم سے جناب رسالت مآب ﷺ کی معصوم و مقدس شان میں بدگوئی لکھیں جو برائے فتوی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

"ابن عبداللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے شریف ترین اور اپنی فصاحت کی سنجیدگی یا موقع سکوت پر عمل کرانے سے تصحیح اور ترقی ہوتی رہی باوجود اس فصاحت کے محمد ناخواندہ وحشی تھا بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں دی گئی تھی عام جہالت نے اسے شرم اور ملامت سے بری کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی کے تنگ دائرہ میں محدود تھی اور وہ اس آئینہ سے (جس کے ذریعہ سے دلوں پر عقلمندوں اور نامور بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا ہے) محروم رہا تاہم اس کی نظروں کے سامنے فطرت و انسان کے اوراق کھلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی توہمات جو اسے مسافر پر محمول کیے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔"

جس شخص نے پرچہ مرتب کیا اور جن لوگوں نے اس کی نظر ثانی کی وہ لوگ بوجہ استعمال الفاظ ناشائستہ جو شان حضور ﷺ میں کیے گئے وہ بوجہ اس گستاخی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے یا نہیں اور ان کی نسبت شرع شریف کا کیا حکم ہے فقط۔ راقم مسلمانان جون پور

الجواب...... شخص مذکور فی السوال شرعاً ملعون و کافر و مرتد ہے۔

فی الاشباہ والنظائر کل کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنیا والآخرة الا جماعة الکافر بسب النبی ﷺ او بسب الشیخین او احدهما (الاشباہ والنظائر ص ۱۰۰ مطبوعہ ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی)

اشباہ و نظائر میں ہے جو کافر توبہ کرے تو اس کی توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے، مگر کافروں کی وہ جماعت جس نے حضور ﷺ اور شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دی ہو۔ (ت)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی مقبول نہیں، (شفاء ص ج ۲ ص ۱۱۰) میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے والا کافر ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے منجملہ ان علماء کے امام مالک اور امام لیث بن سعد مصری اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو یوسف و امام محمد و زفر و [illegible]

اس میں سے کسی نے بھی شاتم الرسول کے مباح الدم ہونے میں خلاف نہیں کیا۔ واللہ اعلم

کتبہ الفقیر الی اللہ عزوجل عبدالاول الحنفی الجونپوری ۱۲ شعبان ۱۳۳۵ھ

ساب رسول اللہ ﷺ کا، کافر ہے، بغیر تجدید ایمان کے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، صحیح یہ ہے کہ تجدید ایمان کے بعد سزائے قتل نہ ہوگی جیسا کہ تنقیح حامدیہ میں ہے، ہاں اگر وہ مرتد توبہ نصوح کرے اور پھر سے ایمان لائے اور اپنا اسلام اور حال ٹھیک رکھے تو اس کی توبہ قبول ہوتے پر بھی صاف نہ چھوڑا جائے گا بلکہ تعزیر و حبس کا مستحق ہوگا جیسا کہ تنقیح میں ہے۔

ماہنامہ بینات کراچی میں دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
کے شائع شدہ فتاویٰ اور فقہی مقالات کا وقیع علمی ذخیرہ

فتاویٰ بیّنات

ترتیب وتخریج
مجلس دعوت وتحقیق اسلامی

جلد اوّل
العقائد

مکتبہ بینات
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

تکفیر روافض پر چند شبہات کا ازالہ

ماہنامہ بینات جمادین ۱۴۰۸ھ کی خصوصی اشاعت ''خمینی اور اثناء عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ'' پر مشتمل تھی جو ہندو پاکستان کے اکابر علماء کے فتاویٰ اور گرامی قدر آراء پر مبنی ٹھوس، مدلل اور ناقابل ان کار حقائق کی حامل ایک تحقیقی و تاریخی دستاویز تھی۔ ''بینات'' کی اس خصوصی اشاعت کے دو ایڈیشن چند ہی دنوں میں نایاب ہو گئے۔ قارئین کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر تیسرا ایڈیشن شائع کرنا پڑا۔ اُدھر ہندوستان میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے خلوص، واخلاص اور دعوات صالحہ کا ثمرہ کہ ہزاروں کی تعداد میں ''الفرقان'' اور پھر کتابی شکل میں اہم عظیم تحقیقی کتاب نے ''ایرانی انقلاب اور خمینی'' سے بڑھ کر کام دکھایا۔ اس سے جہاں ابن سبا کی اولاد کو اپنی ردائے تقیہ تار تار ہوتے دکھائی دینے لگی وہاں کسریٰ کے جانشین خمینی کے ایوان میں زلزلہ اور بھونچال سا آ گیا۔ لہٰذا شیعہ لابی نے اپنی خفت کو عفت میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک گمنام مفتی صاحب سے اپنی منشاء کا فتویٰ حاصل کر کے ایران اور پاکستان کے شیعی حلقوں میں اُچھال کر سرخرو ہونے کی ناکام کوشش کی۔ ''بینات'' کے ایک قاری نے ڈیرہ غازی خان سے اس فتویٰ کی ایک کاپی بھیج کر تشفی چاہی تھی کہ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مدظلہ کا جواب میسر آ گیا جو ان شاء اللہ اس سلسلہ کی تشکیک کے لئے تریاق ثابت ہوگا۔ (سعید احمد جلال پوری عفی عنہ)

روافض کا فرقہ اپنے عہد اول سے اسلام اور مسلمان کا اور قرآن کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا بہت بڑا ہے مکاری اور تقیہ کے ہتھیار سے مسلح ہونے کی وجہ سے عامۃ المسلمین بلکہ بہت سے علماء پر بھی ان ہندوستان میں حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے گذشتہ روافض کی کتابوں کا خوب وسیع مطالعہ کیا اور یہ یقین ہو جانے کے بعد کہ ''فرقہ اثناء عشریہ'' عقائد ہے، ان پر کفر کا فتویٰ دیا [redacted]

البتہ مقید کر کے یوں کہنا چاہئے کہ جو شخص تحریف قرآن کا یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بھول کر وحی لانے کا قائل ہو یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کو صحیح جانتا ہو وہ کافر ہے۔

درحقیقت شیعوں کے کفریہ عقائد پران کے تقیہ نے پردہ ڈال رکھا تھا جب کوئی شخص ان کے مذکورہ عقائد کے بارے میں گفتگو کرتا تو کہہ دیتے کہ یہ ہمارے عقیدے نہیں ہیں۔ ان کی کتابیں بھی زیادہ تر سامنے نہ آئی تھیں۔ [redacted] وہ [redacted] ۔الا ما قل و شذ۔ اور خمینی نے جو عقائد کفریہ شائع کئے ان کی پورے عالم کے روافض میں سے کسی نے بھی تردید نہیں کی۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تمام روافض "اثناء عشریہ" ان عقائد سے متفق ہیں۔

آج کل شیعوں کے بہت سے فرقے کہاں ہیں جو یوں کہا جائے کہ تمام روافض کو علی الاطلاق کافر کہنے سے اجتناب کیا جائے۔ [redacted] ۔ایک فرقہ "[redacted] ہے جو یمن میں پایا جاتا ہے یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیگر تمام صحابہ کرامؓ سے افضل جانتے ہیں۔ اور فروع میں فقہ شافعی پر عمل کرتے ہیں۔ اس بات سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اگرچہ ان کا مسلک تفضیلی عام روایات حدیث کے خلاف ہے، اور اس فرقہ کا کوئی عقیدہ کفریہ سامنے نہیں آیا۔ لہٰذا اس کو کوئی کافر بھی نہیں کہتا۔(۱)

دوسرا فرقہ [redacted] جس کے عقائد کفریہ بالکل واضح اور ظاہر ہیں۔ حضرت مولانا منظور نعمانی دامت برکاتہم مدیر اعلیٰ ماہنامہ "الفرقان" لکھنو کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جنہوں نے فرقہ "اثناء عشریہ" کے عقائد کفریہ کی ان کی کتابوں سے نشان دہی فرمائی پھر ایک سوال مرتب فرمایا جس کا جواب مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمایا ہے اور فرقہ "اثناء عشریہ" کو کافر قرار دیا ہے۔ ہندو پاک کے بڑے بڑے علماء اور مفتیان کرام نے اس پر اپنی تصدیق اور توثیقی دستخط ثبت فرما دیئے ہیں۔ یہ مجموعہ دونوں ملکوں (ہندو پاک) میں شائع ہو چکا ہے۔ روافض کی طرف سے اب تک کوئی ایسی بات کسی فرد یا ادارہ یا انجمن

(۱) رد المحتار - کتاب الجهاد - باب المرتد - مطلب علم فی حکم ساب الشیخین - ۴/۲۳۷.

شائع نہیں کی کہ یہ ہمارے عقائد نہیں ہیں اور جب تک کوئی فرقہ، فرقہ اثناعشریہ سے منسلک رہے گا، ان عقائد کفریہ سے برأت ظاہر نہیں کرسکتا ورنہ وہ اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

مذکورہ بالا فتویٰ اور اس کی توثیقات اور تصدیقات کے طبع ہونے کے بعد ایک صاحب کو اظہار حق کا جوش آیا۔ یہ صاحب احمد علی سعید ہیں جن کو دارالعلوم دیوبند کا مفتی اعظم ظاہر کیا گیا ہے ان کا حالیہ فتویٰ رسالہ "توحید" تہران میں ایرانی حکومت نے شائع کیا ہے۔ اس فتویٰ میں تحریر کیا ہے کہ روافض پر علی الاطلاق کفر کا فتویٰ لگانا غیر شرعی جسارت ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو ان ضروریات دین کا منکر ہو جو نصوص معلومہ سے ثابت ہیں۔ اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا اور یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی کے لانے میں غلطی کی ہے یا حضرت ابوبکر صدیق کی صحابیت رسول کا قائل نہ ہو یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشی کرتا ہو تو ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ تمام شیعوں کا عقیدہ یہ نہیں۔

مفتی صاحب موصوف کو روافض سے [redacted] حالانکہ جو روافض فرقہ اثناعشریہ سے منسلک ہیں [redacted]۔ ان میں سے کوئی شخص بھی مذکورہ عقائد سے برأت ظاہر کرنے والا نہیں ہے جب سے [redacted] کہا گیا ہے اور حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ مع تصدیق علماء حق روافض کی تکفیر کے بارے میں شائع ہوا ہے اس کو دیکھ کر بھی کسی شیعہ نے بھی یہ اعلان نہیں کیا کہ ہم ان عقائد سے بَری ہیں۔ اگر شیعہ ان سے بری ہوتے تو رسالہ توحید ہی میں احمد علی صاحب کے فتوے کے ساتھ ہی ان عقائد سے اپنی برأت ظاہر کرتے جن کی وجہ سے ان پر کفر کا فتویٰ عائد کیا گیا۔ مفتی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا کہ جن کا عقیدہ ہے [redacted]"۔ مفتی صاحب کی [redacted] کیونکہ فرقہ اثناعشریہ کا ہر فرد اگرچہ وہ اظہار نہیں [redacted] کرتا لیکن قرائن واضحہ سے یہ [redacted] مفتی صاحب نے خود بھی یہ بات تحریر فرمائی ہے کہ قرائن واضحہ سے مفتی کو جب یہ معلوم ہو جائے تو کفر کا فتویٰ اس کے بارے میں دے سکتا ہے۔

مفتی صاحب موصوف کا یہ فرمانا کہ "جن کے عقائد کفریہ ہیں وہ اقل قلیل ہیں" تعجب خیز ہے۔ کیا

مفتی صاحب پورے عالم کے روافض سے مل کر اور ہر اک کا عقیدہ معلوم کر کے یہ بات لکھ رہے ہیں۔ یا رجماً بالغیب یہ ارشاد فرما رہے ہیں؟

جناب مفتی صاحب نے ''شرح فقہ اکبر'' سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اگر کسی کے کلام میں ۹۹ احتمال کفر کے ہیں اور ایک احتمال اس کی نفی کا ہے تو کفر کا فتویٰ نہیں لگانا چاہئے۔ مفتی صاحب نے اپنی بات کی تائید کرنے کے لئے اس عبارت کو بے جا پیش کیا ہے اور اس کا غلط سہارا لیا ہے۔ جن عقائد کی بنیاد پر حضرات اکابر نے روافض پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے ان میں سے کسی ایک میں بھی غیر کفر کا ایک فیصد بھی احتمال نہیں ہے جو شخص یہ کہتا ہو کہ قرآن محرف ہے اس میں کفر ہی کفر ہے۔ ایمان کا کون سا احتمال مفتی صاحب نکال رہے ہیں۔

[redacted]۔ اس وقت جناب ... علی صاحب نے اپنا فتویٰ لکھ کر اہل حق کے فتویٰ کی تردید کرنے کی بے جا جسارت کی ہے۔ روافض کے ہاتھ میں انہوں نے ایک بہت بڑا ہتھیار دے دیا تا کہ وہ مکفرین کو غلطی پر بتا سکیں پھر فتویٰ بھی دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم کی طرف سے منسوب ہے حالانکہ یہ صاحب دارالعلوم دیوبند قائم کردہ حضرت مولانا قاسم نانا توی قدس سرہٗ کے مدرسہ میں ~~مفتی~~ ہیں مفتی ہیں مفتی اعظم تو کیا ہوتے۔

روافض، اہل سنت کو ان کے اکابر کو حتی کہ حضرات صحابہ کرام تک کو کافر کہتے ہیں جن میں حضرات خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ہیں بلکہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ تہمت رکھتے ہیں کہ آپ نے العیاذ باللہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا جو حضرت علیؓ کی خلافت سے متعلق تھا۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتمان حق کا الزام لگاتے ہوں کوئی تاویل والا مفتی ان کو کہاں تک دائرہ اسلام میں رکھ سکتا ہے؟ شیعہ خود اپنے اقرار سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں ہیں۔ اہل سنت الحمدللہ اسی دین پر ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور وہی حقیقتاً دین اسلام ہے، روافض کا اپنا بنایا ہوا خود ساختہ دین وہ ہے جسے وہ حضرات ائمہ اہل بیت علیہم الرحمۃ والرضوان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

جب وہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں ہی نہیں اور وہ اہل سنت کا دین اور اپنا دین الگ الگ

بتاتے ہیں۔ اہل سنت کو کافر کہتے ہیں تو علماء اہل سنت نے اگر ان کو دائرہ اسلام سے خارج بتادیا تو کونسی غلطی کی؟ روافض کو اس پر ذرا بھی افسوس نہیں ہے کہ وہ اہل سنت کے اس دین پر نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے ان کو تو اپنے خود ساختہ دین پر فخر ہے وہ تو اہل سنت کے دین کو اختیار کرنے کو تیار نہیں اور ہمارے مفتیان کرام میں جو ان کو خواہ مخواہ دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی بے جا کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مفتی احمد علی صاحب کسی شیعہ سے یہ کہلوادیں کہ میرا دین وہی ہے جسے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اُس کے بعد اُن کے ''داخل فی الاسلام'' ہونے کی بات کریں' روافض صاف یوں نہیں کہتے کہ ہمارا دین اسلام نہیں ہے لیکن عقائد کفریہ کی وجہ سے ان کا دعوائے اسلام غلط ہے۔ یوں تو قادیانی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں حالانکہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ان کو پاکستان قومی اسمبلی میں ہر فرقے اور ہر جماعت نے کافر قرار دے دیا وہ پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس زبردستی کے دعویٰ کا اس دنیا میں علاج ہوجاتا اگر کسی جگہ اسلامی قانون کا نفاذ ہوتا اب تو آخرت ہی میں ان کے کفر کی ملے گی، جوابدہی ہوگی۔

[redacted]۔ کچھ عجب نہیں کہ سمجھدار شیعہ، خمینی کی امامت کو شیعوں کے لئے اوروں سے بہت زیادہ ضرر رساں اور خطرناک قرار دے رہے ہوں کہ اس کی باتوں اور کتابوں سے اہل دانش کا کفر پوری طرح عیاں ہوگیا جواب تک تقیہ کے غلیظ حجاب میں مستور تھا۔

ساری دنیا کو معلوم ہے کہ روافض تمام صحابہ مہاجرین وانصار کو کافر کہتے ہیں اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ ان کی ہر مجلس تبرا پر ختم ہوتی ہے، جو شخص مہاجرین و انصار کو کافر کہتا ہے وہ قرآن مجید کی تصریح ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' کو جھٹلاتا ہے، جو سورۃ توبہ میں موجود ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کو تحریف قرآن کا اسی لئے قائل ہونا پڑا کہ وہ مہاجر وانصار کے کفر کے ایک کفر نے دوسرے کفر میں دھکیل دیا۔ مفتی احمد علی کسی شیعہ سے یہ کہلوادیں کہ مہاجرین و انصار مؤمن تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ اگر مفتی صاحب انکو کافر کہنے کو تیار نہیں تو کیا وہ اس تکذیب کی وجہ سے عنداللہ کافر نہ ہوں گے؟

ہم شیعوں کو بھی دعوتِ فکر دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص غور کرے کہ میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں یا نہیں؟ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما، تمام مہاجرین وانصار جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ کا ان کا معاملہ ہے تم اپنے ایمان کی تو فکر کرو۔ کیا بارہ اماموں کا عقیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ کیا ان اماموں کے معصوم ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ارشاد فرمایا؟ کیا تقیہ اور تبرا کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے؟ غور کریں اور خوب کریں اور یہ بھی بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر تشریف لے گئے یا ناکام۔ شیعہ کامیابی والی بات نہیں کہہ سکتے کیوں کہ ان کے نزدیک چار پانچ کے علاوہ سب صحابہ کافر تھے اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان نہ کرسکے۔ اگر شیعوں کی یہ بات مان لی جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت رائیگاں گئی۔ شیعوں کی اس بات سے آیت قرآنی "**لیظهره علی الدین کله**" کی تکذیب لازم آتی ہے۔ ہم خیر خواہانہ طور پر شیعوں کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔

فتویٰ کا تعلق تو روافض کی تکفیر سے تھا لیکن جناب احمد علی صاحب حرم شریف کے فساد کو بھی درمیان میں لے آئے جو وہاں ۱۴۰۷ھ کے حج کے موقع پر ہوا۔ تحریر فرماتے ہیں کہ "رہی یہ بات کہ ایران کے شیعوں نے حرم شریف میں فساد کیا۔ اگر یہ بات صحیح ہی ہو کہ انہوں نے فساد کیا ہے تو اس فعل کی وجہ سے بھی ان پر کفر کا فتویٰ کسی طرح بھی عائد نہیں ہوتا"۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں نے یہ بات احمد علی صاحب سے لکھوائی ہے مفتیان کرام نے اس فساد کی وجہ سے ان کو کافر نہیں کہا۔ ان کی وجوہِ کفر اور ہیں جو فتویٰ میں ذکر کی گئی ہیں۔

جناب احمد علی صاحب نے اول تو شیعوں کو فساد سے بَری کرنے کے لئے مذکورہ بالا عبارت میں یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں کہ "اگر یہ بات صحیح ہی ہو کہ انہوں نے فساد کیا" پھر یہ تحریر فرمایا کہ "اب حرم میں جو کچھ ہوا کس نے پہل اور ابتداء کی، اس کے مقاصد کیا تھے اور کس نے دفاع کیا اسکو تو صحیح طور پر دونوں حکومتیں ہی جانتی ہیں (الی ان قال) کیسے کہا جائے کہ اس میں سنی مسلمان شریک نہیں تھے اس لئے کہ ایران میں صرف شیعہ ہی نہیں بستے، سنیوں کی بھی لاکھوں کی تعداد ہے۔ کیا ان میں سے کوئی حج کو نہیں گیا تھا اور اس میں شریک نہیں تھا؟

مفتی صاحب نے خواہ مخواہ ایسے احتمالات پیدا کئے ہیں جن سے شیعوں کا حجاج پر حملہ آور ہونا اور ''البلد الامین'' میں فساد برپا کرنا محض ایک مشکوک سی بات ہو کر رہ جاتی ہے جس سے بڑی حد تک شیعوں کا دامن فساد اور قتل و قتال سے پاک ہو جاتا ہے۔ یا وہ لوگ جنہوں نے ان سے فتویٰ لکھوایا اور صحیح حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے لیکن انہوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر جو شیعوں کی حمایت کی ہے وہ جسارت بے جا ہے۔

مختلف ممالک کے حجاج موقع پر حاضر تھے جنہوں نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے خواہ مخواہ ان کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے اور جھوٹی شقیں نکال کر انکو جھوٹا اور روافض کو شر و فساد سے بری قرار دیا جا رہا ہے۔ ایرانی شیعہ تقریباً اٹھارہ سال سے حج کے نام پر حرمین آتے رہے ہیں اور شر و فساد کرتے رہے ہیں۔ جناب [illegible] علی [illegible] صاحب نے [illegible] ہو تو شیعوں کی [illegible] حرکات سے صرف نظر کر گئے ہوں۔ ورنہ ایسی بات نہ لکھتے۔ بلاشبہ ایران میں اہل سنت والجماعت رہتے ہیں۔ اول تو ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ پھر جو حج میں تھوڑے سے آتے رہے ہیں وہ تو دوسرے مسلمانوں کی طرح صرف حج کرنے آتے ہیں۔ شیعوں کے ساتھ کسی سال بھی انہوں نے شر و فساد اور نعرہ بازی میں شرکت نہیں کی۔ احقر کو برسہا برس سے ہر سال حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ شیعوں کا شر و فساد ہر سال سامنے آتا تھا۔ لیکن سعودی حکومت قصداً طرح دے جاتی تھی اور چشم پوشی سے کام لیتی تھی۔ جب سر سے پانی اونچا ہو گیا تو حکومتِ سعودیہ کو وہ اقدام کرنا پڑا جس کی ذمہ داری ان پر آتی تھی۔

شیعہ قرآن کو تو مانتے نہیں ورنہ ''سورۃ حج'' کی آیت (ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم) (الحج:۲۵) کو سامنے رکھتے اور وہ حرکت نہ کرتے جو انہوں نے مکہ معظمہ میں ۱۴۰۷ھ کے حج میں کی۔ آخر حج کے موقع پر چاقو اور چھری لے کر جلوس نکالنا حج کا کونسا رکن ہے؟۔

مفتی احمد علی صاحب ہی اس عقدۂ لاینحل کو حل کر سکتے ہیں۔ فتویٰ کے آخر میں احمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ ''موجودہ وقت میں جو کچھ ہے مفاد پرستوں اور اقتدار پرستوں کا ایک نیا فتنہ ہے''۔ ہمارے نزدیک احمد علی صاحب کا فتویٰ کچھ اس انداز کا ہے کہ انہیں مفاد پرستوں نے استعمال کر لیا ہے اور اہل کفر کے کفر ظاہر ہو جانے کے بعد انکو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی ضد کرنا یہ ایک مستقل فتنہ ہے۔ اللہ ہم سب پر رحم فرمائے اور شیعہ کے مکائد اور دسائس سے محفوظ رکھے۔ یہ بات قابلِ سوال ہے کہ ''دیوبند'' کا لکھا ہوا

جلد ششم

فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل

کتاب النکاح نصف آخر

افادات

مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی قدس سرہ

(مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتب

مولانا محمد ظفیر الدین صاحب

شعبۂ ترتیب فتاوی دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

الجواب :- اس صورت میں نکاح نہیں ہوتا ہے[1]۔

نابالغہ کا انکار | سوال (۱۱۸۷) مل ہندہ نابالغہ کو جب فریب کا حال معلوم ہوا تو اس نے انکار کردیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے۔ ؟

نابالغہ کی اجازت | سوال (۱۱۸۷) ملہ ہندہ نے بحالت عدم بلوغ نکاح کرنا منظور کیا پھر جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت نکاح کو نامنظور کیا اور فوراً ہی انکار کردیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب :- ملہ نابالغہ کا انکار و عدم انکار برابر ہے اگر صرف اسکی اجازت سے نکاح کیا گیا ہے تو درست ہی نہیں ہوا[2]۔ ظفیر)

ملہ بعد بلوغ کے انکار معتبر ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے قضاء قاضی شرط ہے[3]۔ کذا فی الدر المختار والشامی۔ فقط۔ (صرف نابالغہ کی منظوری سے نکاح درست نہیں اس لئے اگر ولی نے اجازت نہیں دی تھی تو وہ نکاح نہیں ہوا کہ فسخ کی ضرورت ہو۔ ظفیر)

شیعہ دھوکہ سے نکاح کرلے تو وہ جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۱۸۸) اگر کوئی شیعہ کسی عورت کو یہ دھوکہ دے کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کی بابت علماء دین کیا فتویٰ فرماتے ہیں؟

الجواب :- اس صورت میں فقہاء کا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ فقط۔

---

[1] لو تزوجته على انه حر او سني الخ فبان بخلافه او على انه فلان ابن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا لها الخيار الخ. (رد المحتار باب الكفاءة ص ۴۲۶/۲) ظفیر ۱۲

[2] وهو اى الولى شرط صحة نكاح صغير ومجنون ورقيق اى شخص صغير فيشمل الذكر والانثى (رد المحتار باب الولى ص ۴۰۶/۲) ظفیر ۱۲

[3] لهما اى لصغير وصغيرة خيار الفسخ الخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ۴۲۰/۲ و ص ۴۲۱/۲) ظفیر ۱۲

پاس نہ بھیجیں اور اس کو جبار خاں کی منکوحہ نہ سمجھیں، اور رخصت نہ کریں دوسری جگہ نکاح کردیں[1]۔ فقط

عیسائی ہونے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا

سوال (۱۴۴۶) - میاں بیوی میں تکرار ہوئی بیوی عیسائی ہوگئی نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا[2]۔

پھر مسلمان ہوجائے تو

سوال (۱۴۴۷) - اگر بیوی پھر مسلمان ہوگئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی ہے یا نہیں۔

الجواب - پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول کو ہی دی جاوے گی، یعنی اس عورت کو مجبور کیا جا دے کہ شوہر اول سے نکاح کرے، درمختار وشامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے[3]۔ فقط

شوہر رافضی ہوجائے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۴۸) - میں نے اپنی دختر کا نکاح کرتے وقت خوب تحقیق کرلی تھی، وہ لوگ سنت جماعت تھے، رافضی نہیں تھے - اب وہ لوگ عرصہ چھ سال سے رافضی ہوگئے ہیں، میری لڑکی سے بھی رافضی ہونے کو کہا اس نے انکار کیا تو سخت تکالیف دی اور میرے گھر پہنچا گئے، آیا سنت جماعت لڑکی کا نکاح شیعہ رافضی سے رہ سکتا ہے یا نہ، میں لڑکی مذکورہ کا نکاح سنت جماعت کے ساتھ کرسکتا ہوں یا نہیں۔

---

[1] وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عدۃ فی المدخول بھا (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۹۵ ج ۲) ظفیر

[2] وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۹۵ ج ۲) ظفیر۔ [3] وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لھا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتوی (درمختار) فلکل قاض ان یجدد بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۴۲ ج ۲) ظفیر

الجواب - اس صورت میں آپ اپنی دختر کا نکاح ثانی کردیں، کیونکہ رافضی تبرائی سے نکاح سنی عورت کا منعقد نہیں ہوتا اور اگر بعد نکاح کے شوہر رافضی ہو جاوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے[1] فقط۔

| شوہر عیسائی ہوا پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے |

سوال (۱۱۴۴۹) - ایک شخص مسلمان عیسائی ہو گیا اور چھ ماہ تک عیسائی رہا۔ اب پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - جس وقت وہ مرد عیسائی ہوا، اس کی زوجہ اسی وقت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی، پس اگر اب عدت اس کی جو کہ تین حیض ہیں گزر گئی ہے تو وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر چاہے پہلے شوہر سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ اس کی مرضی پر ہے مجبور نہ کی جاوے گی[2]۔

| عیسائی عورت مسلمان ہو گئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا |

سوال (۱۱۴۵۰) - ہندہ نے مذہب عیسوی کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا، بکر اس کا شوہر ہنوز کافر مذہب عیسوی پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ میں اہل کتاب ہوں، میرا نکاح قائم ہے جب تک میں اس کو طلاق نہ دوں، اور ہندہ کو خلع لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے، ہندہ مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور خلع لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر نکاح کر سکتی ہے تو کب تک کر سکتی ہے؟

الجواب - بکر کا قول غلط ہے۔ مرد کتابی کا نکاح عورت مسلمہ سے نہیں ہو سکتا

---

[1] من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وھو المختار للفتویٰ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ج ۳۲۰/۳) وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (ایضاً باب نکاح الکافر ج ۵۳۹/۲) ظفیر۔ [2] ویجدد بینہما النکاح ان رضیت زوجتہ بالعود الیہ والا فلا تجبر (رد المحتار باب المرتد ج ۴۱۲/۳۷) ظفیر۔

الجواب - کافر ہوجانا احد الزوجین کا موجب فسخ نکاح ہے پھر اگر تجدید نکاح کی جاوے گی تو عورت کی رضامندی سے ہوگی اور مہر بھی حسب خواہش عورت جدید ہوگا[1]، البتہ اس صورت میں کہ عورت کی طرف سے ارتداد سرزد ہو جو موجب فسخ نکاح ہو، فقہاء نے لکھا ہے کہ زجراً اس عورت کو مجبور کیا جاوے گا شوہر اول سے نکاح کرنے پر بمہر جدید کذا فی الدر المختار واقرہ الشامیؒ[2] - فقط

غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان

سوال (۱۴۴۵) - جو فرقہ شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل اور معتقد ہو اور نیز اس امر کا بھی معتقد ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکثر صحابہ مرتد و کافر ہوگئے ہیں۔ العیاذ باللہ، وہ فرقہ مرتد کا ہے یا فاسق۔

الجواب - فرقہ مذکورہ جس کے عقائد وہ ہیں جو مذکور ہوئے باتفاق اہل سنت وجماعت کافر و مرتد ہے کما فی رد المحتار جلد ثالث باب المرتد ص۲۹۴ - نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن الخ شامی و فی المرقاۃ شرح المشکوۃ قلت وھذا فی حق الرافضۃ

---

[1] وارتداد احدھما فسخ فی الحال الخ ولو ارتد ھو لا تجبر المرأۃ علی التزوج بالمہر الاول باب نکاح الکافر ج۲ د ص۳ ۴) ولا تجبر بکر بالغۃ علی النکاح ای لا ینفذ عقد الولی بغیر رضاھا الخ لانھا حرۃ مخاطبۃ فلا یکون للغیر علیھا ولایۃ (ایضاً باب الولی ص۴۰۷ ظفیر)

[2] لہ تشمل لو ارتدت المرأۃ الخ لکنھا تجبر علی الاسلام والنکاح مع زوجھا الاول لان الحسم یحصل بہذا الجبر الخ ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الاول ذلک اما اذا رضی بتزوجھا من غیرہ فہو صحیح لان الحق لہ وکذا اللہ لو لم یطلب تجدید النکاح وا سقر ساکتا لا یجددہ القاضی (البحر الرائق باب نکاح الکافر ص۲۳۲ ، ظفیر)

[3] ردالمحتار باب المرتد ص۳۰۲ و ص۳۰۶ - ظفیر۔

والخارجة فی زماننا فانھم یعتقدون کفر اکثر الصحابة فضلاً عن سائر اہل السنة والجماعة فھم کفرة بالاجماع بلا نزاع[1] اور مظاہر حق میں ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہؓ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہے سبب رفع درجات کا جانتے ہیں اور صرف استحلال معصیۃ کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں انتہیٰ مظاہر حق۔

شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۴۶۶)۔ کیاان کی عورتوں منکوحہ کے ساتھ بلا طلاق نکاح جائز ہے اور وہ اہل سنت کا عقیدہ رکھتی ہیں۔

الجواب۔ اوپر معلوم ہوا کہ روافض مذکورہ کافر و مرتد ہیں، لہٰذا مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح ان کے ساتھ صحیح نہیں ہوا، اور ان کی عورتوں سے بدون طلاق سنیوں کا نکاح صحیح ہے۔

شیعہ سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۱۴۶۷)۔ ایسے فرقہ کے نکاح میں اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں آسکتی ہیں یا نہ۔

الجواب۔ نہیں آسکتی ہیں۔

جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں

سوال (۱۴۶۸)۔ سنیوں کی جو لڑکیاں ان کے نکاح میں ہیں کیا بر تقدیر تکفیر ان کا نکاح فسخ ہوگا یا نہ۔

الجواب۔ جب کہ عقائد ان روافض کے بوقت نکاح بھی ایسے ہی تھے تو مسلمہ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، لہٰذا فسخ کی حاجت نہیں ہے۔

شیعہ لڑکی سے نکاح

سوال (۱۴۶۹)۔ اس فرقہ کی لڑکیوں کے ساتھ اہل سنت والجماعت کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے شامی باب المرتد ص ۳۰۶ ج ۳۲۸ و ص ۳۰۴ ج ۳۷۔ ظفیر۔

الجواب ۔ درست نہیں کیونکہ مابین کافر و مسلم مناکحت صحیح نہیں ہے۔

ان کی خوشی وغم میں شرکت

سوال (۱۴۷۰) - اہل سنت والجماعۃ کو اس فرقہ کی شادی وغمی اور ان کے جنازہ وغیرہ کی شرکت درست ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ ایسے فرقوں کے بارے میں حدیث شریف میں ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم وغیرہ الفاظ وارد ہیں لہذا ان کی غمی و شادی میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہوگئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے

سوال (۱۴۷۱) - ہندہ کافرہ تھی اب مسلمہ ہوگئی ہے اور اس کا شوہر بدستور کافر ہے۔ کیا ہندہ کا نکاح کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ کتب فقہ میں اس صورت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ عورت مسلمہ تین حیض کے بعد یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ کے بعد پہلے شوہر کے نکاح سے جدا ہوگی، اس کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہوسکتا ہے، تین حیض یا تین ماہ گزرنے سے پہلے اس عورت کو دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار ولو اسلم احدھما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشھر قبل اسلام الآخر اقامۃ شرط الفرقۃ مقام السبب۔ قولہ اقامۃ شرط الفرقۃ وھو مضی ھذہ المدۃ مقام السبب وھو الاباء الخ شامی۔

مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے

سوال (۱۴۷۲) - اگر کوئی شخص اپنی فرقہ کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے لوٹوں کو توڑا ہے

لہ دیکھئے رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۳ ج ۲ و ص ۵۲۴ ج ۲ ۔ ظفیر۔

دورِ حاضر کی ۲ مستند تفاسیر کا جامع خلاصہ

گلدستۂ تفاسیر

حضرۃ الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہ العالی

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی

ناشر

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان 061-540513-519240 ✆

E-mail: ishaq90@hotmail.com//Website: www.taleefat-e-ashrafia.com

واقعہ ہجرت:

یعنی بالفرض اگر تم نبی کریم ﷺ کی مدد نہ کروگے نہ سہی۔ ان کا منصور وکامیاب ہونا کچھ تم پر موقوف نہیں، ایک وقت پہلے ایسا آچکا ہے جب ایک یار غار کے سوا کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ معدودے چند مسلمان مکہ والوں کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے تھے آخر آپ کو بھی ہجرت کا حکم ہوا۔ مشرکین کا آخری مشورہ یہ قرار پایا تھا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک نوجوان منتخب ہو اور وہ سب مل کر بیک وقت آپ ﷺ پر تلواروں کی ضرب لگائیں تاکہ خون بہا دینا پڑے تو سب قبائل پر تقسیم ہوجائے اور بنی ہاشم کی یہ ہمت نہ ہو کہ خون کے انتقام میں سارے عرب سے لڑائی مول لیں۔ جس شب میں اس ناپاک کاروائی کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز تھی، حضور ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو لٹایا تاکہ لوگوں کی امانتیں احتیاط سے آپ کے بعد مالکوں کے حوالہ کردیں اور حضرت علیؓ کی تسلی فرمائی کہ تمہارا بال بیکا نہ ہوگا پھر خود بہ نفس نفیس ظالموں کے ہجوم میں سے "شاھت الوجوہ" فرماتے ہوئے اور ان کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہوئے صاف نکل آئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لیا اور مکہ سے چند میل ہٹ کر غار ثور میں قیام فرمایا۔ یہ غار پہاڑ کی بلندی پر ایک بھاری مجوف چٹان ہے جس میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ تھا وہ بھی ایسا تنگ کہ انسان کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اس میں گھس نہیں سکتا۔ صرف لیٹ کر داخل ہونا ممکن تھا۔ اول حضرت ابوبکرؓ نے اندر جاکر اسے صاف کیا سب سوراخ کپڑے سے بند کئے کہ کوئی کیڑا کانٹا گزند نہ پہنچا سکے۔ ایک سوراخ باقی تھا۔ اس میں اپنا پاؤں اڑادیا۔ سب انتظام کرکے حضور ﷺ سے اندر تشریف لانے کو کہا۔ آپ ﷺ صدیق کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرمارہے تھے کہ سانپ نے ابوبکرؓ کا پاؤں ڈس لیا۔ مگر صدیقؓ پاؤں کو حرکت نہ دیتے تھے مبادا حضور ﷺ کی استراحت میں خلل پڑے۔ جب آپ ﷺ کی آنکھ کھلی اور قصہ معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے لعاب مبارک صدیق کے پاؤں کو لگا دیا جس سے فوراً شفا ہوگئی ادھر کفار "قائف" کو ہمراہ لے کر جو نشان ہائے قدم کی شناخت میں ماہر تھا۔ حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ اس نے غار ثور تک نشان قدم کی شناخت کی مگر خدا کی قدرت کہ غار کے دروازہ پر مکڑی نے جالا تن لیا اور جنگلی کبوتر نے انڈے دیدیے۔ یہ دیکھ کر سب نے قائف کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ یہ مکڑی کا جالا تو محمد (ﷺ) کی ولادت سے بھی پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ اگر اندر کوئی داخل ہوتا تو یہ جالا اور انڈے کیسے صحیح وسالم رہ سکتے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ کو اندر سے کفار کے پاؤں نظر پڑتے تھے۔ انہیں فکر تھی کہ جان سے زیادہ محبوب جس کیلئے سب کچھ فدا کرچکے ہیں دشمنوں کو نظر نہ پڑ جائیں۔ گھبرا کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ! اگر ان لوگوں نے ذرا جھک کر اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو ہم کو دیکھ کر پائینگے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر تیرا کیا خیال ہے ان دو کی نسبت جن کا تیسرا اللہ ہے یعنی جب اللہ ہمارے ساتھ ہے تو پھر کس کا ڈر ہے۔ اس وقت حق تعالیٰ نے ایک خاص قسم کی سکینت واطمینان حضور ﷺ کے قلب مبارک پر اور آپ ﷺ کی برکت سے ابوبکرؓ کے قلب مقدس پر نازل فرمائی اور فرشتوں کی فوج سے حفاظت وتائید کی۔ یہ اسی تائید غیبی کا کرشمہ تھا کہ مکڑی کا جالا جسے "اوھن البیوت" بتلایا ہے بڑے بڑے مضبوط ومستحکم قلعوں سے بڑھ کر ذریعہ تحفظ بن گیا۔ اس طرح خدا نے کافروں کی بات نیچی کی اور ان کی تدابیر خاک میں ملادیں۔ آپ ﷺ تین روز غار میں قیام فرماکر بعافیت تمام مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ بیشک انجام کار خدا ہی کا بول بالا رہتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

(تنبیہ): بعض نے وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا سے بدر وحنین وغیرہ میں جو نزول ملائکہ ہوا وہ مراد لیا ہے مگر ظاہر سیاق سے وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت:

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ جب کہ پیغمبر اپنے ساتھی (ابوبکر) سے کہہ رہے تھے۔ اذ اخرجہ سے اذ ھما فی الغار اول بدل اور اذ یقول دوسرا بدل ہے۔ ترمذی اور بغوی نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض پر میرے ساتھی ہوگے۔ مسلم نے حضرت ابن مسعود کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں (اللہ کے سوا) کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بنالیتا مگر

(اب) وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں اور اللہ نے تمہارے ساتھی کو (یعنی مجھے اپنا) خلیل بنالیا ہے۔ حسن بن فضل کا قول ہے اگر کوئی ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کا صحابی نہ کہے تو وہ کافر ہے قرآنی صراحت کا انکار کرتا ہے، باقی صحابہ میں سے اگر وہ کسی کو صاحب رسول اللہ ﷺ نہ کہے تو بدعتی (فاسق) ہوگا کافر نہ ہوگا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم نہ کر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کی معیت بے کیف ہے۔ حضرت شیخ شہید مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابوبکر کی یہ ہی فضیلت بہت بڑی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو اپنے ساتھ ملا کر اللہ کی معیت کی دونوں کیلئے یکجائی ثابت کی اللہ کی جو معیت اپنے لئے ثابت کی وہی معیت حضرت ابوبکرؓ کے لئے بھی ثابت کی جو حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت کا انکار کرتا ہے وہ اس آیت کا انکار کرتا ہے اور جو آیت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ رہا حضرت ابوبکر کے دل میں فکر پیدا ہونا تو ایسا بزدلی کی وجہ سے نہ تھا جیسے رافضی تہمت لگاتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک کے متعلق آپ کو اندیشہ ہوا اور انہوں نے (اپنے دل میں) کہا اگر میں مارا جاؤں تو (کوئی حرج نہیں) ایک آدمی کا قتل ہوگا اور اگر رسول اللہ ﷺ شہید کر دیئے گئے تو امت ہلاک ہو جائیگی ہم غار والی حدیث میں ذکر کریں گے کہ حضرت ابوبکرؓ کو غم رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کا تھا۔ اپنی جان کا اندیشہ نہ تھا۔

ہجرت:

موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور امام احمد اور بخاری اور ابن حبان نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے اور ابن اسحاق وطبرانی نے حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماءؓ کی روایت سے بیان کیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کا آغاز:

حسب بیان بخاری حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے شعور ہوا تو میں نے اپنے ماں باپ کو ایک (نئے) دین پر چلتے دیکھا کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ صبح اور شام رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں جب مسلمانوں پر زیادہ تکلیفیں پڑیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں تمہارا مقام ہجرت دیکھ لیا جہاں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں اور دو سنگلاخ زمینوں کے وسط میں واقع ہے۔ چنانچہ مہاجرین مدینہ کو ہجرت کر گئے اور جو لوگ مکہ چھوڑ کر حبشہ کو چلے گئے تھے۔ وہ بھی عموماً (حبشہ سے) مدینہ کو آگئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی مدینہ جانے کی تیاری کرنے لگے۔ لیکن رسول اللہ نے ان سے فرمایا ذرا توقف کرو۔ (ابھی مجھے اجازت نہیں ملی) امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائیگی حضرت ابوبکرؓ نے کہا میرے ماں باپ قربان کیا آپ کو اپنے لئے بھی اجازت کی امید ہے فرمایا ہاں حضرت ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلنے کی غرض سے رک گئے آپ نے دو اونٹنیاں کیکر کے پتے کھلا کھلا کر چار ماہ تک پالیں۔

حضور ﷺ کی حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف آوری:

ایک روز ہم حضرت ابوبکر کے گھر ٹھیک دوپہر کو بیٹھے ہوئے تھے کہ سامنے سے رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے تھے آپ اس روز سر پر کپڑا اوڑھے ایسے وقت آرہے تھے جو خلاف معمول تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا میرے ماں باپ قربان اس وقت جو آرہے ہیں تو ضرور حکم مل گیا ہے (اسی لئے دوپہر کو آرہے ہیں) رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے داخلہ کی اجازت لی اور اندر آگئے۔

خوشخبری:

حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا جو لوگ تمہارے پاس ہوں ان کو یہاں سے ہٹا دو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کوئی مخبر نہیں بس یہی میری دونوں لڑکیاں ہیں دوسری روایت میں آیا ہے، بس یہی آپ کے گھر والے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا ہاں (تم میرے ساتھ چلوگے) ابوبکرؓ رونے لگے خوشی سے روتے ہوئے میں نے اس سے پہلے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

اونٹنیوں کی خریداری:

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری یہ دو اونٹنیاں ہیں ان میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ فرمایا قیمت سے (لوں گا) جو اونٹ میرا نہ ہو اس پر سوار نہیں ہوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یہ آپ ﷺ کی ہے فرمایا لیکن جس قیمت پر تم نے خریدی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اتنی قیمت پر میں نے خریدی تھی فرمایا میں اتنی قیمت پر لیتا ہوں، حضرت ابوبکر نے کہا یہ آپ کی ہوگئی۔

جدید اسلامی انسائیکلوپیڈیا

دینی دسترخوان

جلد ۳

تالیف

حضرت الحاج عبد القیّوم مہاجر مدنی رحمہ اللہ

ناشر :

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (پاکستان) 41501-540513

جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو کہ اس کی موت کا وقت آگیا اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کردو (بہشتی زیور)

مسئلہ:۔ سورہ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے اس کے سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو۔

مسئلہ:۔ اس وقت کوئی بات ایسی نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو۔

[illegible] کے منہ سے خدانخواستہ کفر [illegible] بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو' نہ اس کا چرچا کرو۔ عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے۔ جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق یہ دعا پڑھیں: انا للہ وانا الیہ راجعون "اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اچھا بدلہ عنایت فرما"۔

مسئلہ:۔ جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے کو نکال کر' سر پر لا کر گرہ لگا دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں' اور اس وقت یہ دعا پڑھیں: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر' اے اللہ اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ حالات آسان فرما جو اب اس کے بعد آئیں گے اور اس کو اپنے دیدار مبارک سے مشرف فرما اور جہاں گیا ہے اس کو بہتر کر دے' اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے۔(در مختار)

مسئلہ:۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں' اور پیروں کے انگوٹھے ملا کر کپڑے کی کترن وغیرہ سے باندھ دیں' پھر اسے ایک چادر اڑھا کر چارپائی یا چوکی پر رکھیں' زمین پر نہ چھوڑیں اور پیٹ پر کوئی لمبا لوہا یا بھاری چیز رکھ دیں' تاکہ پیٹ نہ پھولے' غسل کی حاجت والے آدمی اور حیض یا نفاس والی عورت کو اس کے پاس نہ آنے دو۔ پھر اس کے دوست احباب کو خبر دو۔ (اگر بتی وغیرہ) جلا کر میت کے قریب رکھ دو۔ غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن پڑھنا درست نہیں۔ قبر کا بندوبست کرو اور غسل' کفن' جنازہ اور دفن کا سامان فراہم کرلو۔

مسئلہ:۔ مرنے والا اگر مرتد ہو یعنی پہلے مسلمان تھا پھر کافر ہو گیا اور کافر یا مرزائی یا رافضی ہی مرا تو اس کا غسل و کفن اور نماز جنازہ کچھ نہ ہو۔ کسی گڑھے میں کتے کی لاش کی طرح ڈال دیا جائے۔

مسئلہ:۔ شروع ہی سے کافر تھا۔ اسے ناپاک کپڑے کی طرح دھو کر کسی کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں دبا دیں۔

میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہئے

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مریض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لئے ہوئے ان کی عیادت کے لئے آئے' آپؐ جب اندر تشریف لائے تو ان کو بڑی سخت حالت میں پایا۔ یہ حالت دیکھ کر رونا آگیا' جب اور لوگوں نے آپؐ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے' آپؐ نے ارشاد فرمایا "لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا' کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے۔"

ابو سلمہؓ کی وفات کے وقت

آپؐ نے اس طرح دعا فرمائی: "اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما ان کے پس ماندگان کی' اور رب

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

(جلد سادس)

الصید والذبائح، الاضاحی، الاشربہ، اللباس والزینۃ، الآداب، السلام،
قتل الحیات وغیرہا، الشعر، الرویاء، الفضائل

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر:
فرید بک سٹال، ۳۸۔اردو بازار، لاہور۲

پہلا اس جنگ میں ستر صحابہ شہید ہو گئے، بالآخر حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا، بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق نے علاء بن حضرمی کو بحرین بھیجا اور مرتدین سے جنگ کی، اور مسلمان فتحیاب ہوئے، اور عکرمہ بن ابی جہل کو عمان کے مرتدین سے قتال کے لیے بھیجا اور مہاجر بن ابی امیہ کو اہل نجیر کے مرتدین سے جنگ کے لیے بھیجا۔

مرتدین کے قتال سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت خالد کو بصرہ بھیجا اور ابلہ کو فتح کیا اور عراق میں مدائن کسریٰ کو فتح کیا اسی سال حضرت ابوبکر نے حج کیا پھر حضرت عمرو بن العاص کی قیادت میں ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا اور جمادی الاولیٰ تیرہ ہجری میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اس فتح کی بشارت حضرت ابوبکر کو اس وقت پہنچائی گئی جب ان کی حیات میں آخری رمق رہ گئی تھی۔ [1]

سفر ہجرت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابوبکر کی افضلیت کی وجوہ

حدیث نمبر ۶۰۴۷ میں ہے: حضرت ابوبکر نے کہا جس وقت ہم غار میں تھے تو میں نے اپنے سروں کی جانب مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن میں کا تیسرا اللہ ہے۔

اس حدیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ۔

(توبہ: ۴۰)

اگر تم نے رسول کی مدد نہ کی تو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی، جب کافروں نے رسول اللہ کو بے وطن کیا، وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے صاحب سے فرما رہے تھے، غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے اس پر اپنی تسکین نازل فرمائی۔

امام رازی نے اس آیت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی حسب ذیل وجوہ مستنبط کی ہیں:

(۱) نبی صلے اللہ علیہ وسلم غار میں اس لیے گئے تھے کہ کفار آپ کو قتل کرنے کے درپے تھے، تو اگر آپ کو حضرت ابوبکر کے باطن پر مکمل اعتماد نہ ہوتا کہ یہ مومن برحق اور صادق اور صدیق ہیں تو ان کے ساتھ اس غار میں کبھی نہ جاتے، کیونکہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ حضرت ابوبکر کا باطن ان کے ظاہر کے خلاف تھا تو آپ کو یہ خدشہ ہوتا کہ یہ کافر

[1] علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، تاریخ الخلفاء ۷۶۔۷۴، ملخصاً، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

کو آپ کے چھپنے کی جگہ بتا دیں گے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں حضرت ابوبکر کو صادق اور مخلص قرار دیا تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت ابوبکر کا باطن ظاہر کے موافق تھا۔

(۲) یہ ہجرت اللہ تعالیٰ کے اذن سے تھی، اور رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مخلصین کی ایک جماعت تھی، اور اس جماعت میں ایسے لوگ تھے جو شجرہ نسب میں حضرت ابوبکر سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے، تو اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو حضور اس خطرناک موقعہ پر اپنی معیت کے لیے حضرت ابوبکر کو مخصوص کرتے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضور کی رفاقت کے لیے حضرت ابوبکر کو منتخب کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک حضرت ابوبکر کا دین میں بہت بلند مرتبہ ہے۔

(۳) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو ثانی اثنین فرمایا اور حضرت ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی قرار دیا، اور دین کے اکثر مراتب میں حضرت ابوبکر حضور کے ثانی ہیں کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ نے تبلیغ کی تو حضرت ابوبکر ایمان لائے [illegible] میں دوسرے درجہ پر حضرت ابوبکر نے تبلیغ کی اور ان کی تبلیغ سے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص مسلمان ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں اوّل حضور ہیں اور ثانی ابوبکر ہیں، اسی طرح ہر جہاد میں حضرت ابوبکر حضور کے ثانی تھے کیونکہ حضرت علی نے اسلام کی مدافعت میں بہت بعد میں تلوار اٹھائی ہے۔ ابتداء میں کفار کی ایذا رسانیوں کا حضرت ابوبکر دفاع کرتے تھے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، سو امامت میں بھی حضور اوّل ہیں اور ثانی ابوبکر ہیں، اور جس جگہ حضور دفن ہوئے بعد میں وہیں ابوبکر دفن ہوئے، سو تبلیغ، جہاد، امامت اور روضہ میں تدفین، ہر معاملہ میں اوّل حضور ہیں اور ثانی ابوبکر ہیں۔

(۴) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں اور یہ حضرت ابوبکر کی انتہائی فضیلت پر دلیل ہے، حسین بن فضیل بجلی نے کہا جس نے حضرت ابوبکر کے صحابی رسول ہونے کا انکار کیا وہ کافر ہوگا کیونکہ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں صاحب سے مراد حضرت ابوبکر ہیں اور یہ اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وصف صحابیت کے ساتھ متصف کیا ہے، اس استدلال پر یہ اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو بھی اس وصف کے ساتھ متصف کیا ہے کہ وہ مومن کا صاحب ہے قال لہ صاحبہ و ھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقك من تراب "اس کے صاحب نے اس کی بحث کا جواب دیتے ہوئے اس سے کہا کیا تو اس ذات کا کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا؟" (کہف: ۳۷) اس کا جواب یہ ہے کہ ہر چند کہ یہاں پر اس کافر کا وصف صاحب ذکر کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں جو اس کی اہانت اور تذلیل پر دلالت کرتے ہیں اور وہ ہے "اکفرت" "کیا تو کفر کرتا ہے"، اس کے برخلاف یہاں پر حضرت ابوبکر کا وصف "صاحب نبی" ذکر کیا اور بعد میں وہ الفاظ ذکر کیے جو حضرت ابوبکر کی تعظیم اور اجلال پر دلالت کرتے ہیں اور وہ ہیں "لاتحزن ان اللہ معنا" سو اگر فرط عداوت نہ ہو تو ان دونوں وصفوں میں

[من]اسبت ہے؟

[ا]یک مرتبہ مصنف نے اس آیت سے یہ استدلال کیا کہ حضرت ابوبکر کا صحابی ہونا قرآن مجید کی نص قطعی سے [ثابت] ہے، اس استدلال پر ایک عالم نے یہ معارضہ کیا کہ احادیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقین پر اپنے [اصحاب] کا اطلاق کیا ہے، مثلاً امام بخاری روایت کرتے ہیں:

وقال عبد اللہ بن ابی بن سلول اقد [ت]داعوا علینا لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن [الا]عز منھا الاذل فقال عمر الا نقتل ھذا [ال]خبیث یعنی عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ [ع]لیہ وسلم لایتحدث الناس انہ کان یقتل [اصحابہ]۱

عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا انھوں نے ہمارے خلاف لوگوں کو بلایا ہے، جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت والے مدینہ سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، حضرت عمر نے کہا کیا ہم اس خبیث یعنی عبد اللہ کو قتل نہ کر دیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لوگ کہیں گے کہ رسول اللہ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

[ا]س کا جواب بھی یہی ہے کہ اس حدیث میں ہر چند کہ عبد اللہ بن ابی پر اصحاب رسول کا اطلاق ہے لیکن سا[تھ] [ہی] اس کی اہانت اور تذلیل کا بھی ذکر ہے، کیونکہ اس کو خبیث کہا ہے اور واجب القتل قرار دیا ہے اس کے [بر]خلاف اس آیت میں حضرت ابوبکر پر رسول اللہ کے صاحب کا اطلاق ہے اور اس کے ساتھ ان کی تعظیم اور اجلال [کا ذ]کر کیا گیا ہے۔

(۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: رسول اللہ نے اپنے صاحب سے فرمایا "لا تحزن ان اللہ معنا" اور یہ معیت حفاظت اور نصرت کی معیت ہے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس معیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شریک رکھا ہے، اگر شیعہ اس معیت کو کسی فاسد معنی پر محمول کریں تو العیاذ باللہ رسول اللہ کا بھی اس معیت میں ہونا لازم آئے گا اور یہ باطل ہے اس لیے معنی یہ ہوگا کہ اللہ ہمارا محافظ اور مددگار ہے اور جس کا اللہ محافظ اور مددگار ہو اس کے عقائد میں نفاق اور ارتداد داخل نہیں ہو سکتا ورنہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت پر حرف آئے گا، دوسری تقریر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ (نحل: ۱۲۸)

بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں یعنی متقی اور محسن ہیں۔

سورۂ توبہ کی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر کے ساتھ ہے اور سورۂ نحل کی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی اور نیکوکار ہو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابوبکر متقی اور نیکوکار ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لا تحزن "غم نہ کرو" یہ غم کرنے سے نہی اور ممانعت ہے اور نہی دوام

---

[۱]ے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۸۱ ھ

کو واجب کرتی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر مطلقاً رنج و غم نہیں کریں گے، زندگی میں نہ موت سے پہلے نہ موت کے بعد اور یہ اسی کا وصف ہو سکتا ہے جو دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو۔

(۷) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فانزل اللّٰہ سکینتہ علیہ "پھر اللہ نے ابوبکر پر اپنی تسکین نازل فرمائی" شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ پر تسکین نازل فرمائی، یہ اس لیے غلط ہے کہ خوف اور حزن حضرت ابوبکر کو لاحق تھا اس لیے تسکین کا تعلق بھی حضرت ابوبکر سے ہونا چاہیے، نیز اگر تسکین کا تعلق حضور سے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضور پہلے خائف تھے اور جب حضور پہلے خود خائف تھے تو آپ کا حضرت ابوبکر کو تسلی دینا "غم نہ کرو" غیر معقول ہوگا، اس لیے صحیح یہ ہے کہ حضور تو پہلے ہی پُرسکون تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کافروں کے خلاف آپ کی مدد فرمائے گا، اس حوالہ سے یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کے قلب پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور جس پر اللہ کی تسکین نازل ہو، وہ [illegible] اور [illegible] سے مامون اور محفوظ [illegible] گا

(۸) اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے سواری خریدی، اور حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا غار میں کھانا لے کر آتے تھے، اور یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور میرا صاحب غار میں دس اور چند راتیں ٹھہرے اور سوائے کھجوروں کے ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، جب حضور اور حضرت ابوبکر مدینہ کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکر کو یہ خدشہ ہوا کہ لوگ حضور کو نہیں پہچانیں گے، تو انھوں نے حضور کے اوپر ایک چادر سے سایہ کیا تاکہ لوگ پہچان لیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہیں، پھر اہل مدینہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر آپ کی تعظیم کی۔

(۹) جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ صرف حضرت ابوبکر تھے اور اہل مدینہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت ابوبکر کو دیکھا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر اور حضر میں اپنی رفاقت کے لیے تمام صحابہ میں سے صرف حضرت ابوبکر کو منتخب کیا تھا۔

(۱۰) چونکہ اس سفر میں حضور کے ساتھ صرف حضرت ابوبکر تھے اس لیے اگر یہ فرض کیا جائے کہ اس سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو جاتے تو حضور کے تمام معاملات کے کفیل صرف حضرت ابوبکر ہوتے، اور امت کے متعلق آپ کے وصی بھی حضرت ابوبکر ہوتے اور اس سفر میں جو قرآن مجید کی آیات نازل ہوتیں ان کی تبلیغ بھی صرف حضرت ابوبکر کرتے، اور یہ تمام امور حضرت ابوبکر کے فضائل عالیہ اور درجات رفیعہ پر دلالت کرتے ہیں۔[1]

اس آیت میں بعض حقائق ایسے ہیں جن کا شیعہ مفسرین بھی انکار نہیں کر سکے چنانچہ شیخ طبرسی لکھتے ہیں:

[1] امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ تفسیر کبیر ج ۴ ص ۴۴۰۔۴۴۳ ملخصاً مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۳۹۸ھ

نیز حضرت علی فرماتے ہیں :

فمنهم المنكر للمنكر بيده ولسانه وقلبه فذلك المستكمل لخصال الخير، ومنهم المنكر بلسانه وقلبه والتارك بيده فذلك متمسك بخصلتين من خصال الخير ومضيع خصلة ومنهم المنكر بقلبه والتارك بيده ولسانه فذلك الذى ضيع اشرف الخصلتين من الثلاث وتمسك بواحدة ۔[1]

جس شخص اپنے ہاتھ زبان اور دل سے برائی کا انکار کیا وہ تمام اچھی خصلتوں کو جمع کرنے والا ہے اور جس نے زبان اور دل سے انکار کیا اور ہاتھ سے انکار نہیں کیا اس میں نیکی کی صرف دو خصلتیں ہیں اور ایک نیک خصلت اس نے ترک کر دی، اور جس نے برائی کو صرف دل سے برا جانا اور زبان اور ہاتھ سے انکار نہیں کیا، اس شخص نے صرف ایک نیک خصلت کو اختیار کیا اور دو نیک خصلتیں ترک کر دیں۔

(ملفوظ : ۳۵۸)

کہتے ہیں کہ حضرت علی نے تقیہ نہیں کیا انھوں نے تمام خصال کو عمل کر لیا یہاں پہلے درجہ کا ہے۔ اور شیعہ کہتے ہیں کہ انھوں نے تقیہ کیا یعنی انھوں نے خیر کی دو خصلتوں کو ضائع کر دیا اور ان کا ایمان تیسرے درجہ کا ہے، اب غور کیجیے کہ حضرت علی کے محب ہم ہیں یا شیعہ ؟

شیعہ کہتے ہیں : ولا دین لمن لا تقیۃ لہ ۔[2] "جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے" تو یہ لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے حامیوں کے متعلق کیا کہیں گے جنھوں نے جان دے دی اور تقیہ نہیں کیا!

شیعہ فرقوں کا حکم

شیعہ کے متعدد فرقے ہیں، اور ان سب کا حکم ایک نہیں ہے، جو حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں، جو قرآن مجید میں تحریف یا ترمیم کا عقیدہ رکھتے ہیں، جو حضرت ابوبکر کی صحابیت کے منکر ہیں، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں اور جن کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تین یا چار صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے تھے اور جاہلیت کی طرف لوٹ گئے تھے، یہ تمام فرقے کافر ہیں۔

ہر قابل اشکال ہے

شیعہ کے جو فرقے مذکور الصدر عقائد نہیں رکھتے لیکن خلفاء ثلاثہ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں یا صحابہ کو مسلمان ماننے کے باوجود ان پر سب وشتم کرتے ہیں یہ بدترین فاسق ہیں لیکن کافر نہیں ہیں جو شیعہ خلفاء ثلاثہ پر حضرت علی کی افضلیت کے قائل ہیں اور کسی صحابی پر سب وشتم نہیں کرتے، ان کا عقیدہ جمہور مسلمین سے الگ ہے لیکن یہ کافر یا فاسق نہیں ہیں اور جو فرقے صرف حضرت عثمان پر حضرت علی کی افضلیت کے قائل ہیں اور باقی تمام عقائد اور نظریات میں اہل سنت کے موافق ہیں وہ شیعی ہیں ان کو تشیع بھی کہتے ہیں جیسے امام عبدالرزاق، امام نسائی اور علامہ تفتازانی وغیرہ۔

---

[1] نہج البلاغۃ ص ۱۲۸۱ ، مطبوعہ انتشارات زرین، ایران

[2] ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی متوفی ۳۲۸ھ، الاصول من الکافی ج ۲ ص ۲۱۷، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ ایران ۱۳۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸

فرید بک سٹال

۳۸۔ اردو بازار، لاہور۔ ۲

حضرت ابوبکر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی تھے۔ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئے پھر حضرت ابوبکر نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عثمان بن عفان کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئے۔ اس طرح اسلام کی دعوت دینے میں اول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ثانی حضرت ابوبکر تھے۔ اسی طرح ہر غزوہ میں حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کی خدمت میں حاضر رہے اس طرح وہ غزوات میں بھی ثانی ہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر کو امام مقرر فرمایا پس امامت میں بھی حضرت ابوبکر ثانی اثنین ہیں، اور جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو وہ آپ کے پہلو میں دفن ہوئے اس طرح وہ قبر میں بھی ثانی اثنین ہیں، اور حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے قبر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر اٹھیں گے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۹۲) اور جنت میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوں گے اور امت میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر داخل ہوں گے۔ (سنن ابوداؤد: ۴۶۵۲) خلاصہ یہ ہے کہ تبلیغ دین میں، ہجرت کرنے میں، غزوات میں، امامت میں، اماموت میں، قبر میں، حشر میں، دخول جنت میں، تمام اہم دینی مناصب میں اول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۴) اس آیت میں مذکور ہے کہ جب حضرت ابوبکر غمگین ہوئے تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے اور یہ حضرت ابوبکر کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تسلی دینے والے ہوں۔

(۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ تصریح کی ہے حضرت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں اور یہ نص قطعی ہے جس کا انکار کفر ہے اور تمام صحابہ میں صرف حضرت ابوبکر کی صحابیت منصوص ہے اور آپ کے صحابی ہونے کا انکار کفر ہے۔

(۶) اس آیت میں فرمایا ہے: اللہ ہمارے مع (ساتھ) ہے، اور اس معیت سے حفاظت اور نصرت کی معیت مراد ہے، یعنی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حفاظت اور نصرت فرمائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں حضرت ابوبکر کو بھی شامل فرمایا اور یہ حضرت ابوبکر کی بہت بڑی فضیلت ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ متقین اور محسنین کے مع ہوتا ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر کا متقی اور محسن ہونا بھی منصوص ہوا۔

(۷) احادیث اور کتب سیر سے ثابت ہے کہ غار ثور میں قیام کے دوران حضرت ابوبکر کے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر اور ان کی بیٹی حضرت اسماء اور ان کا غلام عامر بن فہیرہ آپ تک مکہ کی خبریں پہنچانے اور آپ کے لیے طعام پیش کرنے میں لگے رہے اور یہ بھی حضرت ابوبکر کی فضیلت ہے کہ ان کی اولاد اور ان کے خدام اس خطرے کے موقع پر جان کی بازی لگا کر آپ کی خدمت میں مشغول رہے۔

(۸) حضرت ابوبکر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے پہنچے تو سب لوگوں نے جان لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹) اس آیت میں حضرت ابوبکر کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ حاکمیت میں اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سالم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت عمر نے کہا: ایسا کون شخص ہے جس کے متعلق یہ تین آیتیں ہوں: اذ ھما فی الغار (جب وہ دونوں غار میں تھے) وہ دونوں کون تھے؟ اذ یقول لصاحبہ (جب وہ اپنے صاحب سے کہہ رہے تھے) وہ صاحب کون ہیں؟ لا تحزن ان اللہ معنا (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے) یہ دونوں کون ہیں؟ پھر

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ

فتاویٰ تکفیر الروافض

چودہ صدیوں کے فقہاء، محدثین و مفسرین کی آراء و فتاویٰ جات پر مشتمل ایک علمی دستاویز

ترتیب، تدوین، تحقیق

امام اہل سنت حضرت علامہ

علی شیر حیدری شہید

ناشر

خلافت راشدہ اکیڈمی

خیرپور۔ سندھ